



پہلا قصہ من بانو بزخ بود اگر کی مٹی خراسان کے شہر سے  
 جائیکا اور کسی جنگی سے زرو جو امیر شیار اسکے ماتھے آج  
 منیر شامی شہزادہ بنے شہر عاشق ہونے اور عاتق کے جانکا  
 پہلا سوال عاتق کے جانے کا اور پہلی شرط بھی لائی گئی  
 دوسرا سوال عاتق کے جائیکا اور اس شخص کے دروازے  
 کی خبر لائی گئی

تیسرا سوال عاتق کے جائیکا اور سببا کی خبر لائی گئی  
 چوتھا سوال عاتق کے جائیکا اور سببا کی خبر لائی گئی کہ  
 براحت ہے

پانچواں سوال عاتق کے جائیکا اور کوئی خبر لائی گئی  
 چھٹا سوال عاتق کے جائیکا اور مرعابی کے اندر سے براہر  
 ساتواں سوال عاتق کے جائیکا اور کوئی خبر لائی گئی کہ  
 کے جانے اور عاتق کے اپنے گھر آئے

کتابت الکتاب بعد از الملك المار







میں گدہ زادے اور سوداگر  
 حاکم عالم نے اس کی کاپی  
 میں پیر محمد ونگا بادشاہ بنیارت  
 جاسٹس عظمیٰ خدمت شریف  
 کو دیکھا اور ان کا ایک یقین

دیکھ کر کہنے لگے اسی جو ان تو اس جگہ کیونکر سلامت رہا وہ باغ کدھر گیا  
 حام کیا جو اتب اسے تمام سرگذشت کہی و سے دور کر کے پاؤں پر گر  
 پڑے اور کہنے لگے کہ ہم آج سے تمہارے غلام ہو چکے یہ طوق بندگی  
 جیتے جی ہمارے گردن سے نہ نکلے گا اس بات کو سن کر حاکم نے انکی  
 بہت سی تسلی و خاطر داری کی اور اپنے ساتھ لیکر شہر قطن کا قصد  
 کر کے روانہ ہوا پر یہ نہ جانتا تھا کہ مین کس طرف جاتا ہوں اور شہر قطن  
 کدھر ہے لیکن مادی حقیقی اس کو راہ دست پر لئے جاتا تھا تھوڑی دور  
 چلا تھا کہ وہی دروازہ نظر آیا جس راہ سے داخل ہوا تھا جو اس سے باہر  
 نکلا سامان ہر گ کا شکر دکھائی دیا اور ہر سی متوجہ ہوا اور اس سے  
 جاملوہ اسکو دیکھتے ہی اٹھا ہنایت پناک سے بعلگیر ہوا اور ایک  
 کرسی زرین پر بٹھلایا بائیں شایستہ صیافت کا بعد عطر و پان کی رسم  
 کے حاکم نے تمام احوال و تکالیف بیان کیا وہ چار روز رہا پھر اسنے بہت سے  
 لوگ ساتھ کر کے شہر قطن کی طرف روانہ کیا چند روز کے بعد شہر  
 قطن میں داخل ہوا حارث شاہ سے ملازمت کی بادشاہ نے  
 بنایت الطاف و نوازش فرمائی برابر اپنے تخت پر بٹھایا احوال پوچھا  
 اسنے ماجرا و تکالیف بیان کیں عرض کیا اور الماس بادشاہ کے  
 دروہ کھدیا کہ محصور کی نذر ہے لیکن اتنا چاہتا ہوں کہ ایک بار سن

میں گدہ زادے اور سوداگر  
 حاکم عالم نے اس کی کاپی  
 میں پیر محمد ونگا بادشاہ بنیارت  
 جاسٹس عظمیٰ خدمت شریف  
 کو دیکھا اور ان کا ایک یقین

ساتواں

میں گدہ زادے اور سوداگر  
 حاکم عالم نے اس کی کاپی  
 میں پیر محمد ونگا بادشاہ بنیارت  
 جاسٹس عظمیٰ خدمت شریف  
 کو دیکھا اور ان کا ایک یقین

میں گدہ زادے اور سوداگر  
 حاکم عالم نے اس کی کاپی  
 میں پیر محمد ونگا بادشاہ بنیارت  
 جاسٹس عظمیٰ خدمت شریف  
 کو دیکھا اور ان کا ایک یقین



یہاں جو باب ہے گمان سے مایوس  
 دیکھو یہ میں عالم قوم اٹھایا تو  
 ایک طوطی پر غنیمت میں دیکھی  
 اور یہ عبارت جو ان پر کامیاب  
 پائی اسی بندہ خدا سے منہ  
 گو سے جان سلاست کہ اس کی  
 جانی کہ یہ طوطی کا  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے

اختیار و دونا تھ سے کڑی کو بھلا ایک ساعت تو دم لون کو پھر ویسی ہی آواز  
 ہوئی وہ گنبد کے باہر ہو گیا اپنے تین ایک جنگل میں کھڑے پایا ہر طرف  
 دیکھنے لگا سوائے میدان کے کچھ دکھائی نہ دیا جی میں خوش ہو اکر بارے  
 اس طوفان سے میں نے نجات پائی اور طمسات سے رہائی آگے بڑھا  
 غرض تین دن تک ہم گنگا پھر اک ایک عمارت عالیشان چمکتے نظر آئی  
 آبادی کی مہر پر سیٹھ چلا جب نزدیک پہنچا ایک باغ خوش قطع پر فضا  
 دیکھا دل میں سوچنے لگا کہ اس بہار کا باغ نہاں کس نے بنایا ہے البتہ اسکے  
 قریب کسی طرف بستی ہوگی جب متصل پہنچا دروازہ کھلایا چلا گیا کئی قدم  
 بڑھ کے جو پھر کو کھلا دروازہ لکھا شان بھی نہایت تو فکر مند ہوا کہ یہ کیا بنا  
 ہے اتنے صدمے اٹھائے ہوں اس طمس کے باہر نہ نکلا آخر لاچار  
 ہو کر ایک مکان کی طرف روانہ ہوا وہاں طرح طرح کے میوے درخت کے  
 ہونے دیکھے جو کھا تو تھا ہی میوہ وڑ کھانے لگا جتنا کھاتا تھا پیٹ نہ بھرنا  
 تھا غرض سمن کے قریب کھایا پر یہ نہوا لیکن کچھ خشک گیا پھر سیر کرتا  
 تا شاید کچھ ایک بارہ درمی کے قریب جا پہنچا اسکے متصل بہت سے  
 آدمی تہہ کے نیچے کھڑے تھے مگر ایک ایک رنگ باندھ تھے  
 سو جی پتھر کا جرت میں آگیا کہ یہ کیا صمد ہے اسکا عقدہ کیونکر لچکوں  
 اس خبر میں حاکم ایک طوطی نے رنگ ماری کہ اسی جو ان یمن کھڑا ہے

یہاں جو باب ہے گمان سے مایوس  
 دیکھو یہ میں عالم قوم اٹھایا تو  
 ایک طوطی پر غنیمت میں دیکھی  
 اور یہ عبارت جو ان پر کامیاب  
 پائی اسی بندہ خدا سے منہ  
 گو سے جان سلاست کہ اس کی  
 جانی کہ یہ طوطی کا  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے

تو ان سال

یہاں جو باب ہے گمان سے مایوس  
 دیکھو یہ میں عالم قوم اٹھایا تو  
 ایک طوطی پر غنیمت میں دیکھی  
 اور یہ عبارت جو ان پر کامیاب  
 پائی اسی بندہ خدا سے منہ  
 گو سے جان سلاست کہ اس کی  
 جانی کہ یہ طوطی کا  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے

یہاں جو باب ہے گمان سے مایوس  
 دیکھو یہ میں عالم قوم اٹھایا تو  
 ایک طوطی پر غنیمت میں دیکھی  
 اور یہ عبارت جو ان پر کامیاب  
 پائی اسی بندہ خدا سے منہ  
 گو سے جان سلاست کہ اس کی  
 جانی کہ یہ طوطی کا  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے  
 تیار کیا گیا ہو اس کے





افسوس کی صورت میں اس طرف روانہ ہوا  
 جہاں کی ایک طرف سے کھڑے ہو کر دیکھا  
 وہاں ایک عورت کھڑی تھی جس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا  
 اور اس کے ہاتھ میں ایک گلاب تھا  
 جس کا رنگ لال تھا اور اس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا

واسطے مجھے معذور رکھ کہیں جانے دے تب ناچار ہو کر سامان اٹھ کھڑا  
 ہوا حاتم کو حمام کے دروازے پر لگیا وہاں بھی کھڑے ہو کے بہت سہجایا پیر  
 کی کلام نہ آیا حاتم نے اس دروازہ اپنی تمام عمر میں نہ دیکھا تھا جو آگے اٹھا کر غور کیا  
 تو خط ثریا ہی سے اس کے اوپر لکھا دیکھا کہ یہ طلسمات کیو مرس بادشاہ کی کے  
 وقت میں بنا ہے نشان اسکا نہ توں رہے گا اور جو کوئی اس طلسمات  
 میں جائیگا جیتا نہ نکلے گا وہیں بھوکا پیاسا سرگرداں رہے گا اگر اسکی زندگی ہے  
 تو ایک باغ میں وارد ہو گا وہاں کے میوے کھا لیگا اپنی حیات کے دن  
 پورے کرے گا پر فلک نہیں جو باہر نکل سکے جو اس فوشتے کو حاتم نے  
 پڑھا دل میں دھیان کیا کہ جو کچھ حقیقت تھی سو دروازے پر لکھی پائی اندر  
 جانا کیا ضرور ہے چاہتا تھا کہ وہاں سے پھرے وہیں خاطر میں لایا کہ حسن  
 بانو جو اسکے اندر کا احوال پوچھے تو کیا کہوں مگر شرمندہ ہوں اب جو ہونی جو  
 سو جو اندر چلا چاہے پھر لوگوں کو رخصت کیا آپ اندر بیٹھا دس بارہ قدم  
 چل کر جو پیچھے پھر کے دیکھا تو نہ لوگوں ہی کو یا یا نہ دروازہ ہی نظر آیا مگر ایک  
 جنگلی لٹی و دق موجود تھا اور کچھ دکھائی نہیں دیا متفکر ہوا کہ ابھی دس  
 بارہ قدم سے زیادہ چلنے کی فو بت نہیں پہنچی دروازہ نظر سے غائب  
 ہوا بلکہ اسکے آٹھ بھی دکھائی نہیں دیتے جس نش طبع اسیکو دھونڈھنے  
 پھر باہر نکلنے عرض تمام دن اسی تلاش میں پھر اپر دروازہ غائب دل میں

اس کی صورت میں اس طرف روانہ ہوا  
 جہاں کی ایک طرف سے کھڑے ہو کر دیکھا  
 وہاں ایک عورت کھڑی تھی جس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا  
 اور اس کے ہاتھ میں ایک گلاب تھا  
 جس کا رنگ لال تھا اور اس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا

### ساتواں سوال

انہا سب دیکھا اور اس سے پوچھا  
 نام بیان سے نزدیک ہے  
 اور کیا تو حاتم کے ہاتھ میں  
 اس کے ہاتھ میں ایک گلاب تھا  
 جس کا رنگ لال تھا اور اس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا

اس کی صورت میں اس طرف روانہ ہوا  
 جہاں کی ایک طرف سے کھڑے ہو کر دیکھا  
 وہاں ایک عورت کھڑی تھی جس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا  
 اور اس کے ہاتھ میں ایک گلاب تھا  
 جس کا رنگ لال تھا اور اس کے ہاتھ  
 میں ایک گلاب تھا جس کا رنگ لال تھا





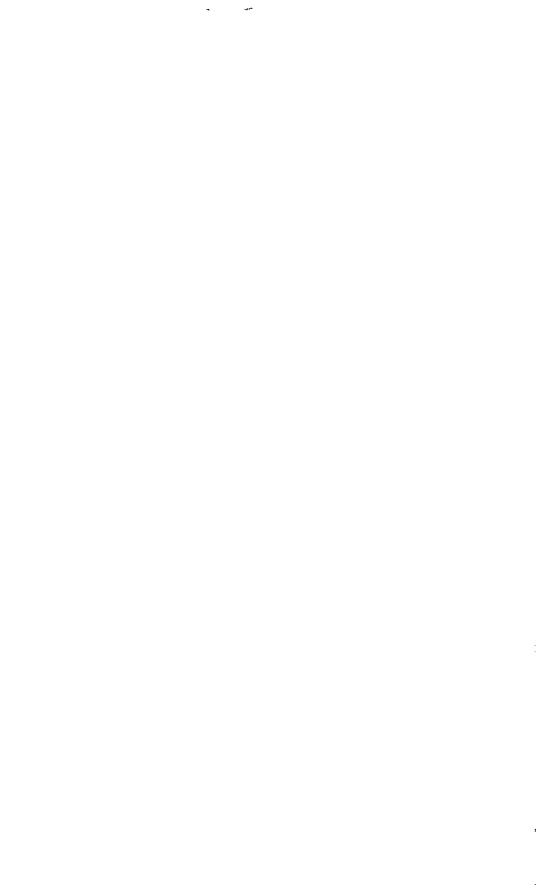












معدت و سنت کی اور عالم کی بیخوشی  
جوان مجید سے کہ خطا ہوئی ہے  
عالم کا یہ کھانہ رازدرد  
نہیں مویا کو جس روز سے  
ارام نام نہ لیا چون بسو کباب  
نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں  
ظاہر



اس قدر کہ اس کے پیچھے سارے ملک کے  
 بادشاہ کی باریک بینی سے دیکھا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کے لئے ایک  
 خاص مقام کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا

جن بہت گیا حاتم کمر او کھٹا کہ آپس میں ہر کوئی روز کے عرصے میں دے بیٹھی تھا  
 جو گئے یہ بھی وہ دن پہنچے تھے روز اس خبر کو اٹھا دو گنا شکر کا اور کہ وہ انہوں نے  
 کے بعد ایک شہر عظیم دکھائی دیا یہ اس میں داخل ہوا لوگوں نے جو اسے اجنبی و غریب  
 پاس اگر چہ اسی جو ان نو کس راہ سے آیا حاتم نے کہا دہائی طرف کی راہ سے  
 دے جہاں جو کر کہنے لگے کہ یہ تاکو نکر پکا کیا چھیلکون اور یوں کے کانٹوں  
 کی رعیت اڑو مات کے جنگل اور پچھون کی آفت بجھ پر نہ پڑی حاتم ہوا  
 عزیزو البتہ ان بلاؤں میں مبتلا ہوا تھا لیکن مدد الہی سے چھیلکون اور  
 بچھون کو تھکا نے لگایا اب اس راہ میں سو اسے اڑو مات کے ریزوں  
 اور یوں کے کانٹوں کے کوٹھا گزندہ باقی نہیں سوداگر جو ان اترے ہوئے  
 تھے اس بات کو حاتم کی زمانی سنکر مستعد ہوئے کہ اب اسی راہ سے  
 چلنے دور کی راہ کس طرح اختیار کیے کہ وہ کہیں رستہ صاف ہو چکا ہے  
 کچھ حادثہ نہیں اگر سوداگر آیا جایا کریں گے شہر بھی آباد ہو جائیگا آخر لا مدھ ہند  
 کہ پٹے گئے یہ جز بادشاہ کو بھیجی کہ کاروانوں نے ایک مسافر کے کہنے  
 پر جس راہ میں اڑو مات اور یوں کا جنگل تھا تھا اسی رستے سے گئے حکم  
 کیا کہ بہت سے برکارے ان کے پیچھے پیچھے چلے جائیں راہ کا احوال  
 وارد افق نہایت کر کے پھر آئیں اور حاتم بلا کر اپنے پاس رکھا اور کہا امی  
 سا فرماہ کے مادے مسافر کے حصہ سے بہت سے توشے اٹھائے

اس قدر کہ اس کے پیچھے سارے ملک کے  
 بادشاہ کی باریک بینی سے دیکھا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کے لئے ایک  
 خاص مقام کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا

اس قدر کہ اس کے پیچھے سارے ملک کے  
 بادشاہ کی باریک بینی سے دیکھا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کے لئے ایک  
 خاص مقام کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا  
 اور اس کے لئے ایک خاص مقام  
 کا انتخاب کیا گیا











جاننے ایک نئی سی کوئی فکروں  
 دین کے دشمن اور کیا بے شک  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے

لو دین وہ جو کچھ کہنا سو کم کرین گئے سر جی کر کہا کہ اب تک وہ کہاں تھا آج کو کر آیا تھا  
 بوادید تو دن قنات کے تھے لک ہی رہا تھا بلاتے ہی اسکے روبرو لکھڑا ہوا وہ نے  
 ہوا چامی جو ان میں ایک مدت سے اس شہر میں آتا جاتا ہوں پر تو کبھی میری خبر نہیں  
 اب کہاں سے آگیا سچ بتا تو کون ہے اور کس وقت ہمارے تابعداروں کو گمراہ کر کے  
 اس ملک کو خراب کر دیا چتا ہے حاتم نے کہا کہ جب تک میں اس شہر میں تھا تب  
 اب اس شخص نے کہا کہ اب اس ملک کا مالک میں آیا ہوں اور کار بار یہاں کا مجھ سے  
 اتفاق رکھتا ہے جو کوئی ہمارے باپ دادا کی رسمیں پالتا ہے مٹی سے کھودیتے ہیں جن نے  
 ہمارے کیا ہیں بیان کر حاتم نے کہا کہ میرے پاس ایک مہرہ ہے پہلے تو اس کو  
 اس کے چاتا ہوں وہ بولا جو یہ رسم ہے تو لے آئیں پوچھا حاتم نے وہ ہر دو جو خر  
 کی شے دیا تھا اپنے جیسے کھال کر تھوڑے پانی میں گر کر بکے حاتم نے کہا کہ  
 آتا تھا کہ اسکے حتمین اس کا پیاسا سم ہے مارے غور کے بے باقی بن گیا ایک مدت  
 نے حاتم نے فراموش کیا سپر بھی و شجائی سے کہنے لگا کہ اب کوئی اور رسم باقی  
 ہے تو اس کے بھی پالنا ہو حاتم بولا وہ دوسری رسم یہ ہے کہ ایک گولی میں تم  
 تمام اس کے سہند باندھ دین پھر اسکے باہر نکل آؤ تب ہم بخوشی اس لڑکی کو تمہارا  
 نکاح کریں اور جو حسین سے نہ نکھو تو ہزار مل اور دو ہزار المساس اور ایک سو ترقی  
 اور غائب کے اندے برابر جو ہر یوں کے ملک میں ہے گنہگار ہی ہیں وہ نادان  
 ہندو کے بھروسے پر بھولا ہوا تھا ہے حاتم کہ یہ جیسا جلد تو وہ گولی کہاں سے

خدا ان کے حاتم نے  
 میں حاتم نے  
 اس کی فراڈ سننی  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے  
 چھپا کر بائبل کے حاتم نے زور کیا پھیلنے

ساتویں سال

میں باپ میں کو دفعہ اس نے  
 کہ تھا اس سے وہ دیکھ گیا  
 وہ مودی کی کال کو دیا  
 میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا

میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا  
 میں نے اس کو دیکھا



ارادہ کامل ہے ساتھ ہو لیا اور شہر کے باہر جا کر کہا اسی سفر واپسی طرف  
کارستہ بیان سے اختیار کر آگے بہت سے شہر قبضے میں گئے  
ان کے بعد ایک پہاڑ نظر آگیا اسکے نیچے ہزاروں آفتیں بنائیں ہیں  
اگر ان سے بچ نکلے گا تو ایک صحرا عظیم ملے گا وہاں خدا کی قدرت نظر آتیگی  
تھوڑی دور جا کر دورانا ملیگا بائیں طرف کو جائیو کہ وہ راہ پاکیزہ و پر فضا ہے  
موجودی شہر قطان میں پہنچگی اگرچہ واپسی طرف کی راہ نزدیک ہے پر  
نظر ہے اس میں بہت سی آفتیں ہیں حاتم بولا زندگی بن کوئی جی نہیں  
سکتا اور بے اجل مر نہیں سکتا پھر قریب کا دستہ چھوڑ کر راہ بعید کیوں  
انتخاب کروں بڑھے نے کہا نہیں سنا ہے تو نے کہ بزرگوں نے کہا ہے  
راہ راست سوچ نہ پر چند دور ہے جو رو کر تو بیوہ اگرچہ وہ حرم ہے  
کہ مرتا نہیں کوئی بن موت لیکٹ تو سہنہ میں اڑ دے سکے بچا  
اگر میرے کہنے پر عمل کر لیا خراب ہو گا عرض حاتم اسکو رخصت کر کے  
راہ راست ہوا بعد چند روز کے ایک شہر نظر آیا اور نقاروں کی آواز بکثرت  
جی میں کہنے لگا آج شہر میں کیا کسی کے یہاں شادی ہے بہت پوٹ  
میں شہر کے بادشاہ میرا ہے کھڑے ہیں اور غنیمتیں ہستاد و شش  
ستر اصف ہر ایک طرف بچھا ہے جایا و گشت میں ہر ایک بیخ  
بیت نقارے بج رہے ہیں مجلس میں رگت ناچ جو رہے چولہوں

ساتھ ان سوال

۱۷۵

راہ کا یہ سہارا تھا جو لیا اور شہر کے باہر جا کر کہا اسی سافروا ہنی طرف  
کارستہ بیان سے اختیار کر آگے بہت سے شہر قبضے میں گئے  
ان کے بعد ایک پہاڑ نظر آگیا اسکے نیچے ہزاروں آفتیں بلانین میں  
اگر ان سے بچ نکلے گا تو ایک صحرا عظیم ملے گا وہاں خدا کی قدرت نظر آتی تھی  
تھوڑی دور جا کر دورانا ملے گا بائیں طرف کو جائیو کہ وہ راہ پاکیزہ و پر فضا ہے  
بجانبی شہر قطان میں پہنچا اگرچہ وہ اسی طرف کی راہ نزدیک ہے پر  
ظہر ہے اس میں بہت سی آفتیں ہیں حاتم و لا زندگی بن کوئی جی نہیں  
سکتا اور بے اجل مر نہیں سکتا پھر قریب کا رستہ چھوڑ کر راہ بعید کیوں  
تیار کروں بڑھے نے کہا نہیں سنا ہے تو نے کہ بزرگوں نے کہا ہے  
راہ راست سوچ نہ پر چند دور ہے جو رو کر تو جوہ اگرچہ وہ حرم ہے  
کہ مرنا نہیں کوئی بن موت لیکٹ تو نہ نہ میں اردہ سے بچنا  
اگر میرے کہنے پر عمل کر گیا حزاب ہو گا غرض حاتم اس کو رخصت کر کے  
راہ رواں ہوا بعد چند روز کے ایک شہر نظر آیا اور نقادون کی آواز بکثرت  
جی میں کہنے لگا آج اس شہر میں کیا کسی کے یہاں شادی ہے بہت لوگ  
میں شہر کے بادشاہ مرا ہے کھڑے ہیں اور غلبہ ویرے ہستاد و شش  
ستر اصف ہر ایک طرف بچا ہے جایا لوگ بیٹھے ہیں ہر ایک جمع  
بہت نقارے بچ رہے ہیں مجلس میں راگ ناچ ہو رہا ہے چو لہو

ساتواں سوال



کے لیے یہاں سے ہر روز نماز پڑھنا  
 جب تک کہ اسے ہر روز نماز پڑھنا  
 رہے گا تو اسے ہر روز نماز پڑھنا  
 رہے گا تو اسے ہر روز نماز پڑھنا

گھر لے آیا حیفاقت بآئین شایستہ کی بعد کہا نے کے بدلتے ہو چھا  
 اسی جو ان تیرا کیا نام ہے اور کہا جائیگا اسنے کہا حاتم نام ہے میں کیا پتہ  
 والا ہوں حمام بادگرد کی خبر کو جانا ہوں سنئے سیر پنا کر کیا بعد ایک  
 ساعت کے سر اٹھا کر کہا کہ اسی عزیز وہ کون تیرا دشمن تھا جسنے  
 تجھے ایسی جگہ بھیجا اول تو یہ ہے کہ اسکا نشان معلوم نہیں دوسرے  
 جو کوئی وہاں گیا ہو گیا پھر پھر اب کوئی وہاں جائیگا فقہ کر کے اپنی  
 جان سے ماتمہ دھو سے غسل تہیت جیتے جی بچا لاوے کیونکہ اسکا  
 رستہ اول منزل سے کم نہیں اور سنئے میں حارس قلعان شہر قلعان  
 کے بادشاہ نے اسکی سرحد میں چوکی بٹھائی ہے کہ جو کوئی اس  
 حمام کی غور بخش کر کے آوے پہلے سے میرے پاس لے آوے  
 معلوم نہیں اسکے جانینی وجہ اپنے دو برو کیا ہے مار ڈالتا ہے یا اسکو  
 چھوڑ دیتا ہے یہ سنکر حاتم نے کہا کہ حسن باغوسو داگر بھی پر مینر شامی  
 شہزادہ عاشق ہوا ہے اپنا خاٹمان برباد کر کے اسکے شہر میں کارواں  
 سر اسکی بیچ بیٹھ رہا ہے میں اسکے واسطے یہ رنج اپنے اوپر گوارہ  
 کر کے کئی برس سے اسکے کام میں عہدہ فقہ پھر تا ہوں اور اس  
 سوداگر بھی کہ جسے سوال خدا کے فضل و کرم سے پورے کر چکا ہوں اب  
 سا قانون سوال حمام بادگرد کی خبر ہے سو لینے جاتا ہوں دیکھو نصرت

ساتواں سوال

چاہیں نہیں  
 سکر جائے ہو  
 سکر جائے ہو  
 سکر جائے ہو  
 سکر جائے ہو

یاد رکھو  
 یاد رکھو  
 یاد رکھو  
 یاد رکھو  
 یاد رکھو

اسکا نام  
 اسکا نام  
 اسکا نام  
 اسکا نام  
 اسکا نام









[illegible]

سائیں اور حاتم اپنا لگا کر سائیں بیاہنا  
 شامی اور حسن باہو  
 باداؤلی کا بیٹا نکلا  
 ساتواں سوال عام

ہو کر جہان سراسی میں آیا اور میز شامی سے ملا اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا پھر  
 اسکا اٹھاپنے اٹھتے میں بیکر کہنے لگا کہ لے اب خوش ہو خاطر جمع  
 رکھو وصال یار نزدیک ہے ایک سوال وہ گیا ہے انشا اللہ تعالیٰ  
 اسکو بھی پورا کرتا ہوں میز شامی یہہ سنکر بے اختیار حاتم کے باؤں پر گر  
 پڑا ہے اٹھا کر گلے لگالیا عرض دونوں ملے جلے سات روز تک باہم  
 رہے جب حاتم نے دیکھا کہ ماندگی بدن کی پھل پھل رہی ہوئی آٹھویں دن پوچھ  
 کرل حسن باؤں کے دروازے پر آیا چوہدریوں نے خبر کی اسنے بدستور اندر  
 بلا کر کرسی مرقع پر بٹھایا حاتم نے کہا اب ساتواں سوال بیان کیجئے  
 حسن باؤں بولی اب تمام باداؤلی کی خبر لاؤ کیونکہ حاتم کو گردش سے کیا کام  
 میں نے سناتے کہ وہ چلتی کی طرح پھرتا ہے پھر اسمیں لوگ کیونکر  
 ہناتے ہیں لازم ہے کہ اسکا احوال اور اسکی بنیاد کا تحقیق کر کے آؤ  
 حاتم نے کہا اتنا جانتے ہو وہ کہ ہر بے حسن باؤں بولی دھن اور  
 پچھم کے کونے میں پر اسکی پیدائش سنین معلوم اور یہ بھی سنیں جاتی  
 کہ کس پر دیں بے یہ بات سنکر حاتم حسن باؤں سے رخصت ہوا اور  
 جہان سراسی میں آیا میز شامی کی بہت سی تسلی اور دلدادہی  
 لی اور کہا انشا اللہ تعالیٰ اب کا سو کر اوٹن تو تیری معنوق کو کچھ  
 سے ملاؤں اپنے قول سے سچا ہوں یہ کہہ کر میز شامی سے رخصت ہوا

جب حاتم شہر سے نکلے گا  
 کی دہلی چند روز کے بعد  
 شہر سے واپس چلا گیا  
 بہت سے دنوں کے بعد  
 پوچھا اسنے ایک یوں  
 اور ایسی دھوم کیونکر کی  
 کیسے کیا ایسی یوں کیا

ساتواں سوال

اسکا کیا اس کو سے پوچھا  
 اسکا کیا اس کو سے پوچھا  
 اسکا کیا اس کو سے پوچھا  
 اسکا کیا اس کو سے پوچھا

شامی اور حسن باہو  
 باداؤلی کا بیٹا نکلا  
 ساتواں سوال عام

کو پڑھ سے ہو اسکے بھی فریاد کرتے گئے بلکہ پتھر دن کے جا بھی پانی ہوئے  
 اسکے پیہر حالت دیکھ کر ماتم کا دل بھی بھر آیا آب دیدہ ہو کر پرست  
 لگا کر خواہش الٹی تہ چارہ نہیں صابر دوش کر رہا جانیے وہ ہے  
 کہانی جو ان تو سچی کہتا ہے لیکن جو اسکی ہاشش ہی دھڑا دے تو  
 وطن کر کے اپنے دل بنیاب کو مٹھڑی بہت نشانی ہیں اور جگر بہن  
 لیکو لیکو مٹھ سے ہونے کی اتنی ہی نشانی بہت ہے چن بونہر ایک کی  
 منت کرتے ہیں بلکہ نذران رو پئے ہی دیتے کو جو وہیں لیکن  
 کوئی چارے حال قیاد پر ہم نہیں کرتا اور نہیں اترتا جیہ یہ وہ ہے  
 کہ اپنے تین اس کو نہیں دیتیں اور اسکی ہاشش تو شکر کے  
 جالین اور بے کو کیا چاہتے جو پرست اسے پانی من لکھو کے  
 یہ سنکر ماتم کو لانا طرح رکھ میں ہے سرگوشی راو جن بمبلی پر  
 وہ ہے چن بونہر ہی کی تہ وہ ہے کہ میری جان کہہ دے کہ وہ ہے  
 محنت اس کو نہ تین ہر طرف سے کی ہاشش وہ ہے کہ وہ ہے  
 ہون تم پر اسے شک نہیں نہ کہ وہ جو صوں سے ہون وہ ہے کہ وہ ہے  
 کوئی دل لہنے جو ہیں وہ ہاشش بہت کہیں گے کہ وہ وہ ہے  
 شک میری راو و چن گویا تو بہت بہت تو ہے وہ وہ ہے کہ وہ ہے  
 جو وہ اتنی دے کہ نہ تو کہتے ہیں کہ وہ تو ہے کہ وہ ہے کہ وہ ہے



[illegible]





وہ اس نے بیان کیا اس نے مجھے قول دیا کہ جس وقت وہ موتی میرے ہاتھ  
لگے گا ماہ یار سلیمانی کی بیٹی کو ترسے حوالے کر دے گا اس بات کو  
سنکر اس کے بابا پھنس پڑے اور کہنے لگے کہ اب تک نادانی اور حماقت  
ترکوں کی تلخ تجربہ سے نہیں گئی پر زادن اس کے بھید کو بیان کر ہی نہیں  
سکتے آدمی عیار کو کیا علم ہے جو اسکا احوال ظاہر کر گیا اور ماہ یار سلیمانی  
سے عہدہ ہرا ہو گا بشہزادے سے غرض کی کہ وہ یہاں نہیں ہے  
میں کا بادشاہ زادہ ہے عقل بہترین جن دہری سے بھی زیادہ ہے ایک  
پرنز کے جوڑنے کیفیت اس موتی کی اس سے بیان کر کے بشارت  
دہی ہے چنانچہ جو کچھ ماہ یار سلیمانی کی زبانی میں نے سنا تھا اسنے  
میرے سامنے موصوفی ظاہر کیا مجھ کو یقین ہوا ہے کہ اس موتی کا حوالہ  
وہ ٹھیک ٹھیک جانتا ہے بالفضل میں اسے جزیرہ پنج کے قریب  
چھوڑ آیا ہوں عجب آدمی ہے کہ زبان دیوہری کی بھی جانتا ہے اچھوٹے  
پوچھا کہ پھر ترسے ایسا کہ جو کیا ہے اسنے اتنے سس کیا ارادہ غلام  
کامیاب ہے کہ یاد شکر مانتہ بیکر مانتہ بادشاہوں کے شہر میں  
داخل ہوں بادشاہ نے سننے ہی کئی فرار پر زادن سوار کی کے اسباب  
بیت سامنے کر دئے شاہ زادہ اسی گھڑی روانہ ہوا مدد کے  
دن چاہیہ شکر کو دیا گزارے چھوڑا حاتم کے مکان پر آیا اسکو جو پناہ

شاہ زادوں پر اور یہ سوال  
ایک آدمی کو بیٹھ کر دیکھنا  
خدا جانے وہی ہے یا کوئی اور  
جلد اٹھ کھڑا ہوا یوں اٹھنا  
پوچھنے وہاں چھائی کی ایک کھڑی

چشمہ سال

وہ چاہیہ شکر کو دیا گزارے  
چھوڑا حاتم کے مکان پر آیا  
اسکو جو پناہ

وہ چاہیہ شکر کو دیا گزارے  
چھوڑا حاتم کے مکان پر آیا  
اسکو جو پناہ





[illegible]

پر پہنچے چنانچہ بین پر نزاد ہو کر جزاء ہنہن کر سکتا ترے تو حق بطرف ہے  
یہ سنکر حاتم نے کہا کچھ ہو عین برزخ کے جزیرہ میں جانا ہے تب وہ بولا اگر  
چندر روز یہاں ٹھہرو تو میں اس دریا سے اتر نیکی تہیر کروں اسنے کہا  
بہت اچھا پھر مہر اور بولا کہ یہاں سے کئی کوس پر پردہ بدان ہے وہاں  
کی بادشاہت شمشان پر نزاد کرتا ہے اسکے پاس دریائی گھوڑے  
اچھے اچھے ہیرا گت اور اڑتے ہیں چاہتا ہوں کہ اسکے پاس جا کر دو  
گھوڑے لے آؤں حاتم نے کہا مبارک وہ وہیں اڑ گیا رات بسے وہاں  
جا پہنچا اس بادشاہ سے ملا پوچھا اسنے آپ کے آئیگا سبب کیا ہے  
وہ اسے ہر اور نے کہا مجھ کو دو گھوڑے ضرور ہیں اگر مرمت کرو تو عین  
توجہ ہے وہ پھر پوچھنے لگا کہ تم کہاں سے آئے ہو کہا پردہ طومان سے  
بادشاہ بولا میں بچے پیچا ہوں اغلب ہے کہ تو ہر اور شاہزادہ  
طومان کا ہے کیلئے آئیگا کیا سبب اسنے کہا سچ کہتے ہو لیکن میں  
ایک بلا میں گرفتار ہوں اس نے جریدہ ولا چار ہوں اتنی مدد کرو جس  
تعماماتام مگر نجد پر رہیگا شمشاد اٹھ کر بنگلہر جو ۱۱ اور اپنے طوئے میں لے  
آیا کہ سب کے سب گھوڑے حاضر ہیں فقہ فقہ دو گھوڑے چلاک اڑتے  
ہیں کہ مہر اور کے حوالے کئے شہزادہ وہ نون گھوڑوں سمیت طریقہ العین  
میں پہنچا اور کہا اٹھو جلد سوار ہو حاتم وہیں ایک گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اور

کے کئی راہنما یا پیرو زادے  
کیا بھائی اب بھاٹ ڈال دو  
حاکم نے زمین پر ہاتھ پڑا  
سناتے کہ یہ زمین میری ہے

چشماسوال

[illegible]

دوسرا ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا تھا کہ میں نے ایک عورت سے  
علاقہ میں ایک عورت سے مل گیا تھا۔ وہ عورت میری بہن کی بہن تھی۔  
میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ عورت میری بہن کی بہن تھی۔  
میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ عورت میری بہن کی بہن تھی۔

دین اختیار کیا گھوڑا باب و غار  
 تھکا کر دن بھر چڑا گاہ میں دریا  
 وقت اسی طرح سے ایک آرتھوٹ  
 نے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار

تم کروڑ سے شہر میں داخل ہون حاتم نے کہا اسی عزیز کچھ ماہ یار سلیمان  
 سے اترنے نہیں آئے ہیں جو لاؤشکر چاہئے سنکر وہ بولا میری یہ  
 غرض نہیں بلکہ اس واسطے کہتا ہوں کہ حالت غربت میں جو پہنچیں گے  
 تو کسے پرواہ ہے جو ہماری خبر کر لگا اور جو اس ٹھاتھ سے جائیں گے تو  
 ہمارے پیٹنے کے پہلے ہی اسکو احوال معلوم ہو گا تم گجرا ما نہیں  
 ہیں ایک ہفتہ میں آپہنچتا ہوں اُسٹے کہا میں تنہا یہاں رہوں وہ  
 بولا کیا معافی کہہ کر بیان کوئی معذہ ایذا دہندہ نام کو نہیں حاتم نے  
 کہا خدا حافظ عار سے ہر آورہ میں ہوا ہو گیا جب حاتم کی نظر دے  
 غائب ہو گیا تب حاتم نے سفید پر نکال کر جلائے انکی راکھ پانی میں  
 گھول کر اپنے بدن پر ملی جیسا تھا ویسا ہی ہوا پھر تیر و کمان لیکر اٹھا ایک  
 بارہ سنگی شکار کر لیا اسے صاف کر اچھے اچھے گوشت کتے بنا لوں  
 مرغ لگا سیخوں پر چڑھا دئے پھر حقائق سے آگٹ جھاڑ کر لکڑیاں جلا کر  
 انکو بھون بھان کھانے لگا بعد فراغت کے پانی پیا اور حد اکاشکر  
 کر سورہ اسی صورت سے کئی دن کاتے ایک دن جنگل میں سیر  
 کرتا پھر ناٹھا کسا جھنے سے دروازہ کھلا ہوا ایک باغ دکھائی دیا  
 اسکے اندر چلا گیا کیا دیکھتا ہے کہ درخت میوہ دار ہر پر قسم کے میوہوں  
 سے لدا رہے ہیں اور پھولوں کے پھول رہے ہیں نہایت محظوظ ہوا بلکہ رہنا

یہاں ایک گھوڑا باب و غار  
 تھکا کر دن بھر چڑا گاہ میں دریا  
 وقت اسی طرح سے ایک آرتھوٹ  
 نے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار

چھٹا سوال

مرد و عورت خالی آخر تا عار جو کہ  
 پھر اپنی بارہ سالہ بیٹی کو  
 ملی ماہ یار کی بیٹی کو  
 زار سے سوچا کر کے  
 غلام بنا کر  
 دست پوت کا کہن ناماں  
 اوقات وہ روزی میں کلاش  
 کے وقت کوئی نہ کہی  
 کی حالت میں چچا پروردگار  
 نے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار

یہاں ایک گھوڑا باب و غار  
 تھکا کر دن بھر چڑا گاہ میں دریا  
 وقت اسی طرح سے ایک آرتھوٹ  
 نے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار  
 سے خبر پڑی چچا پروردگار

[illegible]

بجائے دیوون نے پھر پہنچا ہے غم  
پہنچا ہے پھر پہنچا ہے غم  
پہنچا ہے پھر پہنچا ہے غم  
پہنچا ہے پھر پہنچا ہے غم

پاس سوتے ہیں اسنے جا کر اور دیوون سے خبر کی جب و سے آئے تو  
دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ اسکو اپنے بادشاہ کے پاس لے چلا جائے  
میں سے ایک نے کہا اسی یارو ان عیاروں کو انداز کیا ضرور ہے کچھ بہ  
ہادی قوم سے نہیں ہیں اور نہ کچھ انھوں نے تقیر کی ہے شاید اور کسی  
ہر دیکھے ہیں کچھ کام کو جاتے ہیں رات کا وقت دیکھ کر سو رہے ہیں  
لیکن پریراؤ فی الحقیقت جاگتا تھا انکی باتیں اسنے سب سنی پھر دیوون  
نے کہا کہ انکو جگا کر پوچھا جائے شاید پریراؤ برنخ کے ہون انہیں کے  
ایک دیوون نے کہا بالفرض انھیں کے ہون تو متعین کیا دوسرا دیوون  
اسکو ایک دن کہتا تھا کہ بہت دنوں سے پریراؤ برنخ کی کچھ خبر نہیں  
معلوم کر سکتے اسکا ڈر نہیں جو ایسی بات کہتا ہے اگر نیم بات جا کر کوئی  
بادشاہ سے کہہ دے کہ ایک دیوون پریراؤ کسی پردیکھے یہاں سوتے  
تھے غلام نے غلام نے دیکھ کر حضور میں خبر نہ پہنچائی اسوقت تو کیا جواب  
کا اور ہمارا کیا احوال ہوگا آخر دیوون کو جگا دیا حاتم نے دیوونکو دیکھ کر  
میں کی بولی میں کہا سنئے ہمیں کیوں جگایا کیا کام ہے انھوں نے  
کہتم کس پر دیکھے ہو سچ کہو حاتم بولام نے نہیں سنا کہ ایک آدمی  
کے جزیرو کو جاتا تھا اسکی خاطر سے شمس بادشاہ نے متوہس کو جلادیا  
اسکا چھین لیا لازم ہے کہ تم اسکو تلاش کر کے اپنے بادشاہ پاس

اور نہ کہہ کر درباری تہہ دار  
اور نہ کہہ کر اسکا کنار  
بے جا غم دیکھ کر اسکا کنار  
کا نظر نہیں آتا سو جین آتا  
کو پہنچتی ہیں اور راجی جانور  
کو تھی ازشت کھو گئے ہیں  
کچھ پائل گرد حشر کے سن رہے  
اگر لوٹ رہے ہیں بطن میں

چھٹا سوال

اور قاضین جا کر قاضی  
قاضی سے پہلے قاضی  
قاضی سے پہلے قاضی  
قاضی سے پہلے قاضی

نانون کی تلاش کر کے اپنے بادشاہ پاس  
نانون کی تلاش کر کے اپنے بادشاہ پاس  
نانون کی تلاش کر کے اپنے بادشاہ پاس  
نانون کی تلاش کر کے اپنے بادشاہ پاس









یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی

ایک سے پوچھتا ہے کوئی اسکا جواب نہیں دے سکتا بلکہ ہم پر زور  
 ہو کر تو عہدہ ہر اوہ نہیں دے سکتے پھر تو آدمی ہو کر کہو نگر برا بیچا اور اس کوئی  
 کی پیدا ایش کا احوال کیونکر بتلا دیا حاتم نے کہا خدا قادر ہے تو اپنی حقیقت  
 کہ اس حال سے کیوں پڑا ہے پر زور نے ایک آہ سرد بھر کے کہا کہ اس  
 جزیرے کے بادشاہ کی بی بی پر عاشق ہوں نام میرا شہزادہ ہر اور ہے  
 باب میرا جزیرہ طمان کا بادشاہ ہر زور ہے نام ایک دن مجلس میں  
 بیٹھا تھا میں گھر کسی شخص نے اسے حسن کا بیان اور توفیق کی سنتے ہی میں  
 آپ سے جانا دیا آخر زور کا اس جزیرہ میں گیا اور اسکے باب کے  
 پاس پیغام بھیجا اسنے سنکر مجھے اپنی بارگاہ میں بلایا بعزت تمام جملا یا  
 پھر اس موتی کو منگو کر میرے سامنے رکھ دیا اور پوچھا کہ یہ موتی  
 کس دریا کا ہے اسکی پیدا ایش کیونکر ہے کہاں سے آئے تھا میں بھانسا تھا  
 بلکہ میرے بزرگ ہیں اسکی حقیقت سے واقف تھے جو اب کچھ نہ دے  
 اسکا اپنا منہ لیکر رہ گیا اسنے اپنی مجلس سے باہر نکل دیا اتفاقاً اس وقت  
 وہ آفت جان اور غارت گر ایمان کوٹھے پر جلوہ گر تھی مجھ میری اس  
 پر جا پڑی نیم بس تو آگے ہی جو رہا تھا میری گیا جب دیکھا میں نے کہ کچھ  
 نہ میر نہیں تھی لا علاج اس بیمار پر آکر کر رہا مارے عزت کے اپنے ملک  
 نہ گیا اب دن گر یہ درازی وراثت لکھتے اور سی سے کتنی بے زبان جاتی ہے

یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی

چشمہ سوال

ان چار پر زور دن سے  
 دو دنوں میں اتنا زور سے کہ  
 دیکھا کہ اس کی چوٹی  
 اگر سے چار دن سے  
 دیکھا کہ اس کی چوٹی  
 دو دنوں میں اتنا زور سے کہ  
 دیکھا کہ اس کی چوٹی

یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی  
 یہاں سے لڑائی ہوئی تھی



















[illegible]



کجا نیست خاندان کجاست  
شرف و سانس یک جا این  
سین نامو اجانب یک جا این  
مست و مکرر یک جا این  
جو ان فخر که در کوچه  
در کوچه که در کوچه  
در کوچه که در کوچه  
در کوچه که در کوچه

کجا





نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے  
نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے

ہے جو اس طرح بیلاہری ہے کہ مری نے کہا اسی جوان رحمت خدا چھڑ  
ایسا سب تیری محنت و ولادری پر جو تو اس بڑے وقت میں میرے پاس  
آنا اور احوال پوچھا حقیقت یہ ہے کہ ایک صیاد میرے زکوچوں سمیت  
بڑا کر لیا ہے میں انکی جہانی میں روتی ہوں پچھاڑیں کھاتی ہوں بلکہ ایک  
طرف زیادہ کرتی ہوں شہر بھی کوئی میری آہ و زاری نہیں سنا کر تو تیا ہے  
سو دیکھنے کیا ہو کیونکہ تو ان سے ہے اور میں حیوان ہوں یقین ہے کہ  
تو اپنی قوم کی خاطر کبے کا حاتم نے کہا کہ یہ کیا کہتی ہے عاری قوم میں ب  
ایسا ان ایک سے نہیں کہتے میں موم دل و عمر گزار کیتے ہیں سنگدل  
اور ہم آزاد اگرچہ میں بھی انسان ہوں لیکن تو سچ کہہ کر ترے زکو اور  
پچوں کو کون لیکھا ہے کہ مری بولی کہ یہاں سے چھ سات کو سن رہ  
ایک گاؤں ہے اس میں ایک بھیلارہتا ہے اس کجخت کا یہی  
کام ہے پر یہ کچھ معلوم نہیں کہ اس کو ہم غریبوں کے دکھ دینے  
سے کیا فائدہ ہے یقین ہے کہ خدا کے غضب سے نہیں ڈرتا حاتم  
نے کہا کہ اندھے کو میوؤں کے گرانے اور ایندھن بندوں کو مردم آزار کا  
کیا انبیشہ ہے کہ انھوں نے وہی اپنا پیشہ کیا ہے لازم ہے کہ تو مجھے  
راہ بتائے تو میں جا کر ترے خاوند کو پچوں سمیت صیاد سے چھڑا دوں  
اگر ان کے بدلے وہ میرا سب بھی مانگیگا تو عذر نہ کرنا کیونکہ یہ خدا کی راہ کا سودا ہے

چھٹا سوال  
نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے  
نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے

نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے  
نہایتی نے کہا اسی جوان اگر  
ساتھ جاؤں تو یہاں تک کہ  
میں بھی اس نیکو شخص کو  
جس نے جان کر کہ میں نے





ایک شخص سے بھاگی اور ایک جنگل میں جا پڑی پھر ایک دن تھکا کر دیہائی پہ پہاڑ  
 کے کنارے پہنچی فقار اس وقت مسعود مسودہ کی کشتی پر بٹھا ہوا وہ ان کے  
 اس صورت نے کشتی کو دیکھ کر غل غایا کہ خدا کے واسطے خیرہ بایس کو  
 ہی اس ناؤ پر چڑھو مسودہ اگر نے رحم کھا کر کنارے پر ناؤ پھرا دی اور اس کو  
 ملکا کہ حقیقت پوچھی اس نے تمام احوال پانکبہ دیا مسودہ مسودہ اگر نے اس کو اپنی  
 ایک اور شہر میں لے آیا بعد چند روز کے وہ عورت کو ملکا جی نام اس کا عزیز  
 رکھا جب وہ لڑکا ہشیا رہا مسودہ مسودہ اگر مر گیا سرداری اس کی اس لڑکے  
 کو ملی وہ ایک مدت تک اس کے مال و دولت سے لاکھوں سپاہی نوکر  
 رکھا کہا کئی بڑا گناہ اپنے قبضے میں لایا نہ ان وٹان کا بادشاہ  
 جب وہ مر گیا حضرت سلیمان بنی علیہ السلام بادشاہ ہوئے تب  
 انہوں نے تمام نواحی کوہ خاف کی اور دیہائی قلعہ و قلعہ مان اور دیہائی  
 زین و آتشین بلکہ جو کچھ کوہ خاف سے علاقہ دکھتا تھا سب کا ب  
 ون و دیوین جادو گر و ن مردم آزاد و ن کے رہنے کو دیا اور کہا کہ تم سب  
 کو آباد کرو آدمیوں کے شہر کی طرف مت جاؤ چنانچہ سب جڑ سے  
 ٹھنڈے زمین تو من سے آباد ہیں آدمی کو کچھ قلعہ نہیں غرض رفتہ رفتہ  
 ہاشم پری سرخ بھلا کے ہاتھ لگا تھا اب ماہ یار سلیمانی جو  
 دہری سے پیدا ہوا ہے اس نے لینا ہے بالفصل ستقامت کی

پیشامواں

کے ہوتے ہیں یہاں پر عبد السلام  
کیسے آئے تھے علم نہیں ہو  
ہو یا جو ایسا کہ مونی کا موقوف  
بیکار کی اس بات سے بے خبر

لیکن تو بے کسی کی ہمت سے کیا ہمت  
 ہوتی کی طرح سے یہ کہہ کر  
 دیکھی راہ کو یہ کہہ کر  
 کہ جس سے لادنی لادنی  
 کہاں جانوں اور اب اس کی  
 بچا ہوا اسی بوجھن میں  
 اس وقت کا یہ سنا  
 دیکھ ہوتی کا یہ سنا

میں شام ہو گئی ایک جوڑا ناطق کا ہفت رنگی کہ جس کا باساق دیا ہی قبرستان  
 کے کنارے تھا قدرت الہی سے وہاں ایک درخت پر آبیٹھا مادہ بولی کہ  
 جھوکو بیان کی آب وہو انوش منین اتنی اگرچہ اس جگہ ہمارے کھانے  
 پینے کی چیزیں قسم قسم کی ہیں بہتر ہے کہ بیان سے اڑ جلیں نہ سنے  
 کہا میرا قصد تو یہ تھا کہ چند روز اس جنگل میں رہوں پر ترے کہنے سے  
 اب صبح کو اپنے وطن چلوں گا خاطر جمع رکھ ایک گھڑی جھکی رہ مادہ نے  
 پھر کہا کہ یہ شخص کون ہے جو اس جنگلیں سر جھکائے غلین و مستفر  
 میٹھا ہے نہ بولا یہ حاتم میں کا شہزادہ ہے کیا کرے حق کا جانب ہے  
 اسکے جسد غلین جو تیرا نہیں کہو نہ اس کو مرغابی کے انڈے برابر ایک  
 سوئی کی تلاش ہے نہ اپنے واسطے بلکہ خدا کی راہ پر غریب کے واسطے اسنے  
 اپنی کمر باندھی ہے جتنا بچہ میرے شہزادہ حسن بانو پر عاشق جو اسے سادہ  
 سات سوال لکھتی ہے شہزادہ نہ سوالوں کے پورے کرنا کی طاقت نہ  
 رکھتا ہے نہ اسکے چھوڑنے کی قدرت اس سب سے دیوانہ پھر تاپھر تاپھر  
 حورادین میں جانکا تھا اور یہ بھی شکار کھیلتا ہوا اسی جنگلیں آہنجا باہم  
 ملاقات ہو گئی میر شامی نے اپنا احوال اس سے کہا اسنے ترس کھا کر اسی  
 کے واسطے عزت اختیار کی اور یہ حیبت اپنے سر پر لی چنا بچہ پانچ  
 سو اس کے پورے کر چکا ہے اب چھٹے سوال کی باری ہے اور وہ لانا

بنافون بولی اس کی مضمیاتی  
 کی پیدائش کا کہہ کر  
 زمانہ میں کیے پتہ سے  
 بدیش کے پتہ سے  
 مان سکا کہ اس کی پائی  
 دیکھتے تھے اب ایک مدت

چھٹھا سوال

سے دے جانو جانے رہے  
 اور اگلے وقت سے جی اس  
 دریا میں دو بے گھر گران  
 دنوں میں سے دو دن کے باوجود  
 ہم جاہ قهرمانی کے ساتھ سے  
 غلے بنانا جس کے ساتھ سے

ایک بار شاہ شہزادہ کا  
 نافذ ہو گیا تھا جو اس وقت  
 سے مال جو اس وقت سے  
 خاں بکرا کہنے کے ساتھ سے  
 اس کے ساتھ سے  
 اس کے ساتھ سے  
 اس کے ساتھ سے

[illegible]

میں کو کیا ہم یہ کافی کیا خود  
آج خاتمہ ہے مرنے والی سے  
دھت ہو کر دینے ہوئی تکیا  
کے لئے روزانہ ہوا

دو بیابانوں میں سے ایک بیابان کو چھوڑ کر دوسرے بیابان میں چلے گئے۔









سیاست افکار و تہذیب و تمدن  
در ایران و افغانستان  
در بیان و تفسیر





[illegible]

دن سے بیان کروں غرض  
 سات رات دن چلتے رہے  
 راہ اور آب و دانے کا نشان  
 چلتے چلتے بھی چاہا نہ جان  
 پہرے بند فطرت ان کا ایک  
 اس کی طرف متوجہ ہوا تین دن  
 جس تک پہرے کو اٹھا کر دیکھا ہے  
 لوگوں ہی تھے یا کیا کرنے  
 نا نہیں ب

در آب و دانے را عرض

میں کہہ کر گیا حیران و سرگردان سات دن تک بے آب و دانے رہا غرض  
بے سے مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا اسی خاتم تری موت ہی بیان لائی ہے  
جو تو بے ہارے آیا کیونکہ نہ اب وہ قابو نظر آتا ہے نہ وہ پہاڑ نہ وہ شہر اتنے  
میں ایک دریا کے کنارے جا بیٹھا کیا دیکھتا ہے کہ وہ بڑے زور و خشوت  
پاہے اور اسکا اور چھو بھی نہیں ملتا یہ بنایت متفکر ہوا اور کہنے لگا "ابھی  
باتے کیونکر پار ترون سوائے نیرے کون شیر اپار کر نکالتا میں ایک  
ناؤ نظر میں رکھ دو پھر جی جلی آتی ہے جانا اسنے کو کوئی قلعہ لئے آتا ہے جب  
کنارے آگئی تو اسپر کسیکو نہ کیا متعجب ہوا پھر شکر خدا کا بجا لا کر خواہ مو لیا  
کیا دیکھتا ہے کہ ایک ترخان میں کچھ پیشادھڑا ہے بھوکھا تو تھا ہی فوراً  
ہاتھ بڑھا کر کھاتا تو دور و تیان اور مچھلی کے کباب گرم پائے چاہتا تھا  
کہ کھات یہ وہیمان آیا کہ شاید قلعہ نے اپنے واسطے رکھا ہو پہلے کھا  
حق کھانا خوب نہیں اتنے میں ایک مچھلی نے ربات سے نکال کر کہا کہ  
اسی خاتم یہ روٹیاں اور کباب نیز امی رزق ہے خوف سے کھا کچھ اندیش  
نہی میں نہ لایا یہ کہہ کر نوٹ مار گئی خاتم نے اسوقت سے خوش جان کیا  
پانی پیا اور سجدہ شکر بجالا یا وہین ایک آنندھی ایسی ملی کہ تین دن میں  
پرستی کو کنارے پرے گئی خاتم خدا کی حمد کرتا ہوا اس پر سے اتر اور دل  
میں کہنے لگا کہ راہ شہر کی کہاں ہے جو دیوان جاکر حقیقت پس حق ان کی

میں کہنے لگا کہ راہ شہر کی کہاں ہے جو وہاں جاؤ







[illegible]





۱۳۱  
کہ انھوں نے کہا کہ اسی جوان  
ہے پتھر ہے کہ شرف لیجئے  
دود جا کر ایک دورا ملے گا  
کہ نقیب ہے کہ منزل مقصود کو  
پہنچے گا حاکم ان سے رخصت  
ہوا اور دوسری دینک رات دن  
میں بیجا بیجا اور  
ابن طرف

اس طرح سے بُرا بھلا کہہ کے سورا کہ وہ مسافر نہایت چھوٹا اور دغا باز تھا جو  
مجھ غریب کو اپنی دغا بازی سے اس گور میں گڑوا گیا میں نے خود بُرا  
کیا جو اب کا کہنا مانا اور اسکے سخن کو سچہ جانا کیسا اس میں کیا دوست  
اپنا کیا اپنے آگے آیا الغرض حاتم اپنا منہ نہ تابد ان پر رکھ کر بچا کر اسی  
جوان میں بچے نکالنے کو آیا ہوں اسنے جواب نہ دیا اسنے جانا کہ شاید  
مر گیا پھر بچا کر اتب بھی بنو لا پھر تو حاتم کو یقین ہوا یہ ہرگز نہیں جیتا تھا  
افسوس کیا اور بے اختیار رو دیا تیرہری بار باواز بلند بچا کر اسی جوان  
اگر جیتا ہے تو جواب دے نہیں تو قیامت تک اسی گور میں رہ چکا  
میں اپنے وعدہ کو وفا کر چکا ہوں اتنے میں وہ چوٹا اور سنا کہ کوئی شخص  
قبر پر چلا رہا ہے اٹھ کھڑا ہوا اور تابد ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تو کون  
ہے جو بچا کر رہا ہے حاتم نے جو اسکی آواز سنی سجدہ شکر سجایا اور بولا میں  
وہی ہوں کہ جسنے مجھ سے وعدہ کیا تھا یہ کہہ کر خوشی سے کھال لیا اور کہو  
کہ اسکو نکالا گیا پانی کھلا پا کر ایک ساعت کے بعد کہا کہ اب حد صبر چاہئے  
اُدھر چلا جاتا اسنے کہا کہ میرے پاس خرچ زاد نہیں حاتم نے کئی درم کسے  
سے نکال کر دئے پھر رخصت کیا اور اب اس قبر کو درست کر کے اپنی  
جگہ پر آگے سورا اس نے کوئی معلوم نہ کرے اتنے میں بھیج جو می  
نہ اٹھ کر ان لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ کو کوہ غزا کی خبر کو جانا ہے رخصت

پانچون سوال







بیکٹ نہایت مخافت سے بھی اس کے  
بچھا باور فرشتے سندھ صاحب فرما کر دیا پھر  
سکھانے کے آگے لے گئے اور سیکر  
نوعین جہان و مہر مانی سے کھانے کا کرہا  
حاکم سکھانے کے لئے انکو کھانہ کی بات  
منظوم کا ہوا اور بیت سی

ہر پہلے تو یہ ماعز ہے اور اگر وہ دھک کی طرف طبیعت رخت کسے تو یہ دونوں  
موجود ہے ان دونوں میں سے جسے جی چاہے اسے فی حاکم نے پہلے  
دیکھا لی لیا پھر وہ دھک کا پیارا مانگا اسنے تھوڑی سی شکر اس میں ڈال کر وہ  
بھی پیالہ واسے کیا اور کہا کہ اسی سا تو اس وقت میرے گھر میں اپنے مہین خاصے  
چائول باسن مٹی کے پٹے ہیں بلکہ تیار دھم سے ہیں اگر تو کہے تو وہ بھی لے  
آؤں ان کے ساتھ کھا نہایت مزہ ایلیکا حاکم بولا کہ بیت اچھا نیکی کا پوچھنا کیا  
اور اپنے دل میں اسکی بہت پر عشق کرنے لگا عرض وہ بندو ایک تھالی  
میں تمہارا سا مٹھا لے آیا حاکم نے اسکو بخوبی کھایا اور رات کی رات  
اسی گانون میں بستر کیا صبح کے ہوتے ہی اس بندو کی جو روئے آکر کہا  
کہ سوئی تیار ہے کچھ اس سے کھاؤ اور دو چار دن یہیں رہو تاکہ ماندگی مراد کی دور  
ہوے یہ بات سنکر حاکم نے ان دونوں کو کہا آؤ میں صد آؤ میں مختاری  
س بہت اور اس سفر پر وہی پر یہ سنکر انھوں نے نہایت عجز سے کہا  
م سے مختاری خدمت کب ہوئی یہ کیا نا گھر میں معمولی لڑکے ہاوں  
لے جو جو تھا وہی ہم جے تکاف لے آئے اگر دو تین دن یہاں بیٹھ  
تو البتہ ہم موافق اپنی مقدور کے کچھ خدمت کالائیں حاکم نے کہا بہت  
میں مختاری خاطر سے دو چار روز رہو لیگا اس بات کو سنکر وہ  
چوٹے پھر اس بندو نے ایک مکان خوش اسلوب میں ایک

پانچواں سوال  
بندو نے کہا کہ یہی کسک پتہ پڑن  
دھم الف پتہ سی دھم  
میں بڑا پس میں عالی و  
مستحق جو میں عالی و  
کہاؤ تم سے اور ہر دو میں  
اپنی خوشی سے علی بیت  
تھوڑا سا دن اس

بندو نے کہا کہ یہی کسک پتہ پڑن  
دھم الف پتہ سی دھم  
میں بڑا پس میں عالی و  
مستحق جو میں عالی و  
کہاؤ تم سے اور ہر دو میں  
اپنی خوشی سے علی بیت  
تھوڑا سا دن اس

رہو تو تم میں دھم و مہر مانی  
دھم و مہر مانی دھم و مہر مانی  
دھم و مہر مانی دھم و مہر مانی  
دھم و مہر مانی دھم و مہر مانی  
دھم و مہر مانی دھم و مہر مانی



لکھا اور سافوت اختیار کی خدا کے فضل سے چار سوال اس کے پورے کر چکا ہوں  
یہ پانچویں سوال کی باری ہے اور وہ یہ ہے کہ کوہ ندا کی خبر لایا جائیے اسی  
ملاش میں چھ بیٹے گزر گئے ہیں جس سے پوچھتا ہوں کوئی نہیں بتاتا اگر  
تجھ کو خبر ہو تو اسکا کھوج بتا دے گو باکو تو نے میرا ساتھ دیا مدد کی  
بہر بانی فرمائی یہ بات سنکر اس دیرینہ سال نے کہا کہ میں نے اپنے بزرگوں  
سے سنا ہے کہ کدھن کی طرف ملکات سے اور اسکے بائیں طرف ایک  
شہر غالبان آباد ہے وہاں آج تک کیسے مردہ نہیں دیکھا نہ قبر دیکھی ہے  
اور نہ کوئی کسی کے واسطے روتا ہے یہ ماجرا سنکر حاتم نے کہا کہ مجھ کو اسی  
سمت کو جانا ہے وہ بولا کہ اسی عزیز شہر ہوئی راہ تو کس طرح چلے اور  
منزل مقصود کو کیونکر پہنچے گا حاتم نے کہا جو بھیجے یہاں لایا ہے وہی  
وہاں پہنچا ونگا اس شخص کو سنکر اس دیرینہ سال نے بہت سارے جواب  
اس کے آگے رکھ دیا حاتم نے اس میں سے خراج راہ کے موافق لیا اور باقی  
فقروں کو دے کر اس طرف کا رستہ پکڑا بعد ایک مدت کے قریب ایک  
شہر کے جا پہنچا اور اسکے گرد پیش کوئی قبر نہ لکھی جانا کہ وہ شہر یہی ہے  
اندر گیا وہاں کے رہنے والوں نے پوچھا کہ اسی جوان تو کہاں سے آیا  
ہے اور کہاں جا چکا حاتم نے کہا شاہ آباد سے آیا ہوں اور کوہ ندا کو  
جاؤ گا انھوں نے کہا کہ کوہ ندا کا رستہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں

یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں

یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں

یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں

یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں  
یہ کہتا ہے کہ اس کا جواب دیا کہ یہاں سے بہت دور ہے تو نہیں

میں کوئی اور بات نہیں ہے تو قین ہر بات میں اور میں  
میں کوئی اور بات نہیں ہے تو قین ہر بات میں اور میں  
میں کوئی اور بات نہیں ہے تو قین ہر بات میں اور میں  
میں کوئی اور بات نہیں ہے تو قین ہر بات میں اور میں

خوش پاکیزہ بچا کے اسکو اسپر لٹا دیا اور طرح طرح کے کھانے رکھے  
کی تیان روشن کر کے سات بار اٹھ کر پھر سے قدموں سے ہو کر باہر نکل  
اور دسترخوان پر جا بیٹھے پھر حاتم سے کہا کہ اسی مسافر کھانے میں بیٹے  
ماتحت دال اور پیٹ بھر کر کھا کہ یہ قبول ہو اور تیری وجہ سے ہم بھی دفعہ کو  
یہ بات سن کر حاتم کھانے لگا پھر وہ سب بھی شریک طعام ہوئے بعد  
اسکے جو بچا اسکو اپنے آپنے گھر بھیج دیا وہ انکی عورتوں نے کھانا دے  
ہٹائے اور پاٹ و پاکیزہ کپڑے پہن کر گھر چلے اور حاتم سے کہا کہ اسی جواز  
اگر تیرا جی چاہے تو چند روز ہمارے یہاں جہان رہ حاتم نے کہا بہت  
بہتر تمہاری خاطر سے دو چار روز رہ سکتا ہوں غرض کہ اسکو شہر میں  
بیٹھنے اور ایک مکان ستمہ اس اسکے رہنے کو خالی کر دیا اور لوہا دم خود  
دووشش کے خوبصورت لونڈیاں سمیت بھجوا دیے حاتم نے اپنے دل  
میں کہا کہ یہاں کی عیب ہم ہے اگر میں ان کاموں سے فرصت پاؤں  
اور خدا میرے مطلب کو پورا کرے تو میں بھی اپنے شہر میں جا کر اسی  
طرح ہانڈاری کروں گا اور وہے عورتیں ترہ مندھیں کہ اگر اس جوان  
کا ہم میں سے جی سپر ہے اتنے بشوق تمام ملے اور شراب خوب سناڑا  
لے لیکر بیٹے لیکن حاتم نے کسی کی طرف غائبش کی فکر سے بھی نہ کیا محبت  
کرنا تو معلوم جب سات روز گزر گئے تب ان عورتوں نے اپنے سرداروں

دون حاتم سے کہنا کہ تو بہت  
اس کام سے قطع ہوں  
تو قین رہا وقت کہین حاتم نے  
چاہتا کہ کوئی میرا سہا  
تو قین رہا وقت کہین حاتم نے  
چاہتا کہ کوئی میرا سہا

پانچویں سوال

ایک شخص نے اپنے دوست کو  
کہا کہ میں نے ایک کام  
خاتم نے کہا کہ میں نے  
میں نے کہا کہ میں نے  
میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے  
میں نے کہا کہ میں نے  
میں نے کہا کہ میں نے  
میں نے کہا کہ میں نے



نہایت سے بہت بڑا تھا جس کی طرف سے ہر طرف سے  
بیان نہایت عجیب و غریب تھا کہ ہر طرف سے  
نہایت سے بہت بڑا تھا جس کی طرف سے ہر طرف سے  
بیان نہایت عجیب و غریب تھا کہ ہر طرف سے

کی زانو پر کئی غرض جس بستی میں جا بھٹتا وہاں کے لوگوں سے پوچھتا تھا  
ای غریزہ تو ہم میں سے کوئی کوہ نہا کی راہ سے واقف ہے تو مجھے بتا دے  
یہ بات سنکر وہ لوگ حیران ہو کر کہتے کہ بھائی پادری اتنی تری عمر ہوئی  
تو ہم نے اسکا نام بھی نہیں سنا را تو ایک طرف اور حاتم جو ان مردی سے  
ان دیکھیں ان شئی راہ طس کرتا ہوا چلا جاتا تھا بعد ایک چھیننے کے کسی شہر کے  
گرد و نواح میں جا پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ تمام مرد و زن اس شہر کے چھوٹے چھوٹے  
میں یہم آہستہ کی طرف چلا آئے انھوں نے جو دیکھا کہ ایک شخص چلا آتا ہے  
سب کے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے اور باوازد بلند کہنے لگے کہ مر جہا می  
سافر خوب ہوا تو یہاں آیا ہم کب سے تیری راہ دیکھتے ہیں حاتم آگے  
گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے چنے ہیں  
اور ایک جنازہ کے گرد بہت سے لوگ بیٹھے ہیں حیران ہو کر پوچھتے  
تھا اس مرد کو کیوں نہیں گارتے اور اس قدر کیوں روئے ہو  
انھوں نے کہا کہ ہماری قوم کی یہ رسم ہے کہ کوئی شخص کیا عمرہ کیا غریب  
مرد ہو تو ہم سب اسے جنازہ کے کو جنگل میں لے آتے ہیں اور کھانے  
کے ساتھ سترے بچا کر ایک دسترخوان پر چرن کے مسافر کی راہ  
دیکھتے ہیں اگر کوئی بھی بر دسی اس عرصہ میں آگیا تو مرد کو کھا دیتے ہیں  
کھانا اس مسافر کے آگے رکھ دیتے ہیں چنانچہ اس مرد کو سات

سب سے بڑا تھا جس کی طرف سے ہر طرف سے  
بیان نہایت عجیب و غریب تھا کہ ہر طرف سے  
نہایت سے بہت بڑا تھا جس کی طرف سے ہر طرف سے  
بیان نہایت عجیب و غریب تھا کہ ہر طرف سے

پانچواں سوال  
ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ کیا کرے  
اس پر ایک شخص نے جواب دیا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ  
پانچواں سوال  
ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ کیا کرے

ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ کیا کرے  
اس پر ایک شخص نے جواب دیا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ  
ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ایک شخص کو ایک ہزار روپے ملے تو وہ کیا کرے



بادشاہ نے فرمایا کہ تو مجھ کو تہنا چھوڑ کر کہاں جاتا ہے برائی خدا بخا کر نے کہا  
ای نادان تو کیوں کار خیز میں حرکت کرتی ہے قیامت کے روز تو میرے کیا کام  
تو کی جو دنیا میں مجھ سے مشغول رہوں اور نیک کام کو چھوڑ دوں نہیں سنا  
تو نے کہ ایک بادشاہ کسی دن شکار کو نکلا تھا ہر چند پھر پر شکار کو کسی اسکے  
ساتھ نہ لگا آخر اپنے لشکر سے جدا ہو کر ایک جنگل میں جا پڑا وہاں ایک باغ  
میں شش قطع دیکھ کر اسکے اندر چلا گیا اودھان و رخسان سیر کرتا ہوا ایک  
جنگل کے پاس جا پہنچا وہاں ایک عوض متب تالاب کے برابر نظر آیا دیکھنے  
میں نہایت پاکیزہ خوبصورت پانی کا صاف و بیکدر دریا بادشاہ نے  
اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسکے کنارے بیٹھ کر ہاتھ سے پانی  
اچھالنے لگا یکایک ایک زبیر اسکے ہاتھ میں آگئی اس کو پکڑ کر جو کھینچا تو  
صندوق بمقل کی سمیت نکلا اسے قفل جو اس صندوق کا کھولا تو ایک ماہ  
جبین پری طلعت کو آسمین بیٹھے پایا بادشاہ در گیا اس ناز میں نے  
کہا ای جوان کیوں درتا ہے میں بھی انسان ہوں یہ کہہ کر صندوق سے  
نکل آئی اور صراحی سپاہی گزبک لاکر بادشاہ کے آگے رکھ دیا پھر امیدوار  
بوس کنار کی ہوئی بادشاہ نے جو دیکھا کہ یہ عورت جمید و شکیہ ہے  
اور اسباب عیش و عشرت بھی سب ہیما ہے اس کو ہاتھ سے نڈیا چاہئے  
مشراب پیئے اور اس سے صحبت کی جب فلان ہو اس کے شکار آیا اچھے کھرا

بن غانی چون بدست من کا شمشیر ادا عالم  
 ایسا کند سے اتحاد و یکلک  
 جو یقین و تو اشیاء کی ایک  
 سو اس کا شمشیر سے سوا  
 یام کو اس کے کون اب  
 بنی دن ملک چور اس  
 رکھا ایک دن عالم سے لکھا

اس واسطے یہ سب مال و مناع اس کو بر شب چراغ سمیت میں نے  
 بچھو کر بخشا لیکن تو جو رسی سے توبہ کر بیٹ بات اسکی میں نے مان لی اور جو  
 کھیلنے اور چوری کرنے کی دل و جان سے توبہ کی چہ اسنے کہا اگر تجو نہ کھیلے  
 اور چوری نہ کرے گا تو تیری عمر نو سو برس کی ہوگی یہ کہہ کر چلا گیا میں اس مال  
 و مناع کے پشتار سے باز نہ کر کے اپنے گھر نے آیا اور ایک عمارت نہایت عالی  
 شان بنائی تختہ والے میرے دشمن جوئے اور کو تو ال سے جا کر یوں  
 کہنے لگے کہ خداوند کل ہی کی بات ہے کہ یہ شخص کوڑی کوڑی کو منہج  
 محتاج اس کے ہاتھ اس قدر زر و نقد کہاں سے لکھا جو اتنا بڑا محل بنایا اس  
 بات کے سنتے ہی کو تو ال نے مجھے ہار کر پوچھا میں نے اس کے سامنے  
 بھی سواے سیچ کے کچھ اور نہ کہا وہ مجھے بادشاہ کے پاس لے گیا  
 میں اس کے در و برو بھی جو بات سچو تھی سو ہی کہی جان کی دشت کچھ کی یہ  
 سخن سن کر بادشاہ نے میرے حال پر نوازش کی کہ یہ شخص عجب راست  
 گو ہے کہ اس قدر زر و جو ابر کسی سے نہ چھپایا صاف کہہ دیا اس کے سچے پن پر  
 میں نے یہ مال اس کو دیا اور اس کا گناہ بھی بخشا دیا اسنے اور بھی زر و اچا ہر  
 اپنے خزانے سے اتنا کچھ دیا کہ میں مالا مال ہو گیا اب بھی اس میں سے  
 میرے پاس بہت کچھ ہے اگرچہ بہت کچھ خرچ کیا اور اسی دن سے یہ  
 اپنے دروازے پر کھڑے کر لکھا دیا ہے کہ سچ کہنے والے کے ہمیشہ راحت

بن غانی چون بدست من کا شمشیر ادا عالم  
 ایسا کند سے اتحاد و یکلک  
 جو یقین و تو اشیاء کی ایک  
 سو اس کا شمشیر سے سوا  
 یام کو اس کے کون اب  
 بنی دن ملک چور اس  
 رکھا ایک دن عالم سے لکھا

جو تھا سوال  
 اسی خیزد مجھے یک کام بیت خیزد  
 ہے اب رخصت کرانے نہایت  
 سنت و معذرت سے وقت  
 کیا وہ اپنے منزل مقصد کو راہی  
 دیارات دن چار چار تھا کیا  
 دن ملک زمین اس کی صورت  
 شاہ راوی کہ ہر کین کی سے  
 طرف روایت و اجداد روز سے  
 بن کے قریب جا پہنچا خوشی  
 شہر کا اتفاقا اس کا شمشیر ادا عالم  
 بن کے قریب جا پہنچا خوشی  
 شہر کا اتفاقا اس کا شمشیر ادا عالم

بن غانی چون بدست من کا شمشیر ادا عالم  
 ایسا کند سے اتحاد و یکلک  
 جو یقین و تو اشیاء کی ایک  
 سو اس کا شمشیر سے سوا  
 یام کو اس کے کون اب  
 بنی دن ملک چور اس  
 رکھا ایک دن عالم سے لکھا



[illegible]

کہا کہ پھر مجھ کو کہاں چھوڑ جاؤ گے آگے تو میرا باپ جیتا تھا وہ میری خبر لیتا تھا اب کیونکر گزرنے کی حاتم نے کہا کہ میں بھی میں تجھے بھیج دیتا ہوں میرا باپ وہاں کا بادشاہ ہے وہ تجھے انجھی طرح سے رکھتا کسی طرح کی ستمی نہ ہوگی یہ بات کہہ کر وہ اپنے باپ کو عرضی اس معنوں سے لکھنے لگا کہ اسی قبل کو میں اگر عمر و غاکرتی ہے تو میں اس کام سے فراغت کر کے حضور کی قدمبوسی کے واسطے آؤں گا اور سر دراز ہوں گا بالفعل ملکہ زہرا میں پوش کو اپنے عقد میں لا کر خدمت عالی میں بھیجا ہے یقین ہے کہ تو جہالت و الطاف اس کے حال پر فرماتے رہیں عقد جب عرضی تمام ہو چکی اس پر مہر کر کے حاکم کے حوالے کی وہ اپنی خانہ خواص اور لاؤشکر سمیت میں کو روانہ ہوئی اور حاتم بھی شہر خورم کو چلا بعد چند روز کے ایک شہر میں داخل ہوا اور وہاں جا کر یہ جیسے لگا کہ اسی صاحبو وہ کون شخص ہے جو ہمیشہ کہا کرتا ہے کہ سچ کہنے والے کے آگے ہمیشہ راحت ہے انھوں نے کہا کہ ایسا شخص تو یہاں کوئی نہیں جو یہ کہتا ہو مگر ایک بوڑھے نے یہی بات حاتم کہتے ہو لکھ کر اپنے دروازے پر لگا دی ہے حاتم نے پوچھا کہ اس مکان کہاں ہے وہ بولے یہاں سے نوں کو س پر شہر خورم ہے وہ وہاں رہتا ہے یہ بات سن کر حاتم ہی طرف روانہ ہوا بعد تین برسے جا پہنچا لیا دیکھتا لایک عمارت عالی شان و بلند گھڑی تھی اور اسکے دروازے پر یہی کلام

میں نے اپنے خاوند  
 قیام کیا وہ شمع کا  
 سال تا دور حقیقت میں کہنے  
 سال تا دور لاکھ اس مہ فو  
 بلا وجہ قائم انداز کی تو کی  
 دیکھتا ہے کہ ایک جان خوشی

چوتھا سوال

۱۰۰ اور نہایت تعظیم کے ساتھ  
 کیا اور یہی سند ہے افواج  
 کے کھنڈوں پر لگا اتیار ہے  
 سند کشف پر لکھا ہے سلام

دوست اور  
 کے دوستوں کے  
 سے زراعت جو ہے صاحب  
 خانہ سے پوچھا کہ صاحب  
 اور اور بیان سے کہ  
 اور کسی کام کے واسطے  
 اس قدر دروازہ نہیں  
 کے اس مکان پر اس  
 میں کیا ایک نوہی  
 ہی عالم کہتے ہیں  
 کہ









۱۱۳  
 یہاں تا عالم اور حاتم کیا ہے اور انہوں کی  
 نظروں سے ادا ہو کر اس کی خداوندی  
 ہمارا کہ کمال ہے جادو سابر  
 سے چھایا ہے یہ سہل عام  
 دین جو کمال اور اسم اعظم  
 انا تھو کہ کمال ہے جادو سابر  
 بعد دین اور اس کی خداوندی  
 ایا عالم اور حاتم کیا ہے اور انہوں کی

بلو لاجو گیا اور کہنے لگا کہ تو خاطر جمع رکھ میں اسکو ابھی چومیا کر کے تیرے چوہے  
 کر دیتا ہوں عرض اسکی تھی کہ کے ایک منتر پڑھا اور اپنے پہاڑ کی طرف بھونکا  
 وہیں ایک تنگ نمودار ہوئی اور حلقہ کی صورت ہو کر اس پہاڑ کو گھیر لیا حاتم  
 بھی بعد دو چار روز کے کوہ کمال کی حد میں جا پہنچا رفیقوں نے عرض کی قبضہ  
 عالم کوہ کمال ہی ہے لیکن ہے گرد یہ آگ جو شعلہ زن ہے شاید جادو  
 کا سبب حاتم پڑ گیا اور اسم اعظم کو نہ جھک کر بس پانی طرف دم کیا آگ  
 بالکل بجو گئی یہ جز کمال جادو کو کوہی سننے پھر ایک جادو ایسا کیا جسکے  
 زور سے اس نہار کے گرد ایک دریا عظیم پیدا ہوا اور موج مارتا ہوا انعام  
 کی طرف پڑھا سچوں نے اتماسن کیا کہ خداوند یہ دریا جادو کا ہے پ  
 ہم نے اعلیٰ وہ بے اسین بچے نظر نہیں دیتے حاتم نے کہا کہ مت گھبراؤ خدا  
 کو یاد کرو یہ کہہ کر پھر اسم اعظم پڑھو کہ پھر نماہ دریا ہوا ہو گیا اور زمین خشک  
 نظر آئی جادو گروں نے دریافت کیا کہ کوئی سحر اس جوان پر کارگر نہیں ہوتا  
 دیکھنے کیا ہوتا ہے اتنے میں کمال نے ایک اور منتر پڑھا پڑھتے ہی اسکے  
 دس دس پانچ پانچ من کے پتھر پڑھنے کے عرض اس قدر سے کہ اس پہاڑ  
 کے گرد ایک اور پہاڑ ہو گیا اور وہ ٹکراتے سے رہ گیا اس حال کو ملاحظہ کر کے  
 حاتم میٹھا اور اسم اعظم پڑھنے لگا اسکی پرکت سے ایک ایسی جوانی نک  
 ان پتھر پڑھنے لگی کہ کمال نظر آئے لگا حاتم آگے بڑھا کمال جادو نے

ی غل چایا کہ یہ جو ان عجیب  
 و سیاست یہاں پہنچا بہت  
 کمال شام آخر جادو سیست  
 اس آسمان پر جو اس پہاڑ سے  
 بین پڑا کہ بلند تھا پڑھ گیا

چوتھا سوال

اپنے شاگرد کے دروازے  
 پڑھا گیا تا کہ نہ چو کہ جارا اب  
 سامنے کرنا اور کوئی نہ سہا  
 شہر میں داخل ہو گیا وہاں  
 ایک شہر بہت بڑا تھا وہاں  
 ایک شہر بہت بڑا تھا وہاں

اور عیادت کی جادو کا وہاں  
 ایک مکان کی طرف بھیجا  
 وہاں ایک شہر بہت بڑا تھا  
 وہاں ایک شہر بہت بڑا تھا  
 وہاں ایک شہر بہت بڑا تھا





ب کیا کیئے سہرنگ بولا کہ اب وہ کھلاق جادو کے پاس گیا ہے اس واسطے  
 کہ وہ اسکا استاد ہے اور وہ ایسا جادو کرے کہ جسے ایک آسمان چاند  
 ہرچ ستاروں سمیت بنایا ہے اور ایک پہاڑ کے نیچے شہر عظیم بسایا ہے  
 اور چالیس ہزار جادو گر اسمین رہتے ہیں اور وہ کہا کرتا ہے کہ میں نے تلو  
 پیدا کیا ہے خاکست پڑے اسکے سنبہ بن کہ وہ دعویٰ خدائی کا کرتا ہے اور ہم  
 برس میں ایک بار اسکی خدمت میں جاتے ہیں وہ کا فر سخت ساحر ہے اور  
 اسکا مکان یہاں سے تین سو کو سس پر ہے حاتم نے کہا تو بدکر خدا واحد  
 کوئی اسکا شریک نہیں اور نہ ہو گا ہر ایک شی کو اسی نے پیدا کیا ہے اور  
 وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا بیعت نہ گو بہرین سے وہ نہ ہے سنگ بن  
 و لیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں ۴ سہرنگ نے یہہ کلیے سنکر کہا امتنا خدا  
 میں نے اسم اعظم کی برکت دیکھی اب اعتقاد جادو گروں سے باطل  
 آگیا حاتم نے اسکی تسلی کی اور کہا کہ میں اب کوہ کھلاق کو جایا جاتا  
 ہوں سہرنگ نے عرض کی جو آپ کی خوشی سے میں بھی غلامی میں حاضر  
 ہوں اور یہہ درخت جو نظر آتے ہیں شام احمر کے لشکر کے لوگ  
 ہیں یقین ہے کہ یہہ قیامت تک جو نہیں رہیں گی کہ وہ انکو جادو سے  
 درخت بنائے گیا ہے اگر تم سے ہو سکے تو انکو صورت اصلی پر لا کے  
 اپنے ساتھ لیجیو اس بات کے سنتے ہی حاتم نے تھوڑا سا پانی

پانی کو ان پر بکرا اور قدرت الہی  
 پانی کو بکرا اور ان درختوں  
 اور اس اسم کی برکت سے  
 صورت پر آئے تھے اور سہرنگ  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب

حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب

چوتھا سوال

حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب

حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب  
 حاتم نے حاتم کو کہا کہ اب



تجھے کشتِ طرح سے دون اور تو جو یہ ہر ماگلتا ہے کسے نام اور کسے واسطے  
اسنے کہا کہ میں اپنے لئے چاہتا ہوں حاتم نے کہا اسی نادان بیوقوف  
گر تو خدا کی راہ مانگتا تو میں ابھی ترے حوالے کر دیتا اسنے کہا کہ میرا خدا  
جادو کمالِ شامِ احمر کا استا وہ ہے ترے خدا کے واسطے کیوں  
ماگھوں حاتم نے کہا کہ اسی کا فر تو بندے کو خدا کہتا ہے چل دور جو میرے  
سامنے سے معلوم ہو کہ خدا کو تو نہیں پہچانتا اب مجھ کو یقین ہو کہ تو کتنا  
کاف ہے میرا کیا کروں لاچار ہوں کیونکہ تو نے مجھے حسان کیا ہے اور بدلا  
نیکی کا بدی تہیں نہیں تو اپنے کہنے کی سزا پاتا وہ بولا مجھ کو تجھ سے ہر لینا  
کچھ مشکل نہیں اگر آپ سے دیتا ہے تو تیرا بیان بھی ہے نہیں تو یہاں تلک  
تو بٹے اس پشہ میں دو گنا کہ تیرا جی بھل جائیگا حاتم بولا کہ اسی بلوں بس نادم  
تو بٹ چل دور جو میرے سامنے سے یہ ہر ہر مال ہے تو بزدل  
کیونکہ کسے کیگا لیکن جو تو نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے البتہ یہ  
خاک تجھ ہی کو دوں گا سو بھی اس شہر چاہے کہ تو نیکی پر کمر باندھے اور خدا کو ایک  
جائے جادو کرنا چھوڑ دے اس بات کو سن کر وہ غصہ ہو کر افسوس تر مٹھے  
ٹٹا اور حاتم اسم اعظم عرض ہر چند اسنے بہتر تر چھوڑ دیا کہ کچھ کچھ  
ہو بلکہ اسم اعظم کی برکت سے وہ آپ ہی آپ کانپ کانپ حاتم  
کے آگے سے بھاگ اپنے رفیقو نہیں آیا اور جان کی دھت سے چپکا

چوتھا سوال

ہم سب نے اپنے اپنے  
 میں اسے جیتا تھا تو ظالم  
 کو جب اس کا سامنا  
 کیا تو اس نے اس کا  
 اس بات کو دیکھ کر  
 بھلا کر اور غم سے  
 بے گنجی کا ایسا عالم  
 میری جان مانتی ہے  
 کہ اس نے اسے بے





جادو کے دو قسم ہیں ایک جادو ہے جو کچھ کہے ہو  
 اور دوسرا جادو ہے جو کچھ کہے ہو اور کچھ کہے ہو  
 جادو کے دو قسم ہیں ایک جادو ہے جو کچھ کہے ہو  
 اور دوسرا جادو ہے جو کچھ کہے ہو اور کچھ کہے ہو

بات باقی ہے وہ کب کیسے! اتھو سے مارا جاتا ہے اور کب کیسے  
 بہت بہتر یہ ہے کہ تو اپنی بیٹی اس سے بیاہ دے وہ بولا کہ جب  
 مائون پہن کام پر گئے تو دیکھا ابیس نے کہا کہ اگر یہی بات تیرے  
 بچے کیوں تکلیف دی وہ بولا کہ اسنے بہت سی صورتیں  
 لک کر دین میں امید وار اس بات کا ہوں کہ تو اپنی بیٹی  
 علم کو اسکے دل سے بھلا دے اسنے کہا کہ میں اس جگہ کچھ  
 کیونکہ حضرت خواجہ خضر اسکی حفاظت اور مدد کے واسطے حق  
 تعالیٰ تعینات ہوئے ہیں وہ اسے اعظم نہیں بھولے گا اور بھلاؤتی  
 ہو اس کے دل سے بھلا دوں پر اتنا ہو سکتا ہے کہ وہ خائف  
 نہ ہو نہ ہوئے یہ بات سنتے ہی احمد جادو بہت خوش ہوا اور  
 باہر کر پڑا شیطان دلاسا دیکر غائب ہو گیا اور حاتم کو غفلت  
 غلام کر دیا وہ گھر اگر چہ تک پڑا اور اپنے تین بچوں کو دیکھ کر  
 کہا جادو گر کھات میں تک ہی رہا تھا قابو پا کر منتر پڑھے تھا  
 وہ زمین سے پیدا ہوا اور حاتم کی طرف دوڑا حاتم کو دوسو  
 ذرا کہ اس سے کہو مگر گردن یقین سے کہ اب مارا گیا تے میں  
 اس کو بکر کر شام احمد جادو کے پاس لے گیا وہ اسے دیکھ کر بولا کہ  
 علاج نہیں کیونکہ وہ جہر مناع ہو گیا جب تک یہ اپنی خوشی سے

چوکی دو دس رات دن یونہی  
 موقوف سات کچھ کیسیاں  
 گزرتے حاتم کچھ کیسیاں  
 گزرتے حاتم کچھ کیسیاں  
 نہایت تیز اور تیز  
 جادو کیا اور جسے تھا اسی حاتم  
 احوال سے اسنے جواب دیا  
 جب جادو کر کے کہا کہ اگر تیرے

چوتھا سوال

دس تو نہیں لکے ابھی چھوڑ دوں  
 حاتم بولا کہ تو اپنی بیٹی اس سے بیاہ  
 بیاہ دے تو اپنی بیٹی اس سے بیاہ  
 بات کہ سننا وہ نہایت خفیہ  
 اور اپنی مسند سے اٹھ کر جادو کر  
 کہ اپنی مسند سے اٹھ کر جادو کر  
 چہ نہایت دلکش کہ اپنی مسند سے اٹھ کر جادو کر

حاتم نے کہا کہ میں اس سے بیاہ  
 حاتم نے کہا کہ میں اس سے بیاہ  
 حاتم نے کہا کہ میں اس سے بیاہ  
 حاتم نے کہا کہ میں اس سے بیاہ

اس کا نام ہے اور اس کے لئے کہ وہ اپنے  
میں سے ایک شخص کو بھیجے کہ وہ اپنے  
میں سے ایک شخص کو بھیجے کہ وہ اپنے

حاتم نے اسکا اتھو کر اپنے پاس بٹھالیا تب وہ نازنین ناز واداسے کہنے لگی کہ اسی حاتم تو مجھے سچو چچا کہتا ہے اسنے کہا کہ جان و دل سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں تب وہ بولی کہ ایک چیز میں تجھ سے مانگوں اگر دوے تو جانوں اسنے کہا کہ وہ کونسی چیز ہے میں تو غلشن جون رز و جو امیر کچا اپنے پاس نہیں رکھتا یہ سنکر وہ کہنے لگی کہ میں اس خرس کی مٹی کا مہر چاہتی ہوں رز و جو امیر کی خواہش نہیں رکھتی حاتم نے کہا تو نے کیونکر جانا کہ وہ ہر امیرے پاس ہے وہ بولی کہ میرے باپ نے نجوم کی رو سے بتایا ہے حاتم نے کہا کہ وہ مہر دوست سے زیادہ عزیز نہیں چاہتا تھا کہ نکلا کر اسکے حوالے کرے کہ ایک پیر مرد نے داسنی طرف سے داتا کہ اسی نادان کیا کرتا ہے جہرہ دیکھتا تو نہایت یشیمان ہوگا ملک جان سے بھی جاتا رہے گا یہ بات سکر حاتم نے کہا اے بزرگ تو کون ہے حوکار خیر سے باز رکھتا ہے جہرہ میرے کس کام آجگا جو مجھ پر کوندون مثل مشہور ہے چوں وہی میں جو ہمیشہ چرمین اسنے کہا کہ میں وہی مرد ہوں کہ جسنے تجھے اعم اعظم سکھایا تھا حاتم اتھو کر ان کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ یا حضرت میں جس نازنین کو چاہتا تھا آپ کے توجہ سے مانگوں کی حضرت نے فرمایا کہ اسی نادان یہ کہتا ہے ہرگز اس بات کا خیال اپنے دل میں نہ لایا یہ ملکہ زمین پوش نہیں نادان مت ہو یہ تعجبور جادو کی ہے پہلے اسکے شام احر جادو نے ترے پاس ملکہ کی شکل بنا کر بھیجا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
النبی المبعوث فی الحقیقۃ  
وآلہ الطیبین الطاهرین  
والمؤمنین المقربین  
والمسلمین المجتہدین  
والمجاهدین الشاہدین  
والمصلحین المکرمین  
والمستقرین المبرورین  
والمستطیرین المبرورین  
والمستطیرین المبرورین

چوتھا سوال

جس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ میں  
میرے لیے ایک نیا دنیا بنائوں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





میں بھی ایک تیرے خادموں سے  
تجارتوں اور اسی تالاب سے  
میں ایک تیرے خادموں سے  
تجارتوں اور اسی تالاب سے  
میں ایک تیرے خادموں سے  
تجارتوں اور اسی تالاب سے

نے کہا کہ اسی جوان آخر تیری آرزو کیا ہے اُس نے کہا کہ پیر و مرشد مطلب  
برابر ہے کہ اس درخت پر چڑھوں اور اُن کے برابر پہنچ کر مکالمہ ہوں حضرت  
نے فرمایا کہ اسی عزیز دیدہ و دانستہ اپنے تین بھائیوں سے کہنے سے کیا فائدہ  
باز احمق نے عرض کی کہ نفع جھکا و سیمین ہے کہ ایک دم ان سے جدا ہوں  
اور جو روز ازل سے میری قسمت میں یہ مصیبت و پریشانی لکھنے والے  
نے لکھ دی ہے تو شکھ کہاں سے پاؤں گا اس بات کو سن کر حضرت خواجہ خضر  
نے اپنا عصا اس درخت پر مارا اور اسم اعظم پڑھ کر فرمایا کہ اے اب اس  
درخت پر چڑھ جا یہ کہہ کر آپ اسکی نظروں سے غائب ہو گئے حاتم  
وہیں درخت پر چڑھ گیا جب اس نازنین کے سر کے برابر پہنچا تب اسکا  
سر بھی اٹھین سرور کے برابر لٹکنے لگا اور تین تالاب میں گر کر دوب  
گیا آسمان سے ایک غوغا اٹھا اور ایک شور زمین سے بلند ہوا جب  
آفتاب چھپا اور رات ہو گئی تو سب سب کے سب حاتم کے سر سمیت  
اس تالاب میں گر پڑے اور بدستور سابق جسم پر کچھ جمع ہو کے کاروبار کرنے  
لگے پھر ملک بھی تخت پر آ بیٹھی اور حاتم ہاتھ باندھ کر تخت کے ایک کونے  
سے گس کر کھڑا ہو رہا ہر پہلو سے بٹھانہ نہ جانتا تھا کہ میں کہاں آیا ہوں  
اور کہاں تھا اور اب کہاں جاؤں گا اتنے میں ملک زمین و آسمان نے کہا کہ اسی جوان  
سچ کہہ کر تو کون ہے اور کیا نام رکھتا ہے اور کہاں سے آیا ہے اُس نے کہا کہ

چوتھا سوال

میں کون ہوں اور کس واسطے  
آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا  
حاتم نے کہا کہ میں نے  
راکھ چھوئے تالاب میں  
چھوئے تالاب میں  
چھوئے تالاب میں  
چھوئے تالاب میں  
چھوئے تالاب میں  
چھوئے تالاب میں

تالاب میں آئی اور وہاں سے  
تالاب میں آئی اور وہاں سے  
تالاب میں آئی اور وہاں سے  
تالاب میں آئی اور وہاں سے  
تالاب میں آئی اور وہاں سے  
تالاب میں آئی اور وہاں سے

پہنچا اور شام کو عبادت کی بات فرمائی کہ جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں وہ اپنے لئے دعا کرتے ہیں۔

[illegible]

کہ تو نے غلامی تالاب میں  
غلامی پری کے ساتھ غلامی  
تالاب میں غلامی کے ساتھ  
بنیاد اور ان کے ساتھ  
دوئی اکبر و غلامی کے ساتھ  
ایک سو چالیس سال  
جائے سکون و سکون  
اس بات سے کہ یہ  
دوئی اور

[illegible]

[illegible]



چوتھا سوال۔

چو بب سرو ن سے اور نکلنا  
ظاہر اسکو دیکھنے کی یہ ہوش  
جی میں کہنے کو نہیں آتا ہے  
بس دریافت کے میں باج کو  
کیسا سا مٹھنے بیان کو نکلا  
پس لازم ہے کہ چھوڑ دے  
جہاں رہے اور اس احوال کو  
فٹ سے کہہ یہ کہی  
میں نام

مین ایک زشت گاہ ہنریت  
 جھینون سے چھوٹ کر تالاب  
 ہوئی یہ ایک کوٹ کے مین  
 دن و ن رات سے مین  
 مین ایک زشت گاہ ہنریت

[illegible]

خراسان سے تو آدھا نر اسنے کہا کہ بہت دیر تو میرے ساتھ چلے ہیں چل میں تیری  
 لکھو نہیں ایک سلاخی پھر دون میں اس کے ساتھ اس جگہ میں آیا اور اس پر بڑا  
 لکھو کہ جہاں ہو پوچھنے لگا کہ یہ بھڑا کسا ہے اسنے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ  
 لکھو کہ اس درخت کے تلے بیٹھ گیا اور اپنے بغل سے ایک ڈیرا سرے کی کمال  
 لکھو کہ ایک سلاخی بھری اور میری آنکھوں میں پھر دی فی الفور میں اندھا ہو گیا اور  
 اس سے کہنے لگا اسی عزت کیا کیا تو نے مجھے اندھا کیا وہ بولا جھوٹوں اور بد  
 بعدوں کی یہی سزا ہے اگر آنکھوں کی بھارت چاہتا ہے تو اس پر بھڑا  
 شکر رہ اور یہ سچ نہیں کہا کہ بدی مت کر کسی سے اگر کر لیا تو وہی باو لگا میں نے  
 پھر پوچھا کہ کچھ میری آنکھوں کا علاج کیا ہے اسنے کہا کہ بعد ایک مدت کے  
 ایک جوان حتی پرست آوے اور پوچھا تو اس سے اپنا احوال کہنا وہ کہیں سے  
 وزیر گھنٹے تیری آنکھوں میں اسکا پانی چو اوے گا آنکھیں تیری جیسی کی  
 جیسی ہو جاوے گی اسی امید پر تیس برس سے اس پر میں بیٹھا ہوا رہا  
 اسکی کتابوں اور کچھ کچھ جو انکا کہ اس سے نکلتا ہوں تو تمام بدن تھی بے  
 لکھو کہ گوشت تک اور گوشت سے دیکر پوست تک درد کرتا ہے میناب  
 ہو کر پھر اس میں جا بیٹھتا ہوں اور آہ سرد کہنے کہ یہی سخن کہتا ہوں اسی  
 صورت سے کہتے ہی آئے اور کہتے ہی پوچھ پوچھ چلے گئے پر کوئی میری  
 داد کو نہ پہنچا اور نہ کسی نے اسکی تہنیر کی خاتم نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھ یہ کام

پندرہ سوال

اسکا پانی چو اوے گا آنکھیں تیری جیسی کی جیسی ہو جاوے گی اسی امید پر تیس برس سے اس پر میں بیٹھا ہوا رہا اسکی کتابوں اور کچھ کچھ جو انکا کہ اس سے نکلتا ہوں تو تمام بدن تھی بے لکھو کہ گوشت تک اور گوشت سے دیکر پوست تک درد کرتا ہے میناب ہو کر پھر اس میں جا بیٹھتا ہوں اور آہ سرد کہنے کہ یہی سخن کہتا ہوں اسی صورت سے کہتے ہی آئے اور کہتے ہی پوچھ پوچھ چلے گئے پر کوئی میری داد کو نہ پہنچا اور نہ کسی نے اسکی تہنیر کی خاتم نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھ یہ کام

اسکا پانی چو اوے گا آنکھیں تیری جیسی کی جیسی ہو جاوے گی اسی امید پر تیس برس سے اس پر میں بیٹھا ہوا رہا اسکی کتابوں اور کچھ کچھ جو انکا کہ اس سے نکلتا ہوں تو تمام بدن تھی بے لکھو کہ گوشت تک اور گوشت سے دیکر پوست تک درد کرتا ہے میناب ہو کر پھر اس میں جا بیٹھتا ہوں اور آہ سرد کہنے کہ یہی سخن کہتا ہوں اسی صورت سے کہتے ہی آئے اور کہتے ہی پوچھ پوچھ چلے گئے پر کوئی میری داد کو نہ پہنچا اور نہ کسی نے اسکی تہنیر کی خاتم نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھ یہ کام

این کتاب از جناب آقا میرزا محمد باقر خاں  
نویسند و در این کتاب به بیان احوال  
و مشایخ و اولاد ایشان پرداخته است

کہا کہ وہ امر کا کیا کرے مجھے وہاں ایک کام ضرور ہے پری نے کہا کہ ایک دن میں میرے  
وہاں بھی آتی ہوں ست گھبراؤ یہ کہہ کر اسنے اپنے کئی برادرانوں سے کہہ  
کر تم اسکو ایک تخت پر بٹھلا کر وہاں بیٹھا دو اسکو ایک تخت مرصع پر بٹھلا  
اڑے رات کے وقت وہاں جا پہنچے حاتم نے انکو کہا کہ مجھکو نہیں چھوڑاؤ  
تم رخت جو ہو جب کہنے حاتم کے وہ سب رخت ہوئے اور حاتم وہ سب  
نکلا اور اسی رخت کے پاس جا پہنچا کہ جس سے وہ آواز آتی تھی کیا وہ کہتا ہے کہ  
ایک پیر مرد وہاں لوہے کے چڑے میں جگنا ہے حیران ہوا اور ایک ساف  
کھڑا ہر پھر پوچھنے لگا کہ اسی بڑگت یہ آواز کیوں تیرے منہ سے ہر گھنٹی نکلتی  
ہے اور وہ کون ہے کہ حسنہ تجھے اس پر عین بند کر کر لٹکا دیا ہے یہ بات  
سنکر تیرے نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ اسی جوان میرا حوالہ کچھ مت پوچھ  
اور جو پوچھتا ہے تو میری عورت کو اس شہر پر میں بھجے کہتا ہوں حاتم نے  
کہا کہ میں نے قبول کیا اسنے کہا کہ میں احمد سوداگر ہوں جس وقت میں پیدا  
ہوا تھا اسوقت یہ ملک میرے باپ نے میرے نام سے آباد کیا تھا  
جب میں بڑا ہوا باپ بھٹکا اس شہر میں چھوڑ کر کسی نام میں تجارت  
کے واسطے گیا میں نہایت ثمنول خرچ تھا جو زر و جو اہر مال و متاع باپ  
نے مجھکو گزرا ان کے واسطے دیا تھا میں نے تھوڑے ہی عرصہ میں اڑا دیا  
محتاج ہو گیا فلاں غالب آیا اور باپ میرا اسی سفر میں مر گیا کچھ کر کے آیا میرے

## تہذیب و اخلاق

کہہ کر کہیں وہی لہجہ میں  
 لہجہ اس بات سے میں ہم  
 ہوا وہ طے نہ کر سکا کہ کیا  
 وہ میری جان کو دیا تھا چلا  
 وہ جس نے دنوں سے پھر آیا  
 کہ بعد سے یہی کی کہ  
 کہ وہی ہے یہی ہے

اور جو کہ ایک دین ہے  
جو کہ زمین میں نہ ہو جائے  
اس سے بڑھ کر کسی دین نہیں ہے  
جس کا نام ہے اس کے لیے  
ایک بارگاہ کو کہتے ہیں کہ  
مقام کی جیسا کہ اس نے  
نہایت ہی خوبصورت ہے

۴۱۰

کے لئے جو جاسمین میں ۱۷۱۱ء کی طرف سے لکھا گیا ہے

میں ایک جوان کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار

کہا کہ اگر کا کہو کہ مجھے وہاں ایک کام ضرور ہے پر میں نے کہا کہ ایک دن میں  
 وہاں بھی آؤتی ہوں مت گھبراؤ یہ کہہ کر اسنے اپنے کئی مرزاؤں سے کہو  
 کہ تم اسکو ایک تخت پر بٹھلا کر وہاں بیٹھا آؤ وہ اسکو ایک تخت مرصع پر بٹھلا  
 آئے رات کے وقت وہاں جا پہنچے حاتم نے انکو کہا کہ مجھ کو نہیں چھوڑو  
 تم رخصت ہو ہو جب کہنے حاتم کے وہ سب رخصت ہوئے اور حاتم وہ جسے  
 نکلا اور اسی درخت کے پاس جا پہنچا کہ جس سے وہ آواز آتی تھی کیا وہ کہتا ہے  
 ایک پیر مرد وہاں لوہے کے چرخبے میں ٹنگا ہے حیران ہوا اور ایک ساحل  
 کھڑا اور پھر چھپنے لگا کہ ای بزرگ یہ آواز کیوں تیرے منہ سے ہر گھنٹی بگھنٹی  
 ہے اور وہ کون سے کہنے تجھے اس چرخین بند کر کر ٹنگا دیا ہے یہ بات  
 سنکر بندہ نے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ امی جو ان میرا احوال کچھ مت پوچھو  
 اور جو پوچھتا ہے تو میری عورت کو اس شہر پر میں بکھڑے کہتا ہوں حاتم نے  
 کہا کہ میں نے قبول کیا اسنے کہا کہ میں احمد سوداگر ہوں جس وقت میں پیدا  
 ہوا تھا اسوقت یہ ملک میرے باپ نے میرے نام سے آباد کیا تھا  
 جب میں بڑا ہوا باپ مجھکو اس شہر میں چھوڑ کر کسی داب میں تجارت  
 کے واسطے گیا میں نہایت فضول خرچ تھا جو زر و جواہر مال و متاع باپ  
 نے مجھکو گزران کے واسطے دیا تھا میں نے تھوڑے ہی عرصہ میں اُڑا دیا  
 محتاج ہو گیا افلاس غالب آیا اور باپ میرا اسی سوغین مر گیا کچھ کر کے آیا میرے

میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار

تیسرا سوال

کہا کہ میں امی بنا چو تھا قصہ  
 لکھا اس بات سے میں چم  
 لکھا اس بات سے میں چم  
 لکھا اس بات سے میں چم

میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار  
 میں ایک کتاب کو دیکھا میں ہمارا بازار

بن کر دیکھتے ہیں کہ کیا وہ  
 خاتمہ نہیں ہے؟  
 ان پر غصہ کیا ہے اور کیا وہ  
 بے وقوف ہیں؟  
 ان پر غصہ کیا ہے اور کیا وہ  
 بے وقوف ہیں؟

اور ان کے پاس  
 اور ان کے پاس  
 اور ان کے پاس  
 اور ان کے پاس

پندرہ سوال

اس کا بھی بتا دیں  
 وہ ان کا نہیں سمجھتا  
 اس کا بھی بتا دیں  
 وہ ان کا نہیں سمجھتا

ہے تو آدھا خیر اسے کہا کہ بہت بہتر تو میرے ساتھ جنگل میں چل میں تیر ہی  
 جو نہیں ایک سلامی پھر دوں میں اس کے ساتھ بس جنگل میں آیا اور اس نے بڑا بڑا  
 بلو کر چراں ہو چلا چھنے لگا کہ یہ بڑا کسا ہے اسے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ  
 کہ کردہ اس درخت کے تنے میں گھس گیا اور اپنے بغل سے ایک تو بیا سرے کی کھال  
 اور ایک سلامی بھری اور میری آنکھوں میں بھیر دی فی الفور میں اندھا ہو گیا اور  
 اس سے کہنے لگا اسی عزیز کی کیا تو نے مجھے اندھا کیا وہ بولا جھوٹوں اور بد  
 کہوں کی ہی سزا ہے اگر آنکھوں کی بھارت چاہتا ہے تو اس نے بڑا میں  
 خود اور یہ سچ کہا کہ بدی مت کر کسی سے اگر کر لیا تو وہی باو گیا میں نے  
 بھری پوچھا کہ کچھ میری آنکھوں کا علاج کیا ہے اسے کہا کہ بعد ایک مدت کے  
 ایک جوان حق پرست ادا تو آگیا تو اس سے اپنا احوال کہنا وہ کہیں سے  
 آگیا کہ اس کے تیری آنکھوں میں اسکا پانی چھو اؤ گے گا آنکھیں تیری جیسی کی  
 تیریں ہو جاوے گی اسی امید پر تیس برس سے اس نے بڑا میں بیٹھا ہوا رہا  
 کہ ایک کتابوں اور کچھ کچھ جو اکتا کر اس سے نکلتا ہوں تو تمام بدن تیری ہے  
 لاکھ لاکھ تک اور گوشت سے لیکر پوست تک در در کرتا ہے پتیا ہ  
 ہر سین جان بیٹھا ہوں اور آہ مریں کر رہی سخن کہتا ہوں اسی  
 بات سے کہتے ہی آئے اور کہتے ہی پوچھ پوچھ چلے گئے پر کوئی میری  
 راز نہ پہنچا اور کسی نے اس کی تدبیر کی قائم نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھ بہ کام

اس کا بھی بتا دیں  
 وہ ان کا نہیں سمجھتا  
 اس کا بھی بتا دیں  
 وہ ان کا نہیں سمجھتا

اور جو کہ ایک دن اپنے  
بارخا پور میں بن کر رہا ہے  
اس کے پورے جسم پر ایک  
سبز رنگ کی لکیر ہے جو  
اس کے جسم پر ایک  
سبز رنگ کی لکیر ہے جو  
اس کے جسم پر ایک  
سبز رنگ کی لکیر ہے جو



[illegible]

نمبر سوال

بہتر سوال

سنا تو لیا وہ ایک بھائی  
 میں اسے شہزادی کے پاس  
 لے آئے مگر اسے اس کے بچے  
 پاس بٹھالیا جو ان کے  
 بیویوں کو زمین پر گرا  
 دیئے اپنے اپنے  
 ایک دم

[illegible]

جنگل و غاروں میں رہنے والے لوگ جو کھانسی سے پریشان ہو جائیں اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہو جائے تو ان کو کھانسی کا علاج یہ ہے کہ ان کو گرم پانی پینا چاہیے اور اس میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا جائے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔

ایک آدمی زور و گرویش کا کاروبار بنانے کے نزدیک آگیا تھا ہم کو بلانے کے لئے دروازے پر آئے ہیں آگے جو حکم ہو کرین ملنے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اور جو بونے آئے قائم کو دیکھتے ہی اس جوان کو بھول گئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر نئے پاس کسی زمین پر بٹھالیا پھر پوچھا کہ اسی جوان کہاں سے آیا ہے کیا نام ہے اور کیا مطلب رکھتا ہے تو اس نے کہا کہ میں طے کا بیٹا ہوں میں سے آیا ہوں اور نام ہے میرا پرزادہ جو اس کا نام سنا سخت سے اچھے کچھری ہوئی اور کہنے لگی کہ یہ بھی پرزادہ نام سنا ہے کہ تو میں کاشہزادہ سے بڑی مہربانی کی کہ یہاں قدم رکھنا یا بارے یہ کہہ کر آگیا سبب کیا ہے اور تھی نصیبت کیوں اٹھائی میں تو یونانی کی جگہ ہوں اور مجھے اپنا سرتاج عیاتی ہوں قائم نے کہا کہ یہ خبری رانی سے اور شاہ آباد سے آیا تھا اور اب صحرا و احمر کی طرف جاتا تھا اثناء راہ یہ کہا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان کسی درخت کے تلے غروبے مارتا ہے اور انکسین کہنے یہ میری بچھڑا ہے میری شتاب اگر نہیں تاب اب بدامنی کی بچھڑا ہے چھڑا کہ اسی جوان تو نے اپنا حال کون بتا دیا کیا ہے برائی خدا اپنا ماجرا سے کہہ آئے ام سرگدشت اپنی اور لٹھا رہی محبت اور مہربانی کی بیان کی اور کہا کہ ملک سات نکلا و حدہ کر کے گئی ہیں اور سات ہی برس گزر گئے کہ نہیں آئیں ہیں انتظار ہی میں آئے گا ناں و گرمان ہوں نہ طاقت ملے گی رکھتا ہوں نہ قدرت رہے گی سو اس کے چنے کے وقت انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہہ کہا تھا کہ خبر دو تو یہاں اگر کہیں

اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔

تیسرا سوال

یاد میں ہے کہ کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔

اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔  
اور اگر کھانسی سے پریشان ہو جائے تو اس کو گرم پانی میں لہسن کا تھوڑا سا ٹکڑا ملا کر پینا چاہیے۔

یہ سب میرے سامنے بیان کی اس واردات کو سنکر میرا دل بکھجھک گیا  
اور آنسو چپکنے لگے میں اس کے خاطر آیا ہوں اس واسطیکہ اسکا قول اسے  
یاد دلانوں شاید بھول گئی ہو اور اگر وہ اس امید پر مر جا دیکھا تو بڑا غصہ  
پڑ گیا انہوں نے کہا کہ اسی آدم زاد ہم اتنی قدرت نہیں رکھتے ہیں جو تیرا  
احوال جاکر اس سے کہیں مگر یہ کہ تجھے باندھ کر اس کے سامنے لجا دیں پھر  
جو تیری زبان پر آوے سو عرض کر یہ بات ہم بطور دوستی کے کہتے ہیں  
کیونکہ اگر ہم تجھے نجوئی لجا دیں شاید وہ ہم پر غصہ ہو کہ اس آدمی کو اس  
نجوئی سے کیوں لائے ہو حاتم نے کہا کہ جس نے مجھ سے بنے اس نے مجھ سے  
تہجم کو اس کے پاس لے لیا آگے میں ہوں اور میری محنت یا اس  
جو ان کی محنت عرض ایک دن الگ پری اپنے جس سے ٹھکر اس باغی طرف  
نازہ ادا ہے جی اتنی غی وے سے کہ سب استقبال کو آئے اور آداب  
بجائے الگ پری اگر محنت پر مجھ گئی اور وہ برہان جو اسکی مجلس نہیں  
کر بیوں پر قاعدہ سے برابر بیٹھیں پھر ہر زادن نے ہا میں آکر حاتم سے  
کہا کہ چلی تیرے تین ہم ملو کہ دیکھا دیں عرض لے آئے اور پھر وہ کے  
بہس بھلا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ جو تخت زرین پر دامنی جو تراپنے اور  
سور بچن کو کا دینا اور سے جو نے یکٹ عروذ ناز سے ہنسی ہے  
وہی انکس پر ہیست حاتم دیکھتے ہی غش کر گیا نب ہوشین آمانہ کی درگاہ

ایک آواز آئی یہاں اس  
یہ سب میرے سامنے بیان کی اس واردات کو سنکر میرا دل بکھجھک گیا  
اور آنسو چپکنے لگے میں اس کے خاطر آیا ہوں اس واسطیکہ اسکا قول اسے  
یاد دلانوں شاید بھول گئی ہو اور اگر وہ اس امید پر مر جا دیکھا تو بڑا غصہ  
پڑ گیا انہوں نے کہا کہ اسی آدم زاد ہم اتنی قدرت نہیں رکھتے ہیں جو تیرا  
احوال جاکر اس سے کہیں مگر یہ کہ تجھے باندھ کر اس کے سامنے لجا دیں پھر  
جو تیری زبان پر آوے سو عرض کر یہ بات ہم بطور دوستی کے کہتے ہیں  
کیونکہ اگر ہم تجھے نجوئی لجا دیں شاید وہ ہم پر غصہ ہو کہ اس آدمی کو اس  
نجوئی سے کیوں لائے ہو حاتم نے کہا کہ جس نے مجھ سے بنے اس نے مجھ سے  
تہجم کو اس کے پاس لے لیا آگے میں ہوں اور میری محنت یا اس  
جو ان کی محنت عرض ایک دن الگ پری اپنے جس سے ٹھکر اس باغی طرف  
نازہ ادا ہے جی اتنی غی وے سے کہ سب استقبال کو آئے اور آداب  
بجائے الگ پری اگر محنت پر مجھ گئی اور وہ برہان جو اسکی مجلس نہیں  
کر بیوں پر قاعدہ سے برابر بیٹھیں پھر ہر زادن نے ہا میں آکر حاتم سے  
کہا کہ چلی تیرے تین ہم ملو کہ دیکھا دیں عرض لے آئے اور پھر وہ کے  
بہس بھلا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ جو تخت زرین پر دامنی جو تراپنے اور  
سور بچن کو کا دینا اور سے جو نے یکٹ عروذ ناز سے ہنسی ہے  
وہی انکس پر ہیست حاتم دیکھتے ہی غش کر گیا نب ہوشین آمانہ کی درگاہ

نہر سوال

اس بات کے سنتے ہی وہ  
یہ سب میرے سامنے بیان کی اس واردات کو سنکر میرا دل بکھجھک گیا  
اور آنسو چپکنے لگے میں اس کے خاطر آیا ہوں اس واسطیکہ اسکا قول اسے  
یاد دلانوں شاید بھول گئی ہو اور اگر وہ اس امید پر مر جا دیکھا تو بڑا غصہ  
پڑ گیا انہوں نے کہا کہ اسی آدم زاد ہم اتنی قدرت نہیں رکھتے ہیں جو تیرا  
احوال جاکر اس سے کہیں مگر یہ کہ تجھے باندھ کر اس کے سامنے لجا دیں پھر  
جو تیری زبان پر آوے سو عرض کر یہ بات ہم بطور دوستی کے کہتے ہیں  
کیونکہ اگر ہم تجھے نجوئی لجا دیں شاید وہ ہم پر غصہ ہو کہ اس آدمی کو اس  
نجوئی سے کیوں لائے ہو حاتم نے کہا کہ جس نے مجھ سے بنے اس نے مجھ سے  
تہجم کو اس کے پاس لے لیا آگے میں ہوں اور میری محنت یا اس  
جو ان کی محنت عرض ایک دن الگ پری اپنے جس سے ٹھکر اس باغی طرف  
نازہ ادا ہے جی اتنی غی وے سے کہ سب استقبال کو آئے اور آداب  
بجائے الگ پری اگر محنت پر مجھ گئی اور وہ برہان جو اسکی مجلس نہیں  
کر بیوں پر قاعدہ سے برابر بیٹھیں پھر ہر زادن نے ہا میں آکر حاتم سے  
کہا کہ چلی تیرے تین ہم ملو کہ دیکھا دیں عرض لے آئے اور پھر وہ کے  
بہس بھلا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ جو تخت زرین پر دامنی جو تراپنے اور  
سور بچن کو کا دینا اور سے جو نے یکٹ عروذ ناز سے ہنسی ہے  
وہی انکس پر ہیست حاتم دیکھتے ہی غش کر گیا نب ہوشین آمانہ کی درگاہ

یہ سب میرے سامنے بیان کی اس واردات کو سنکر میرا دل بکھجھک گیا  
اور آنسو چپکنے لگے میں اس کے خاطر آیا ہوں اس واسطیکہ اسکا قول اسے  
یاد دلانوں شاید بھول گئی ہو اور اگر وہ اس امید پر مر جا دیکھا تو بڑا غصہ  
پڑ گیا انہوں نے کہا کہ اسی آدم زاد ہم اتنی قدرت نہیں رکھتے ہیں جو تیرا  
احوال جاکر اس سے کہیں مگر یہ کہ تجھے باندھ کر اس کے سامنے لجا دیں پھر  
جو تیری زبان پر آوے سو عرض کر یہ بات ہم بطور دوستی کے کہتے ہیں  
کیونکہ اگر ہم تجھے نجوئی لجا دیں شاید وہ ہم پر غصہ ہو کہ اس آدمی کو اس  
نجوئی سے کیوں لائے ہو حاتم نے کہا کہ جس نے مجھ سے بنے اس نے مجھ سے  
تہجم کو اس کے پاس لے لیا آگے میں ہوں اور میری محنت یا اس  
جو ان کی محنت عرض ایک دن الگ پری اپنے جس سے ٹھکر اس باغی طرف  
نازہ ادا ہے جی اتنی غی وے سے کہ سب استقبال کو آئے اور آداب  
بجائے الگ پری اگر محنت پر مجھ گئی اور وہ برہان جو اسکی مجلس نہیں  
کر بیوں پر قاعدہ سے برابر بیٹھیں پھر ہر زادن نے ہا میں آکر حاتم سے  
کہا کہ چلی تیرے تین ہم ملو کہ دیکھا دیں عرض لے آئے اور پھر وہ کے  
بہس بھلا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ جو تخت زرین پر دامنی جو تراپنے اور  
سور بچن کو کا دینا اور سے جو نے یکٹ عروذ ناز سے ہنسی ہے  
وہی انکس پر ہیست حاتم دیکھتے ہی غش کر گیا نب ہوشین آمانہ کی درگاہ

یاجا تو خواب ہو چکا میرا جان بون  
 سراب منہ منہ کسم بون سے بون  
 سراب منہ منہ کسم بون سے بون  
 سراب منہ منہ کسم بون سے بون

کی کہ ایک آدمی زاد گرو شس کا ما با باغ کے نزدیک آگیا تمام ہسک باندھ  
 کو باغ کے دروازے پر آئے ہیں آگے جو حکم ہو کرین ملنے کہا کہ اسکو چھوڑ  
 لے آؤ جو لے آئے عالم کو دیکھتے ہی اس جوان کو چھو لگی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر  
 اپنے پاس لے گئی زمین پر بٹھایا پھر پوچھا کہ سی جوان کہاں سے آیا ہے کیا نام ہے  
 تیرا اور کی مطلب رکھتا ہے تو اسنے کہا کہ میں علی کا بیٹا ہوں میں سے آیا ہوں اور  
 عالم نام سے میرا پریرا نے جو اسکا نام سنا سخت سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ  
 میں نے بھی تیرا نام سنا ہے کہ تو فیض کا شہزادہ ہے بڑی مہربانی کی کہ یہاں قدم رنج  
 ارایا ہمارے یہ کہہ کہ آجکا سب کیا ہے اور اتنی نصیحت کیوں اٹھائی ہیں تو  
 بڑی لوندی کی جگہ ہوں اور تجھے اپنا سر تاج جاتی ہوں عالم نے کہا کہ بہتر میری  
 مہربانی ہے اور شاہ آباد سے آیا تھا اور اب صحرا و اجڑ کی طرف جاتا تھا اٹھارہ  
 میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان کسی درخت کے نیچے فوسے مارتا ہے اور دیکھتا  
 ہند کے بہرے پر چھتا ہے مہرے عشتیاہ آگ نہیں تاب اب بدایک چہ میں  
 پوچھا کہ سی جوان تو نے اپنا حال کون بتا دیا ہے برا خدا اپنا ماجھ سے کہہ دے  
 تمام سرگداشت اپنی اور لکھتا ہی محبت اور مہربانی کی میان کی اور کہا کہ ملک سات  
 دنگا و ہد کر کے گئی ہیں اور سات ہی برس گزر گئے کہ نہیں آئیں ہیں انتظار  
 میں آج کلانا و گریان ہوں نہ طاقت چلنے کی رکھتا ہوں نہ قدرت دہنے کی ہو  
 کے پٹنے کے وقت انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہہ کہا تھا کہ خبردار تو یہاں اگر کہیں

اور وہ دیکھ کر  
 خام سے کہہ کر  
 کروہ اپنی جان کی  
 اور کوہ العا پر قدم  
 اور کوہ العا پر قدم  
 اور کوہ العا پر قدم  
 اور کوہ العا پر قدم

میسر اسوال

بادین پین خواب  
 سکا تو خدا کی  
 اسی نے کہیں سات و ہد کر  
 قلم سات و ہد کر  
 قلم سات و ہد کر  
 قلم سات و ہد کر

اور وہ وہاں  
 اور وہ وہاں  
 اور وہ وہاں  
 اور وہ وہاں



۱۔ احوال بہتر  
 ۲۔ اختیار کو  
 ۳۔ اختیار  
 ۴۔ اختیار  
 ۵۔ اختیار  
 ۶۔ اختیار  
 ۷۔ اختیار  
 ۸۔ اختیار  
 ۹۔ اختیار  
 ۱۰۔ اختیار

[illegible]





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

ساری رات ہی صورت تھی صبح کے جوہنے ہی وہ سب کے  
سب جہان سے آئے تھے وہاں پہلے گئے حاتم بھی وہاں سے آگے بڑھا  
زمین سفید پر جا پہنچا وہاں سفید سانپ بھی اسی طرح سے ساری  
رات اس کے گرد بیٹھے رہے بڑے کے ہوتے ہی بدستور پہلے گئے حاتم وہاں  
سے روانہ ہوا زمین سبز پر جا پہنچا وہاں بھی یہی حادثہ پڑا صبح کو پھر روانہ  
ہوا اور زمین سرخ پر جا پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ وہ زمین شکر فے سے  
بھی زیادہ سرخ ہو رہی تھی یہ کئی قدم چلا تھا طاقت چلنے کی بڑی  
جی میں سوچا کہ آگے کیونکر جاؤں پیاس کے مارے جان بلب  
ہوں پاؤں رقار سے رہے اور زبان گفتار سے تھک چکا ہو کر  
جی میں کہنے لگا کہ شاید یہی جگہ مرنے کی میری قسمت میں ہے  
اگر پھر تاجوں تو قوت نہیں اور اگر آگے جاتا ہوں تو مارا پڑتا ہوں  
لیکن خدا کی راہ میں غیر کے واسطے مارے جانے سے کوئی بات  
اچھی نہیں یہ سمجھ کر آگے بڑھا شاید وہ زمین کو سس گیا جو لاکھ روپے  
پاؤں میں پھولے پڑ گئے بے اختیار خاک پر گر پڑا بچو گرنے کے  
تمام بدن میں زخم ترس گئے اور جی ڈوب گیا اس نے میں ایک پیر مرد  
پیدا ہوا اور اس کو اٹھا کر کہنے لگا اسی حاتم ہیں وقت ہمت ڈالو بچا پتھر  
دلو وہاں سے دے اور وہ جہرہ چوٹھے اس خرس کی سی تھی دیکھتے

مختصر اسواں

گرمی سے اُس پر اثر پڑ گیا جو ن  
وقت اُدھی دوپہر پہنچا کاش  
سپینسٹ جاکر کی بو بکھر  
چٹکاڑا سا مارا جو اس دھڑ  
ہوڑ سے کہ منہ سے کشتاں  
پلک جھپٹنے سے اُدھو  
باہر چاقو سے اُدھو  
ناؤ کے اُدھو سے اُدھو  
کے اُدھو سے اُدھو  
کے اُدھو سے اُدھو



اس قدر حال تابا کر رہی ہے  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب

میں نے اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب

تیسرا سوال  
 میں نے اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب

لے آؤں یہ کہہ کر چھلکل کا ندھے پر رکھی اور پانی لاسنے گیا بعد ازاں  
 دم کے اس عورت نے اس کے بھائی سے کہا کہ میں نے تیرے واسطے  
 اسکے ساتھ رہنا قبول کیا تھا کیونکہ تیری صورت دیکھتے ہی دل میرا میری  
 اختیار میں نہ رہا نہیں تو ایسے بوزے کو میں کیوں قبول کرتی پس تجھ کو  
 بھی لازم ہے جو تو مجھے اپنی خدمت میں رکھے اسنے کہا کہ تم مجھ سے  
 بہن کی جگہ ہو یہ ہم سے ہرگز نہ ہو گا تب وہ کہنے لگی اسی جو ان اگرچہ  
 میں اسکی جو رہو ہوں تو تیری ہی محبت میں رہوں گی اور تجھے دیکھا کر دلی  
 اسنے کہا یہ بھی ممکن نہیں اس خیال فاسد کو اپنے دل سے دو  
 کر وہ اس بات کو شکر حال لگی اور کہنے لگی کہ اب میں تجھ پر تہمت  
 لگا کر تیرے بھائی سے کہوں گی کہ یہ مجھ سے تیرے پیچھے بد فعلی کیا  
 جاتا تھا اور لے بھاگتا چاہتا تھا نہیں تو اس بات کو گزر داسنے  
 کہا بہت بہتر جو چاہے سو کر پرین تیری نہ سنا تھا اسی گفتگو میں تھے  
 اور حاتم بھی ایک کونے میں کھڑا ہوا انکی باتیں سنتا تھا اتنے میں بڑا  
 بھائی چھلکل پانی سے بھر اچھا قریب آ پہنچا کہ اس عورت نے دیکھتے ہی  
 بال نکلے گھسٹے اور محال ہوئے سر میں خاک ڈالے مدان چلانے  
 اور چمچین مارنے لگی اسنے نزدیک آکر پوچھا بی بی میں پانی لینے گیا  
 تھا مجھ کو نہ کسی شیر نے کھا یا نہ کسی درندہ نے پیجا تو جو میرے واسطے

اس نے اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب  
 سب اس کے بیان سے متنب  
 وہ بول کر کہ بیان سے متنب

[illegible]

دو بار ایک حکومت بن کر ہو اور ایک حکومت بن کر ہو

میں تو اس کام میں دل بوجھا کر  
 سے کسی کرتا ہوں بلکہ اللہ جاننا  
 جو نہ خدا کو مقرر فرمے بہت کچھ  
 کہ تو یہ بتائی مراد کو پہنچا کر  
 طبعی باتیں کر کے اس کے دھندلے  
 ہوا کو کہہ کر اس کے خوف بھلا  
 کی مشربین کیلئے کار کیلئے دون  
 جگہ کے وقت فقرا و حاجت  
 کو جاننا تھا کیا دیکھتا ہے ایک

اس جوڑے کے دیکھتے ہی حاتم کے پانوں پر گر پڑا حاتم نے اس کے  
 لگا لپکا اور احوال جان لیا اور دیکھ کر اس کا سب کا سب اس کو کہہ سنایا اور  
 کہا کہ تو اسی طرح سے اس جادو مسخر کے سامنے نہ کر کہ کرنا اور کہنا کہ  
 یہ جوڑا میں لایا ہوں عرض وہ سپاہی اس جوڑے کو لیکر جادو مسخر کے پاس  
 گیا وہ اس کو دیکھ کر جی میں نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ یہ کام تیرا  
 نہیں ہے شاید کسی دوسرے نے مدد کی ہے اور اگر تو لایا ہے  
 تو وہاں کے ہر ایک مکان و مقام کا نشان دے اور وہاں کی کیفیت  
 سے آگاہ کر کہ جس سے تسکین دلی ہو جو ان نے حقیقت جون کی ہون  
 بیان کی اس نے کہا کہ سچ کہتا ہے تو یہ سب دست سے اس جا اور  
 سب سے سامنے کا مہرہ لاسنے کہا کہ اگرتو اس مرتبہ اس نازنین مہر جین کا  
 منہ دکھلا کر مجھے بھی طاقت ہو کیونکہ معشوق کے دیکھنے سے دل کو قوت  
 ہوتی ہے اس بات کو سن کر اس نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بابا اگرتو دم کے  
 واسطے اپنا چہرہ کھڑکی سے نکال اور اپنے عاشق کو ٹانگ دکھلا دے  
 نہ ان وہ کھڑکی کھول کر ناز واداسے جھانکنے لگی عرض ہسی دیکھا دیکھی میں  
 دن گزرا گیا جو ان نے کہا کہ اب میں سرخ سامنے کا مہرہ لینے جاتا  
 ہوں اگر تو کچھ ہنسے آگاہ ہے تو کہہ دے کہ وہ کس سرزمین پر اور کہاں  
 ہے اس نے کہا کہ یہیں ہے بنی بزرگوں کی زبانی سننا ہے کہ وہ کہہ خانہ کے

### تبہ اسواں

پہنچتے تھے کھانکے کھانکے  
 یا جو جو میں بھلا جاتا ہے  
 اسے دیکھ کر ڈر اور اپنے  
 جن جن کہنے لگے خدا جانتا ہے  
 کہ میں نے اپنے بچوں میں  
 جو میں نے اپنے بچوں میں  
 جو میں نے اپنے بچوں میں  
 جو میں نے اپنے بچوں میں

کہنا کہ کیا پانی یا اور کھانکے  
 کہنا کہ کیا پانی یا اور کھانکے  
 کہنا کہ کیا پانی یا اور کھانکے  
 کہنا کہ کیا پانی یا اور کھانکے









کے لئے کہ نام اس بادشاہ کے ہے  
کہ جس کی طرف سے وہ اپنے  
دشمنوں کو ہار دیا تھا  
اور ان کے سر پر تاج لگا دیا تھا  
اور ان کے ہاتھ میں تخت رکھ دیا تھا  
اور ان کے پاؤں میں جوتے پہنا دیے تھے

اسی شخص تو نے وعدہ کیا تھا اپنے گوشت کو اپنے کا اب دے  
 کہ میں کھاؤں اور اپنے گھر چلا جاؤں حاتم نے کہا کہ جہان کا گوشت  
 چاہے وہ کتنا مانگ لے اس نے کہا کہ اپنے رخسار کا ایک ٹکڑا  
 حاتم نے خنجر کھر سے کھینچا چاہتا تھا کہ اپنے رخسار کا گوشت کاٹے  
 اس نے بین بولا چکارا اسی جو انر و تہر ایسی جلدی مت کر یہ بات میں نے  
 آزمائش کے واسطے کہی تھی آؤ میں تجھ کو اور بری نانا پنا کو یہ کہہ کر وہ  
 دونوں انسانی صورت ہو گئے حاتم نے کہا اے میری عزیز کیا سبب ہے  
 تم ابھی جو ان کی شکل تھے اور انسان ہو گئے اس واسطے کہ میں دوں  
 جن کی قوم سے ہیں اور اسکے باپ کو اس واسطے کہ میں اس کی  
 بیٹی پر عاشق ہوں اور وہ اس کی شادی میرے ساتھ کرنا تھا اور  
 یہ اس لڑکی کا بھائی ہے یہ وہی ہے جسے جنتین کرتا ہے اب اسے  
 بھی مار ڈالو لنگا حاتم نے کہا اے میری جو ان تو اپنی بہن کی شادی اسکے  
 ساتھ کیوں نہیں کرتا اس نے کہا کہ میں اس کی بہن پر عاشق ہوں  
 یہ بھی اس کو میرے ساتھ نہیں بیاہ کرنا یہ قبول کرے تو میں  
 بھی قبول کروں میں نے کہا کہ میرا باپ جیتا ہے وہ راضی نہیں  
 ہوتا اس بات میں لاچار ہوں حاتم نے کہا کہ اپنے باپ کے  
 پاس مجھے لے چل میں اسے سمجھا دیکھا کر اسے راضی کر دوں گا عرض کرے

آدم زاد تو تھادے شہر میں  
یہیں بندہ خدا ہوں اور یہ  
کہا تو تھوں کہ میں کی قوم سے

نہیں اس سوال

جنگی کھانچا خانہ نے کہا یہ معلوم  
جو اراک تو اپنے لیے ہی ہے جواب  
سے کہ یہ جو ملک ہے اس کے  
غافل متا بہ اس بات کہ  
جی ہوئے کہا ان میں کیا تہمت  
میں نے اس عمر میں ہی کیا  
تو کھایا ہے میں فواید  
فان سے بھی کہ تم کو  
دون اور اس کے کہ  
نے کہا کہ

[illegible]

اور پھر کبھی اس طرف کو رخ نہ کر کے اتنے میں وہ منہ بہ منہ بیٹھتا ہے  
شعبہ کی طرف آہنچا لوگوں نے دیکھتے ہی قلعہ کے گرد آگ بھڑکا  
دی شعلہ ایسا بلند ہوا کہ قلعہ نظر آنے سے رہ گیا وہ ادھر  
ادھر پھرنے لگا اور ایک آواز اس بات کی کہ اسے ایسی نکلی کہ  
تمام خلقت وہاں کی تھر تھرا گئی اور بھاری زمین مٹک اٹھی جیسا کہ  
وہ اجل گرفتہ حاتم کے پاس جا پہنچا کہ اپنے تاک کر ایک تیرا یہ مارا کہ  
یہ کیا آگھہ میں ترازو ہو گیا وہ نیم بسمل کی طرح خاک پر تر پھنے لھا اور  
ایسے نوبے مارے کہ تمام جنگل تھر تھرا اٹھا نہ ان آگھہ کے یہ بھاگا کہ  
پہچے پھر نہ لکھا حاتم اس رخسار سے ٹھٹھا اور تمام رات وہیں کافی صبح کو  
رہے والے اس سستی کے آکر اس سے پوچھنے لگے اہی عزیز تو  
اسکو دیکھ کر کیوں نہ جیتا رہا اسنے کہا کہ میرے سر پر سایہ خدا کا تھا  
اسنے بچا لیا اور اس بلا کا نام بسمن تھا خدا کے فضل سے میں نے  
اسے مارا اور بتھارے سے دفع کیا انھوں نے کہا یہ بات ہم کیوں کر  
باد کریں حاتم بولا کہ آج کی رات تم سب کے سب قلعہ کی چھت پر بیٹھ  
کے جاؤ اگر وہ آج کی رات آوے تو تمھکو جھوٹا جانو اور نہیں تو سچا  
انھوں نے اس کے کہنے کے بموجب کہا وہ جاؤ صبح تک نہ آیا وہ  
سب کے سب حاتم کے پاؤں پر گر پڑے لاکھوں روپیہ اور سیکڑوں

پتہ اسوال

اور پھر کبھی اس طرف کو رخ نہ کرے اسے نہیں وہ منہ نہ پھیلاتے  
 شمشیر کی طرف اپنی لوگوں سے دیکھتے ہی قلعے کے گرداگ بھڑکا  
 وہی شعلہ ایسا ابلند ہوا کہ قلعہ نظر آنے سے رہ گیا وہ ادھر  
 ادھر پھرنے لگا اور ایک آواز اس باتھی کے سے ایسی نکل کی  
 تمام خلقت وہاں کی تھر تھرا گئی اور بھاری زمین مٹک ابھی کیا ایک  
 وہ اجل گرفتہ حاتم کے پاس جا پہنچا کہ اپنے تاک کر ایک تیرا سا مارا  
 ریح کی آنکھ میں ترازو ہو گیا وہ نیم بسمل کی طرح خاک پر تر پھنے لھا اور  
 ایسے نوبے مارے کہ تمام جنگل تھر تھرا اٹھا ندان اٹھ کر ایسا بھاگا کہ  
 پیچھے پھر نہ لکھا حاتم اس رخسار سے ٹھلا اور تمام رات وہیں کافی صبح کو  
 رہے والے اس سستی کے آکر اس سے پوچھنے لگے اخی عزیز تو  
 اسکو دیکھ کر کیوں مگر جیتا رہا اسنے کہا کہ میرے سر پر سایہ خدا کا تھا  
 اسنے بچا لیا اور اس بلا کا نام بسمن تھا خدا کے فضل سے میں نے  
 اسے مارا اور تمہارے سے مرع کیا انھوں نے کہا یہ بات ہم کیونکر  
 باد کرین حاتم بولا کہ آج کی رات تم سب کے سب قلعہ کی چھت پر بیٹھ  
 کے جاگو اگر وہ آج کی رات آوے تو مجھکو جھوٹا جانو اور نہیں تو سچا  
 انھوں نے اس کے کہنے کے بموجب کہا وہ جانور صبح تک نہ آیا وہ  
 سب کے سب حاتم کے پاؤں پر گر پڑے لاکھوں روپی اور سیکڑوں

افق رود گذار کسی خوشی  
آن که با غبار لب جان  
دی بسایه با چراغ بیان  
غفلت آن که از یاد دور  
عند قیاس اگر بهت است  
کلیک کتابت را آن غلوسه

اس بات پر وہ ان پر ہوا  
دل میں کہیں تھا کہ اس پر  
اس کی طرح میں ہوں  
ہو جا کا وہ ان سے ایسا

تعداد سوال

ایسا اور اسکے پاس میدان  
میں بڑا بگڑا گڑا کھلدا پایا اور  
بہت سی سیڑھیاں بچا بچا جب  
پتھر اتر رہی تھیں وہ جانور  
تھکاتھکاتے نظر آیا ایک  
جب

لڑکی سے پوچھا کہ تیری کیا مرضی ہے اسنے کہا کہ آج تک میں نے کس  
 نامحرم کو نہیں دیکھا اور پہلے پہل میں ہی نظر پڑا اس واسطے میں نے  
 اسکو قبول کیا اسنے کہا بہت بہتر مبارک ہو تجھے لیکن یہ پر ہے  
 تین قول پورے کرے اس بات کو سنکر میں بولا کہ جو کچھ آپ فرماؤ  
 میں بجا لاؤنگا اسنے کہا کہ پہلے تو نیک جوڑا پر ہی رو جاؤ اور کالاً پھر سرخ  
 سانپ کا مہرہ تیسہ تین کھوٹے کچی کے کڑا میں ڈال اور اپنے شہر  
 سلامت نکال اسوقت میں اپنی بیٹی تجھے دونگا یہ سوال اسکے سنکر  
 میں گھبرایا اور اسی پہانے سے اس بیابان وحشت اثر میں آہٹا  
 اب مارے بھوکھ اور پیاس کے اتنی طاقت نہیں جو اپنے وطن  
 کو جاؤں نہ یہ قدرت ہے کہ اسکے جواب دیکر اپنی معشوقہ سے ملوں دو  
 برس سے ماتہ بگولے کے چاروں طرف خاک اڑاتا پھرتا ہوں  
 حاتم نے کہا ای جوان میں برامی خدا یہ شرطیں پوری کر کے تیری  
 معشوقہ کو تجھ سے ملاؤنگا یہ بات میری یاد رکھ اور حق تعالیٰ نے ہی  
 واسطے مجھے پیدا کیا ہے کہ ہر ایک کے برے وقت میں کام آؤں  
 پھر سوچا کہ گیدزنے میرے زخم کے واسطے پریر و جانہ کا مغز دشت  
 مازندران سے لایا تھا اب مجھ کو بھی ضرور سوکرا اس جگہ میں چلوں  
 یہ سمجھ کر اس سے رخصت ہوا اور منزل مقصود کو چل نکلا تھوڑی دور جا کر

آئے وہ  
بہار سا چلا آنا ہے  
نہر ایک آبا خانہ نے چھپا کر  
کر اس جاذب کا نام ہے  
آغوش بانوں اور سحر  
رکھتا ہے ایک سر پہنچا کا  
سے اور چھوڑ کر انھی کے  
سے شعلہ ہے سر پہنچا کا  
ہیں گے کچھ کی آغوش میں  
نہر بے پناہ ہے کہ یہ کج بجا ہے  
نہر

کہا ای بندہ خدا تو ایسا پھوٹ پھوٹ کر کیوں روتا ہے اور آئینہ ورد  
 آئینہ پھر چوہہ تھامے تجھے ایسا کون کڑھتا کہ جسے ستایا اور اس بیابانین  
 قاتل دیا لازم ہے کہ تو جھکوا اپنے احوال سے آگاہ کرے جو ان اسکی تسلی  
 سے اور بھی ڈار دھین مار کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں مرد سپاہی  
 ہوں روزگار کے واسطے اپنے شہر سے نکلا تھا راہ بھول کر اس  
 ملک میں آچھپا اور اس بستی والوں سے پوچھنے لگا کہ اس بستی کے  
 مالک کا نام کیا ہے کسی نے کہا یا کہ اس شہر کا والی مسخر جادو کہلاتا  
 ہے اس سخن کے سنتے ہی میں ڈرا اور وٹان سے بھاگ کر ایک  
 جھنگ کی طرف راہی ہوا اتفاقاً راہ میں ایک باغ نہایت دلچپ و روح  
 افزا دکھائی دیا میرے دلو اس کے سیر کی یہاں تک رغبت ہوئی  
 کہ میں اس کے قریب آکر گھومتے سے اتر پڑا اور اندر آیا دو چار ہی  
 قدم اسکے اندر گیا ہر لگا لگا ایک غول کا غول پر یوں کا لباس ندی سے  
 جمع ہوتا ہوا نظر پڑا میں نے اپنی عقل سے معلوم کیا کہ شاید یہاں کسی  
 امیر کا نانا سیر کرنے کو آیا ہے یہ مناسب نہیں کہ کسی ناموس  
 کو نظر بد سے دیکھے یہ خیال کر کے وٹان سے بھاگا ان عورتوں نے  
 دودھ کر اپنی بی بی سے خبر کی وہ مسخر جادو کی جی تھی اس بات کو سنکر  
 مسند سے اٹھ بیٹھ کر ایک مکان اور آستین میں جلو کر بیگئی اور اپنے

جس نے تجھ لایا اور گھر میں بھیجی  
 جس نے تجھ کو اس باغ میں رکھا  
 جس نے تجھ کو یہ غول کا غول پہنا  
 جس نے تجھ کو یہ لباس پہنا  
 جس نے تجھ کو یہ غول کا غول پہنا  
 جس نے تجھ کو یہ لباس پہنا

کہتا تھا کہ میں نے اس کو  
 جس نے اس کو اس لباس پہنا  
 جس نے اس کو اس لباس پہنا  
 جس نے اس کو اس لباس پہنا  
 جس نے اس کو اس لباس پہنا

تیسرا سوال

اسے تین دانی سے آکر  
 کہا کہ ای خداوند شہزادی  
 نام خدا جو ان ہوئی ہے اور  
 اس شہر میں ایک کی  
 دامادی کے لائق کوئی آدمی  
 نہیں آتا یہ سب تو نہایت  
 بدوقت دارک کی نہایت  
 کامیاب معلوم ہوتا ہے کہ

کہ ایک آدمی نے اس کو  
 کہ ایک آدمی نے اس کو  
 کہ ایک آدمی نے اس کو  
 کہ ایک آدمی نے اس کو  
 کہ ایک آدمی نے اس کو

ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک  
 بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے اور اس کے  
 پاس سے ایک بڑے بڑے آدمی گزرتا ہے اور اس کے  
 پاس سے ایک بڑے بڑے آدمی گزرتا ہے اور اس کے  
 پاس سے ایک بڑے بڑے آدمی گزرتا ہے اور اس کے

جو ابرہین لدنی ہوئیں۔ اس نے شیعی بن اور یہی بات سن کر ہی میں نے  
 کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بیان بجا کر یہ اخذ الایا ہے میں کوہ القالی سیر کر  
 اور انگن بری کے دیکھنے کو جاتا ہوں سبب یہاں یہ ہے کہ وہ ایک  
 آدمی سے سات روز کا وعدہ کر کے وہاں گئی ہے اور سات برس  
 گزر گئے کہ وہ بیچارہ ایک درخت کے تنے اسکی یاد میں بے قاری سے  
 پڑ رہا ہے اور اسکی جان بھون پر آ رہی ہے میں اسواسطے جاتا ہوں  
 کہ اسکو سمجھاؤں کہ وعدہ کرنا اور اسکا وفا کرنا کہ یہ شیوہ اچھو نکا نہیں  
 ہے اس بات کو سنکر وہ شکر ادا میں اور کہنے لگیں کہ انگن بری  
 القاکے پہاڑ کی شہزادی ہے اسکو ایسی کیا ماضی تھی کہ وہ کسی  
 آدمی سے ملینکا اقرار کرنی معلوم ہوا تو سودا سی سے جو اس پہاڑ کے  
 دیکھنے کا اور اس سے ملینکا قطعہ رکھتا ہے قطع نظر اس کے اگر تو  
 وہاں جایگا تو کب جیتا بچکا حاتم نے کہا خیر جو ہو فی نہیں ہوئیں وہاں  
 بے گئے نہیں رہتا انھوں نے کہا اگر صحبت ہماری قبول کرے  
 اور آج کار ہنایا بیان غنیمت جانے تو کل ہم تجھے القاکے پہاڑ کی راہ  
 دکھا دیں گے اسنے کہا بہت اچھا کسی طرح سے یہ کام جو عرض  
 ان کے یہاں جہان رہا اور اس رات کو عیش عشرت میں بسر کیا  
 ہوتے ہی کوہ القاکا رستہ لیا وہاں اسکی ساتھی ہوئیں اور سات روز تک

رخت ہوا اور اسکی چوٹی جہان کی رات  
 شمس کی ذراں چار گھنٹی رات  
 ایک دور باغدار گشت کی رات  
 وہیں رہا وہ چار گھنٹی رات  
 گزرا ایک بستی کی طرف  
 اسکی گیم و زاری کی اور رستہ  
 کان میں پہنچی وہ وہاں  
 کہ اٹھ بیٹھا دیکھا اس پر  
 لکھا اور اسنے جی میں کہے

### تیسرا سوال

لکھا کہ اسی خانہ خدائی راہ پر  
 باز سے اور اس سے  
 کی آواز سنکر تخاص سے  
 خیر کو بجا جواب دیا  
 دنیا میں کیا شے دیکھا جس  
 سے خیر ہوئے کہ اپنی راحت

کہ چوڑا اور اس غنیمت سے کیا  
 نہ زبردستی اپنے سے کیا  
 کام و ذلیل بڑا سے کیا  
 یہاں سے جی جانی کا پیانچ  
 رات اور اس کا پیانچ  
 بیچ رہے ہیں اسکی  
 اور جا چکا کیا کیا ہے  
 چان خوشی رو سے کیا  
 ہے اختیار رو سے کیا









شہنشاہ اور ایک ملکان عالی  
پیشانی اور ہر دو ذال کر پای  
پیشانی اور ہر دو ذال کر پای  
پیشانی اور ہر دو ذال کر پای

و کجا تھا اور اس پر ہر کی  
زبانیں شفا خواہندہ ہیں  
کجا اور کہا کہ صاحب اس پر ہر  
شفا خواہندہ ہیں  
اور اس پر ہر کی

منہا بہت سی باتیں ہیں جو ان کی زبان سے نکلتی ہیں اور جو ان کی  
فہم سے پہنچتی ہیں اور جو ان کی فہم سے پہنچتی ہیں اور جو ان کی فہم سے پہنچتی ہیں





[illegible][illegible]





13

احوال  
 حیات میں مذکور ہے کہ  
 بادشاہ نے تم کو دیکھا  
 حاتم کو بھی اس کے سامنے لاکر  
 حیات کی شکل اور میں نے دیکھا  
 میں نے دیکھا اور میں نے دیکھا  
 جو ان تو آدم زاد و مجرب  
 شمشیر کی پوری یاد کام  
 عبادت کرتا ہے کہ جسے واسطے





نے پڑھ کر زبانا کر اسے جلد سمجھ میں باتیں ماقام مانگر کو بعد کئی دن کے  
 وہ دیوہ اب بیکر وہیں آ پہنچا اور اس سے کہنے لگی کہ حکم خود یوں ہے کہ اسکو  
 جلد در دولت پر پہنچاؤ اس سخن کے سنتے ہی وہ سہ پر بڑا دوسکو اپنے ساتھ  
 لیکر چلے اور یہ مشہر ایک سخت کو پھینکا ایک آدم زاد کو قتارہ وہاں پوری  
 شاہ کے حضور میں جاتا ہے یہ سنکر مہار بڑا دوسکو کی جی میں اپنے بھولوں  
 سے مشورت کی کہ بادشاہ کے ملک میں ایک آدمی جو بھرت و نہایت  
 سین پکڑا ہوا آتا ہے اسے دیکھا جائے کہ وہ کیسی صورت رکھتا ہے  
 ان سبھوں نے کہا کہ بہت بہتر اگر اسکو دیکھنا منظور ہے تو راہ ہی  
 میں دیکھ لو کہ وہ کیو جب وہ حضور میں پہنچے گا تب اسے کوئی نہ دیکھ سکے گا  
 اس بات سنکر وہ اپنی ماں کے پاس آئی اور باغ کے جائینا پہاڑ  
 کے زخمت ہوئی چنانچہ اس مشہر کا یہ دستور تھا کہ جو کوئی باغ کی سیر  
 جاتا سو چالیس روز تک وہاں رہنا عرض وہ بہر صورت وہاں سے روانہ  
 نہ ہو اور تھوڑی دور جا کر بھولوں سے پوچھنے لگی کہ اس جوان کو کیوں لکھو  
 میں سے ایک نے کہا کہ دریا کی قلم کے چوکیدار فلاں سے رستے سے  
 آئے ہیں اگر وہین چکر دیکھو تو بہت بہتر ہے اس بات کو سنکر  
 نے سبکی سب اسی سمت کو گئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شکر نہایت  
 شان پڑا ہے حسنا پری نے ایک پری کو کہا کہ تو جا کر ان سے پوچھ

دوسرا سوال

وہ دیوہ اب بیکر وہیں آ پہنچا اور اس سے کہنے لگی کہ حکم خود یوں ہے کہ اسکو  
 جلد در دولت پر پہنچاؤ اس سخن کے سنتے ہی وہ سہ پر بڑا دوسکو اپنے ساتھ  
 لیکر چلے اور یہ مشہر ایک سخت کو پھینکا ایک آدم زاد کو قتارہ وہاں پوری  
 شاہ کے حضور میں جاتا ہے یہ سنکر مہار بڑا دوسکو کی جی میں اپنے بھولوں  
 سے مشورت کی کہ بادشاہ کے ملک میں ایک آدمی جو بھرت و نہایت  
 سین پکڑا ہوا آتا ہے اسے دیکھا جائے کہ وہ کیسی صورت رکھتا ہے  
 ان سبھوں نے کہا کہ بہت بہتر اگر اسکو دیکھنا منظور ہے تو راہ ہی  
 میں دیکھ لو کہ وہ کیو جب وہ حضور میں پہنچے گا تب اسے کوئی نہ دیکھ سکے گا  
 اس بات سنکر وہ اپنی ماں کے پاس آئی اور باغ کے جائینا پہاڑ  
 کے زخمت ہوئی چنانچہ اس مشہر کا یہ دستور تھا کہ جو کوئی باغ کی سیر  
 جاتا سو چالیس روز تک وہاں رہنا عرض وہ بہر صورت وہاں سے روانہ  
 نہ ہو اور تھوڑی دور جا کر بھولوں سے پوچھنے لگی کہ اس جوان کو کیوں لکھو  
 میں سے ایک نے کہا کہ دریا کی قلم کے چوکیدار فلاں سے رستے سے  
 آئے ہیں اگر وہین چکر دیکھو تو بہت بہتر ہے اس بات کو سنکر  
 نے سبکی سب اسی سمت کو گئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شکر نہایت  
 شان پڑا ہے حسنا پری نے ایک پری کو کہا کہ تو جا کر ان سے پوچھ

وہ دیوہ اب بیکر وہیں آ پہنچا اور اس سے کہنے لگی کہ حکم خود یوں ہے کہ اسکو  
 جلد در دولت پر پہنچاؤ اس سخن کے سنتے ہی وہ سہ پر بڑا دوسکو اپنے ساتھ  
 لیکر چلے اور یہ مشہر ایک سخت کو پھینکا ایک آدم زاد کو قتارہ وہاں پوری  
 شاہ کے حضور میں جاتا ہے یہ سنکر مہار بڑا دوسکو کی جی میں اپنے بھولوں  
 سے مشورت کی کہ بادشاہ کے ملک میں ایک آدمی جو بھرت و نہایت  
 سین پکڑا ہوا آتا ہے اسے دیکھا جائے کہ وہ کیسی صورت رکھتا ہے  
 ان سبھوں نے کہا کہ بہت بہتر اگر اسکو دیکھنا منظور ہے تو راہ ہی  
 میں دیکھ لو کہ وہ کیو جب وہ حضور میں پہنچے گا تب اسے کوئی نہ دیکھ سکے گا  
 اس بات سنکر وہ اپنی ماں کے پاس آئی اور باغ کے جائینا پہاڑ  
 کے زخمت ہوئی چنانچہ اس مشہر کا یہ دستور تھا کہ جو کوئی باغ کی سیر  
 جاتا سو چالیس روز تک وہاں رہنا عرض وہ بہر صورت وہاں سے روانہ  
 نہ ہو اور تھوڑی دور جا کر بھولوں سے پوچھنے لگی کہ اس جوان کو کیوں لکھو  
 میں سے ایک نے کہا کہ دریا کی قلم کے چوکیدار فلاں سے رستے سے  
 آئے ہیں اگر وہین چکر دیکھو تو بہت بہتر ہے اس بات کو سنکر  
 نے سبکی سب اسی سمت کو گئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شکر نہایت  
 شان پڑا ہے حسنا پری نے ایک پری کو کہا کہ تو جا کر ان سے پوچھ









اور وہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا شکر خدا کر رہا تھا اتنے میں حاتم شفقت  
 سے اس کے سر پر ہاتھ پھرنے لگا اور دل میں خدا کو یاد کر کر دیں کہنے  
 یہ تیری ہی قدرت ہے کہ اٹھارہ ہزار عالم کو تو نے پیدا کیا اور ایک  
 صورت سے دوسری شکل کو ملنے لگا اتنے میں ایک سخت سی  
 زشت علی مانند اس کے ہاتھ میں لگی جب خوب خود کر کے دیکھا تو ایک  
 عورتی نظر پڑی وہیں وہ بیخ اس کے سر سے نکالی وہ کنایت جو ان  
 شس رو کی صورت ہو گیا حاتم متعجب ہو کر کہنے لگا کہ اسی ہندہ خدا پیہ  
 با بحیدت اور تو کون ہے کہ پہلے تیری صورت حیوان کی تھی اور  
 سس بیخ کے نکالتے ہی توان ہو گیا اسنے دیکھا کہ اس شخص  
 نے مجھ پر احسان کیا ہے اس سے اپنا احوال نہ چھپایا چاہئے اس  
 بات کو سوچ کر اس کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا اسی مدد پر ملک میں بنی  
 آدم نون تیری دستگیری سے اپنی اصلی صورت پر آیا حاتم نے کہا یہ  
 یہاں سب تھا کہ تیری صورت کہنے کی بن گئی تھی جو ان نے کہا کہ میں  
 ایک سو اگر کا بٹیا ہوں باب میرا بہت سال واسباب دیکر میں  
 میں گیا خدا وہ مال اسنے دیاں بچا اور وہاں سے کچھ مول لیکر نکلا  
 جن دیا اور سکی ذوق سے بیت ساتھی اٹھایا اور میرے تین تری  
 دھرم تیاہ دیا کہتے روز میرا بہر شربت جس کی کر گیا مال اسباب

دوسرا سوال

سب سے پہلے اس کے سامنے بیٹھا ہوا شکر خدا کر رہا تھا اتنے میں حاتم شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھرنے لگا اور دل میں خدا کو یاد کر کر دیں کہنے یہ تیری ہی قدرت ہے کہ اٹھارہ ہزار عالم کو تو نے پیدا کیا اور ایک صورت سے دوسری شکل کو ملنے لگا اتنے میں ایک سخت سی زشت علی مانند اس کے ہاتھ میں لگی جب خوب خود کر کے دیکھا تو ایک عورتی نظر پڑی وہیں وہ بیخ اس کے سر سے نکالی وہ کنایت جو ان شس رو کی صورت ہو گیا حاتم متعجب ہو کر کہنے لگا کہ اسی ہندہ خدا پیہ با بحیدت اور تو کون ہے کہ پہلے تیری صورت حیوان کی تھی اور سس بیخ کے نکالتے ہی توان ہو گیا اسنے دیکھا کہ اس شخص نے مجھ پر احسان کیا ہے اس سے اپنا احوال نہ چھپایا چاہئے اس بات کو سوچ کر اس کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا اسی مدد پر ملک میں بنی آدم نون تیری دستگیری سے اپنی اصلی صورت پر آیا حاتم نے کہا یہ یہاں سب تھا کہ تیری صورت کہنے کی بن گئی تھی جو ان نے کہا کہ میں ایک سو اگر کا بٹیا ہوں باب میرا بہت سال واسباب دیکر میں میں گیا خدا وہ مال اسنے دیاں بچا اور وہاں سے کچھ مول لیکر نکلا جن دیا اور سکی ذوق سے بیت ساتھی اٹھایا اور میرے تین تری دھرم تیاہ دیا کہتے روز میرا بہر شربت جس کی کر گیا مال اسباب



[illegible]

کتاب میں مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مال کا ایک سو روپے کا حصہ دین کو بخش دے اور وہ اس سے کچھ نہ لے کر رہ جائے تو اس کی عمر پندرہ سال تک بڑھ جاتی ہے۔

تم لو اور تین بجز سے خدا کی رافہ میں خرچ کر دیو یہ کہلو پھر اسنے جو باجر ادا قی  
دیکھا تھا سو سب از ابتدا اتنا اتنا ان کے سامنے بھجولی ظاہر کیا کہ میں  
اس سب سے غلات نے جنگل میں گیا تھا وہاں یہ تھا شاید دیکھا نہیں  
تو مجھے کیا کام تھا جو میں اُدھر جانا اور اُدھر قاصد بن کر واپس  
انھوں نے کہا کہ غیہ حرکت بنے بادشاہ کے خبر کئے کیونکر کریں آخر کار وہ  
سب اسکو بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ اسی  
شخص کیا دیکھا ہے تو نے سچ کہا اسنے کہا جیسا کہ پتا وہاں نے یوسف  
سوداگر کو اس طرح دیکھا ہے اور یہ پیغام اسنے میرے ہاتھ بھیجا ہے  
اس بات کو سنکر وہ بھی ہنس اور کہنے لگا کہ کیا کوئی ترے شہر میں  
خضد لینے کو حجام نہیں ملا جو تو یہاں آیا تو تو اچھا خاصہ پوچھے جا اپنی خضد  
لے کیونکہ اسے مرے شوہر سن خوں نے پھر تجھ سے ملاقات کیوں  
کر کی ایسی توف کہیں مردے بھی کسی سے ملاقات کرتے ہیں جو  
اسنے تجھ سے کی اور یہ حقیقت کہلا بھیجی اوسے کوئی اس  
دیوانے کو شہر بدر کر دے حاتم نے عرض کی کہ اسی بادشاہ عادل  
زمانہ دای دستگیر در ماندگان یہ اسرار الہی ہے جاننے والے  
ہاں اسکو دریافت کرتے ہیں کیا تم اتنا نہیں جاننے کو شہید ہمیشہ  
ذندور ہتے ہیں اور یوسف ایک مرد بخیل تھا وہ اس خستیت کے سبب

دوسرا سوال

پسینہ میاں پختہ سے راولپنڈی  
میں چنگ کے خانہ کے طور سے  
دونوں میں اس غور سے  
قلم کو ڈالا جو کون کونسا  
شکل کو کون کونسا  
دست و پید میں  
مالا مال ہو کر  
کے رخت جو اڑتے  
پسینہ میاں پختہ سے

[illegible]

نوشس ہوا اور کہنے لگا ایشمنج بہ لڑکی میں نے تجو ہی کو دینی اذیر بھی قبول  
نمنا لازم ہے کہ تو بھی قبول کرے حاتم نے کہا کہ ایک شرط سے میں جہاں  
چاہوں وہاں اسکو لیجاؤں کوئی میرا مزاج نہوا سنے کہا بہت اچھا  
اس بات میں مختار ہے تو جدھر چاہیے تھہر لیجا حاتم نے بھی اس  
سخن کو مانا پھر اسی گھڑی اسکے باپ نے اپنے گھر آنے کے رسوم  
کے موافق اسکا نکاح اسکے ساتھ بندھوا کر اسکا ماتہ حاتم کے ماتہ بن  
پکڑا دیا حاتم نے تین چھینے تک بریکٹ رات اسکا گہرا اسکے ساتھ  
میشس عشرت میں گذاری جب اس عورت کو پیٹ رہا تب حاتم نے  
اس سے کہا کہ اب تو مجھے رخصت دے اور ایک بات میری ضرور  
کہ میں میں کاربنے والا ہوں اور یہ نطفہ طے کے نطفے سے ہے اگر تو  
ہوے اور میں کے جانکا شوق کرے تو تو اسکو اس پتے سے  
میں بھیج دینا اگر لڑکی ہوئی تو کسی مرد بیک صورت فرشتہ مصلحت  
سے منسوب کر دینا اگر میں جیتا رہوں گا تو ایک بار پرتے پاس منور  
آؤں گا اور بوجہ بی خبر لوٹا اس وقت کی دو چار باتیں کر کے وہ اس  
سے رخصت ہوا بعد تھوڑے دنوں کے شہر چین میں جا پہنچا اور  
وہاں کے رہنے والوں سے پوچھنے لگا کہ اس شہر میں سوداگر وکالا  
مخبر کہاں ہے عرض پوچھتے پوچھتے وہاں جا پہنچا اور کہنے لگا کہ اس

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين أجمعين  
أما بعد  
فإن من جملة ما ينبغي  
على كل مسلم أن يعلمه  
أن الله تعالى قد خلق  
العالم كله في ستة أيام  
وخلق الإنسان في ستة  
ساعات وخلق النملة في  
ستة دقائق وخلق الحمار  
في ست ساعات وخلق  
البقرة في ستة أشهر  
وخلق الخيل في ستة  
سنوات وخلق البison في  
ستة سنين وخلق الغنم  
في ستة شهور وخلق  
الدجاجة في ستة أسابيع  
وخلق السمكة في ستة  
أيام وخلق العصفور في  
ستة ساعات وخلق  
النحلة في ستة دقائق  
وخلق الذبابة في ستة  
دقائق وخلق الديدان في  
ستة دقائق وخلق  
الجمل في ستة سنوات  
وخلق الفيل في ستة  
سنوات وخلق الأسد في  
ستة سنوات وخلق  
الثور في ستة سنوات  
وخلق الحصان في ستة  
سنوات وخلق الكلب في  
ستة سنوات وخلق  
القط في ستة سنوات  
وخلق الأرنب في ستة  
سنوات وخلق الضفادع  
في ستة سنوات وخلق  
السحرة في ستة سنوات  
وخلق الأفاعي في ستة  
سنوات وخلق الزواحف  
في ستة سنوات وخلق  
الطيور في ستة سنوات  
وخلق الأسماك في ستة  
سنوات وخلق الحشرات  
في ستة سنوات وخلق  
النباتات في ستة سنوات  
وخلق الحيوانات في ستة  
سنوات وخلق البشر في  
ستة ساعات

دوسرا سوال

باب ۱۰۰  
 باب ۱۰۱  
 باب ۱۰۲  
 باب ۱۰۳  
 باب ۱۰۴  
 باب ۱۰۵  
 باب ۱۰۶  
 باب ۱۰۷  
 باب ۱۰۸  
 باب ۱۰۹  
 باب ۱۱۰

[illegible]







نہ اندر جانے کا کیا دربانوں نے روک لگا کہاں جاتا ہے پہلے بادشاہ  
 پاس میں اور اس سے جواب و سوال کر پیڑ جہان چاہتا کوئی  
 نا حاتم نے اُن سے کہا کہ یہ کیا قول ہے تمہارے شہر کا بھائی ساؤ  
 ہر ایک شخص آدم دیتا ہے اور تم لوگ کیسے جو جو دیکھو دیتے ہو  
 ساؤن نے کہا کہ ایک فرارہ اس شہر کی چلنے سے رہ گئی ہے  
 اس لئے کہ یہاں کے بادشاہ کی ایک لڑکی ہے کہ اس کے روبرو  
 لیجائے ہیں اور وہ اس سے تین سوال کرتی ہے وہ جواب دے  
 میں سکنا آخر صبح کے وقت اسے سولی دیتے ہیں اس واسطے  
 اس شہر کا نام پیدا کر دیا گیا ہے کیونکہ یہاں کوئی مسخ جیتا نہیں  
 تھا آخر حاتم اُن لوگوں کے ساتھ ہو کر بلا چارہ ہی بادشاہ کے پاس  
 آیا اور جی میں یہی کہتا تھا کہ دیکھئے وہ کیا پوچھتا ہے جب یہ اس کے  
 سامنے گیا تب اس نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے کہاں سے آیا ہے  
 اور کیا نام رکھتا ہے اس نے کہا کہ میں بنی آدم ہوں اور ارادہ چین کے  
 چاہتا ہوں کہتا ہوں میرے نام سے تمہیں کیا کام اور کہا کہ اے بادشاہ  
 موائے تیرے کوئی ساؤن کو دیکھ نہیں دیتا بلکہ ہر ایک اپنے  
 غرض کے موافق جہانی کرتا ہے اس واسطے کہ بھلا کہلائے اور نام  
 اس کا ساتھ نیکی کے تمام عالم میں مانند آفتاب کے روشن رہے

دوسرا سوال

وہ جو کبھی گون سے دور کرنا  
 ہم وہیں جاتے کوئی نہیں سہا  
 اور وہ لڑائی کو ہار کر  
 پیاس بجھا دیا ہم نے اسے  
 کھانے کی چیزیں دیں کہیں  
 جہان میں کوئی تو غور نہ کر  
 حسین نہیں اور اسلامی  
 سب کو کھانا دیا

اور اپنے من و زبان سے کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے کچھ مانگا ہے اور وہ اسے عطا فرما دے گا۔ اور اس کے دل میں یہ خیال ہے کہ میں نے اپنے رب سے کچھ مانگا ہے اور وہ اسے عطا فرما دے گا۔ اور اس کے دل میں یہ خیال ہے کہ میں نے اپنے رب سے کچھ مانگا ہے اور وہ اسے عطا فرما دے گا۔

اول برادر کا کہ غائب ہے کہ میرے لڑکے باپ سے پاس آجین چاہیے کہ یہ ہوا  
ان سے بالکل اویان کرے تو بعد اسکے غازی جگہ میرا مال و جوہر بیچ دو  
میں پاس لڑتے اس کو ٹھاکر چاؤ نقد کر کا ایک نقد انہن سے میرے  
فرمان کو دے اور تین تھے خدا کی راہ میں خرچ کر جو کہ من کو کھلا  
لنگون کو کہ کتب سے فوہن کو خرچ راہ دے اس سے کہ تیرے توجہ سے  
من میں بھارت پاؤں اور ہمشین انکا ہون حاتم سے قسم لیا کر کہا کہ  
جو نیز اگر تیرے کام ہو جائی کروں اور اس فریاد کو نہ پہنچن تو اس سے  
سے پہاڑ ہون مایوس عازرات وہین رہا اور کچھ کو دے مجھ سے  
وہ تین وہ فریاد وہی دین یہ صبح ہوئی شبید اپنے بے مکان  
ہوئے وہ تمام چمن کی طرف روانہ ہوا ایک سات کے سر میں مل  
کہ وہ ترقین اخصائیات مکان پر چاہی چاکا و کجیسات لڑاکت شمس  
کوست پر کھڑا باقی جہاں سے اسنے اپنے تین اسکے پاس پہنچا اور  
برادر اسکے اختر سے ڈال لیکر باقی اپنے کوشت میں ایک سائب  
اشکی کی شونہ حد کی مانند منہ نما اور اس سے منہ کی کو کچھ کوشت میں  
بھینچ لیا اس سے رات کو دیکھ لیا تمام حوالی ملکوت نکار یہ فرمایا  
برادر کوشت جو اس سے تیب ہوا پس کو بیک و دن اسکے بل سے  
پر برائے برن کے کو بیابان فرجی جیجین کے یہ تیب سے اسے

جس کو تیرے پاس آجین چاہیے کہ یہ ہوا  
ان سے بالکل اویان کرے تو بعد اسکے غازی جگہ میرا مال و جوہر بیچ دو  
میں پاس لڑتے اس کو ٹھاکر چاؤ نقد کر کا ایک نقد انہن سے میرے  
فرمان کو دے اور تین تھے خدا کی راہ میں خرچ کر جو کہ من کو کھلا  
لنگون کو کہ کتب سے فوہن کو خرچ راہ دے اس سے کہ تیرے توجہ سے  
من میں بھارت پاؤں اور ہمشین انکا ہون حاتم سے قسم لیا کر کہا کہ  
جو نیز اگر تیرے کام ہو جائی کروں اور اس فریاد کو نہ پہنچن تو اس سے  
سے پہاڑ ہون مایوس عازرات وہین رہا اور کچھ کو دے مجھ سے  
وہ تین وہ فریاد وہی دین یہ صبح ہوئی شبید اپنے بے مکان  
ہوئے وہ تمام چمن کی طرف روانہ ہوا ایک سات کے سر میں مل  
کہ وہ ترقین اخصائیات مکان پر چاہی چاکا و کجیسات لڑاکت شمس  
کوست پر کھڑا باقی جہاں سے اسنے اپنے تین اسکے پاس پہنچا اور  
برادر اسکے اختر سے ڈال لیکر باقی اپنے کوشت میں ایک سائب  
اشکی کی شونہ حد کی مانند منہ نما اور اس سے منہ کی کو کچھ کوشت میں  
بھینچ لیا اس سے رات کو دیکھ لیا تمام حوالی ملکوت نکار یہ فرمایا  
برادر کوشت جو اس سے تیب ہوا پس کو بیک و دن اسکے بل سے  
پر برائے برن کے کو بیابان فرجی جیجین کے یہ تیب سے اسے

دوسرا سوال

جس کو تیرے پاس آجین چاہیے کہ یہ ہوا  
ان سے بالکل اویان کرے تو بعد اسکے غازی جگہ میرا مال و جوہر بیچ دو  
میں پاس لڑتے اس کو ٹھاکر چاؤ نقد کر کا ایک نقد انہن سے میرے  
فرمان کو دے اور تین تھے خدا کی راہ میں خرچ کر جو کہ من کو کھلا  
لنگون کو کہ کتب سے فوہن کو خرچ راہ دے اس سے کہ تیرے توجہ سے  
من میں بھارت پاؤں اور ہمشین انکا ہون حاتم سے قسم لیا کر کہا کہ  
جو نیز اگر تیرے کام ہو جائی کروں اور اس فریاد کو نہ پہنچن تو اس سے  
سے پہاڑ ہون مایوس عازرات وہین رہا اور کچھ کو دے مجھ سے  
وہ تین وہ فریاد وہی دین یہ صبح ہوئی شبید اپنے بے مکان  
ہوئے وہ تمام چمن کی طرف روانہ ہوا ایک سات کے سر میں مل  
کہ وہ ترقین اخصائیات مکان پر چاہی چاکا و کجیسات لڑاکت شمس  
کوست پر کھڑا باقی جہاں سے اسنے اپنے تین اسکے پاس پہنچا اور  
برادر اسکے اختر سے ڈال لیکر باقی اپنے کوشت میں ایک سائب  
اشکی کی شونہ حد کی مانند منہ نما اور اس سے منہ کی کو کچھ کوشت میں  
بھینچ لیا اس سے رات کو دیکھ لیا تمام حوالی ملکوت نکار یہ فرمایا  
برادر کوشت جو اس سے تیب ہوا پس کو بیک و دن اسکے بل سے  
پر برائے برن کے کو بیابان فرجی جیجین کے یہ تیب سے اسے

جس کو تیرے پاس آجین چاہیے کہ یہ ہوا  
ان سے بالکل اویان کرے تو بعد اسکے غازی جگہ میرا مال و جوہر بیچ دو  
میں پاس لڑتے اس کو ٹھاکر چاؤ نقد کر کا ایک نقد انہن سے میرے  
فرمان کو دے اور تین تھے خدا کی راہ میں خرچ کر جو کہ من کو کھلا  
لنگون کو کہ کتب سے فوہن کو خرچ راہ دے اس سے کہ تیرے توجہ سے  
من میں بھارت پاؤں اور ہمشین انکا ہون حاتم سے قسم لیا کر کہا کہ  
جو نیز اگر تیرے کام ہو جائی کروں اور اس فریاد کو نہ پہنچن تو اس سے  
سے پہاڑ ہون مایوس عازرات وہین رہا اور کچھ کو دے مجھ سے  
وہ تین وہ فریاد وہی دین یہ صبح ہوئی شبید اپنے بے مکان  
ہوئے وہ تمام چمن کی طرف روانہ ہوا ایک سات کے سر میں مل  
کہ وہ ترقین اخصائیات مکان پر چاہی چاکا و کجیسات لڑاکت شمس  
کوست پر کھڑا باقی جہاں سے اسنے اپنے تین اسکے پاس پہنچا اور  
برادر اسکے اختر سے ڈال لیکر باقی اپنے کوشت میں ایک سائب  
اشکی کی شونہ حد کی مانند منہ نما اور اس سے منہ کی کو کچھ کوشت میں  
بھینچ لیا اس سے رات کو دیکھ لیا تمام حوالی ملکوت نکار یہ فرمایا  
برادر کوشت جو اس سے تیب ہوا پس کو بیک و دن اسکے بل سے  
پر برائے برن کے کو بیابان فرجی جیجین کے یہ تیب سے اسے





میں کہہ دو یہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے  
 میں کہہ دو یہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے  
 میں کہہ دو یہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے  
 میں کہہ دو یہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے

خاطر جمع سے بیٹھ رہا اگر کسی کا جی تاشاد کہنے کو جا رہا ہو وہ میرے سامنے  
 رہے کسی نے جواب نہ دیا مگر اس رئیس کے لڑکے نے کہا کہ میں تمہارے  
 پاس رہوں گا تب اسکے باپ نے کہا کہ ایسا جان پدا یہ قبر مت کر کیونکہ میں  
 نے ترے واسطے اتنے روپے خرچ کئے اور تو ہی اسکے آگے جاتا ہے  
 وہ بولا کہ بابا جان تم نے تو مجھ کو اسکا خوالا آگے ہی مقرر کیا تھا اب کیا ہے  
 جو یہ ارشاد کرتے ہو میری رضا مندی اسٹی میں ہے کہ میں اس جہان  
 کے ساتھ جاؤں کیونکہ یہ چارہ مجھے اس موزی کے چنگل سے چھڑانا ہے  
 یہ عجیب مسلمان ہے کہ یہ غریب تم سبھوں کے واسطے جان بوجھ کر اپنے  
 یقین اُرد ہے کہ منہدین ڈالنے اور تم اسکو تنہا چھوڑے جاتے  
 ہو غرض اسنے ہرگز باپ کی نافرمانی اور بعد خوشی ہر ایسی بات کی قبول کی جب  
 دن آخر ہوا اور رات ہوئی تب وہ آقا بدستور سابق ان کے کان میں  
 پڑی سب کچھ ڈر گئے بعد تھوڑی دیر کے حلقہ قاتلہ کسبہ کے ہونڈ  
 ہوا اس صورت سے کہ نو آفتہ نو پاؤں نو منہد بدن میں ہیں اور لوٹنا  
 چلا آتا ہے دھواں اور شعلہ اسکے منہ سے نکلتا ہے رستے والے اس  
 گھاؤں کے کوس دو کوس کے تفاوت سے کھڑے جو دیکھتے تھے  
 ڈرے اور بھاگ گئے حاتم نے جو دیکھا کہ وہ آہی پہنچی فوراً اس چادر کو  
 آئینہ کے اوپر سے اٹھا دیا اسنے اپنی صورت اس میں جو دیکھی تو دم بھڑو کر

ایک سال سے میری حالت یہ ہے  
 سب سے زیادہ شایانی کا بہت  
 شاد و نوریت اور اسکا  
 سکا پاؤں پر اسکا  
 پوچھنے کے لئے کہیو ان مرد

دوسرا سوال  
 کہیو ان کے ہاتھ سے بچا  
 اس صورت سے ملا  
 اور وہ اسکا نام حاتم  
 اسنے کہا کہ اسکا نام حاتم  
 اسکی سے نہ مارا جاتا  
 اسکی سے نہ مارا جاتا  
 اسکی سے نہ مارا جاتا  
 اسکی سے نہ مارا جاتا

کو نہ بچے تب اسنے اپنے  
 کو نہ بچے تب اسنے اپنے  
 کو نہ بچے تب اسنے اپنے  
 کو نہ بچے تب اسنے اپنے

قویں تک کہ سوتے تالون اور  
جس صورت سے بنے مارون  
اس بات کو سنکر وہ خوش  
ہوا اور کہنے لگا کہ کیا  
شہر میں سونے کی  
میں نے سونے کی  
اور میں نے سونے کی  
اور میں نے سونے کی

بچا حاتم نے بوبو اسکی حقیقت سے آگاہ کیا اور کہا کہ ایک شرط میں تیری  
بالایا اب دوسری کہہ اسنے کہا کہ جو کی رات کو ایک آواز آتی ہے کہ وہ  
نام نہ کیا میں نے بوج کی رات میرے کام آتا اسکو سنکر حاتم وہاں سے  
وانہ ہوا اور سر بھرا چلا بعد چند روز کے وہ آواز اس کے کان میں پڑی  
تب اس کے کھوج میں رات دن پھر نے لگا کہ ناگاہ ایک لگاؤں نظر آیا  
وہ وہاں کے گریہ و زاری کر رہے تھے یہ آگے بڑھا اور اس خلقت  
سے پوچھنے لگا کہ تم سب کے سب کہو اسلے روتے ہو اور کیوں جانیں  
لہوے ہو کسی نے کہا کہ سنا توین تارخ پختہ ایک دن ایک بلا عظیم آتی  
ہے اور ایک آدمی کہا جاتی ہے اگر اس وقت کسی کو پناہ دے تو پھر تمام  
شہر جاؤدے چنانچہ اس مرتبے رئیس کے لڑکے کی باری تھی یہ  
سب اس واسطے آہ و زاری کرتے ہیں اس سخن کو سنکر حاتم رئیس کے  
پاس گیا اور اسے دلاسا دیا کہ تو خاطر جمع رکھ ترختے بیٹے کے  
دلے میں جاؤنگا اس جرات پر حاتم کی آفرین کر کے بولا یہی امر دوچار  
روز اس بلا کے آنے میں باقی ہیں حاتم نے کہا کہ اسکی صورت کیسی  
ہے اگر کسی نے دیکھی ہے تو مجھے بتا دے رئیس نے اسکی صورت  
زمین پر کینچ کر دکھادی حاتم نے کہا کہ یہ کانا نام ملو تو ہے یہ کسی کی ضرب  
سے نہ ماری جائیگی اور نہ کسی کی چوٹ کھائیگی ان اگر میرا کہنا قبول کرو

راج میں ایک  
عصہ میں ایک  
سور کا بنا اور سور کا چوڑا  
سور کا بنا ہے  
تیار کردہ سور کا چوڑا  
نظام کا سور کا چوڑا  
غرض یہ ہے

دوسرا سوال  
کلاس باب سناؤ اور یاد رکھو  
سناؤ اور یاد رکھو  
یہ آئندہ بنایا جائے گا  
پیشانی اس کا نام  
کیا چھوڑا گیا  
بڑا سا  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام

اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام  
اس کا نام

ابھی یہی بات کہی تھی کہ شاہی خانہ کا  
 اس وقت کہ وہ کہیں اپنے کام سے  
 واسطہ جان باریک بینی سے  
 بہت سے روئے اور شاہی خانہ  
 اور یہی بات کہی تھی کہ شاہی خانہ  
 شاہی خانہ کے اندر سے  
 شاہی خانہ کے اندر سے  
 شاہی خانہ کے اندر سے

اسنے کہا کہ میں انسان ہوں اور میت سے میرے بھائی تیرے یہاں  
 قید ہیں انھوں کو چھوڑ دے تو عین بندہ پروری و حسن ہے اس بات  
 کے سننے ہی فرو قاشش بادشاہ نے ان سبھوں کو بلوایا اور خلعت فاخرہ  
 سے سرفراز کر کے کچھ کچھ خرچ رادے دیکر رخصت کیا پھر آپ حاتم سے  
 کہنے لگا کہ اب ایک عرض اور رکھتا ہوں میں اگر اس بات کو قبول کیے  
 تب حاتم نے کہا کہ فرماؤ میں جان سے حاضر ہوں فرو قاشش بادشاہ  
 نے کہا کہ میری لڑکی بہت روز سے بیمار ہے اگر اسکو دیکھو اور کچھ دیکھ  
 کرو تو میں نہایت مساندہ ہوں اس بات کو سننے ہی حاتم اٹھ کھڑا  
 ہوا بادشاہ اسکو اپنے ساتھ محل میں بلگیا حاتم نے اس لڑکی کو  
 دیکھا کہ نہایت ڈبلی ہو رہی ہے اور رنگ زرد ہو گیا ہے کہا کہ تمہارا شربت  
 بنا لاؤ جو بہنیں بے لائے وہیں اس جہرے کو اسپین محس کرات  
 چاہو یا بعد ایک ہفت کے دست آنے لگے تمام دن تو وہ بہنیں گزارا شام  
 کے وقت کئی مرتبہ قحی کی اور غش ہو گئی فرو قاشش قرا اور کہنے لگا  
 یہ عزیز بیہ کیا حالت ہے کہیں ایسا بندہ کہ یہ مر جائے حاتم نے کہا کہ  
 انہی مدت کو خدا چھاکرے طہ نام رات اس طرح سے گذری صبح  
 ہوئی سب کو کو لگی حاصیاد کر کے کچھ نو سب جان فرمایا عرض پندار و  
 کے حرم میں آزار بالکل جاتا رہا چہرہ چکنے لگا حاتم نے بادشاہ سے کہا

اسنے کہا کہ میں انسان ہوں اور میت سے میرے بھائی تیرے یہاں  
 قید ہیں انھوں کو چھوڑ دے تو عین بندہ پروری و حسن ہے اس بات  
 کے سننے ہی فرو قاشش بادشاہ نے ان سبھوں کو بلوایا اور خلعت فاخرہ  
 سے سرفراز کر کے کچھ کچھ خرچ رادے دیکر رخصت کیا پھر آپ حاتم سے  
 کہنے لگا کہ اب ایک عرض اور رکھتا ہوں میں اگر اس بات کو قبول کیے  
 تب حاتم نے کہا کہ فرماؤ میں جان سے حاضر ہوں فرو قاشش بادشاہ  
 نے کہا کہ میری لڑکی بہت روز سے بیمار ہے اگر اسکو دیکھو اور کچھ دیکھ  
 کرو تو میں نہایت مساندہ ہوں اس بات کو سننے ہی حاتم اٹھ کھڑا  
 ہوا بادشاہ اسکو اپنے ساتھ محل میں بلگیا حاتم نے اس لڑکی کو  
 دیکھا کہ نہایت ڈبلی ہو رہی ہے اور رنگ زرد ہو گیا ہے کہا کہ تمہارا شربت  
 بنا لاؤ جو بہنیں بے لائے وہیں اس جہرے کو اسپین محس کرات  
 چاہو یا بعد ایک ہفت کے دست آنے لگے تمام دن تو وہ بہنیں گزارا شام  
 کے وقت کئی مرتبہ قحی کی اور غش ہو گئی فرو قاشش قرا اور کہنے لگا  
 یہ عزیز بیہ کیا حالت ہے کہیں ایسا بندہ کہ یہ مر جائے حاتم نے کہا کہ  
 انہی مدت کو خدا چھاکرے طہ نام رات اس طرح سے گذری صبح  
 ہوئی سب کو کو لگی حاصیاد کر کے کچھ نو سب جان فرمایا عرض پندار و  
 کے حرم میں آزار بالکل جاتا رہا چہرہ چکنے لگا حاتم نے بادشاہ سے کہا

دوسرا سوال  
 اسنے کہا کہ میں انسان ہوں اور میت سے میرے بھائی تیرے یہاں  
 قید ہیں انھوں کو چھوڑ دے تو عین بندہ پروری و حسن ہے اس بات  
 کے سننے ہی فرو قاشش بادشاہ نے ان سبھوں کو بلوایا اور خلعت فاخرہ  
 سے سرفراز کر کے کچھ کچھ خرچ رادے دیکر رخصت کیا پھر آپ حاتم سے  
 کہنے لگا کہ اب ایک عرض اور رکھتا ہوں میں اگر اس بات کو قبول کیے  
 تب حاتم نے کہا کہ فرماؤ میں جان سے حاضر ہوں فرو قاشش بادشاہ  
 نے کہا کہ میری لڑکی بہت روز سے بیمار ہے اگر اسکو دیکھو اور کچھ دیکھ  
 کرو تو میں نہایت مساندہ ہوں اس بات کو سننے ہی حاتم اٹھ کھڑا  
 ہوا بادشاہ اسکو اپنے ساتھ محل میں بلگیا حاتم نے اس لڑکی کو  
 دیکھا کہ نہایت ڈبلی ہو رہی ہے اور رنگ زرد ہو گیا ہے کہا کہ تمہارا شربت  
 بنا لاؤ جو بہنیں بے لائے وہیں اس جہرے کو اسپین محس کرات  
 چاہو یا بعد ایک ہفت کے دست آنے لگے تمام دن تو وہ بہنیں گزارا شام  
 کے وقت کئی مرتبہ قحی کی اور غش ہو گئی فرو قاشش قرا اور کہنے لگا  
 یہ عزیز بیہ کیا حالت ہے کہیں ایسا بندہ کہ یہ مر جائے حاتم نے کہا کہ  
 انہی مدت کو خدا چھاکرے طہ نام رات اس طرح سے گذری صبح  
 ہوئی سب کو کو لگی حاصیاد کر کے کچھ نو سب جان فرمایا عرض پندار و  
 کے حرم میں آزار بالکل جاتا رہا چہرہ چکنے لگا حاتم نے بادشاہ سے کہا

اسنے کہا کہ میں انسان ہوں اور میت سے میرے بھائی تیرے یہاں  
 قید ہیں انھوں کو چھوڑ دے تو عین بندہ پروری و حسن ہے اس بات  
 کے سننے ہی فرو قاشش بادشاہ نے ان سبھوں کو بلوایا اور خلعت فاخرہ  
 سے سرفراز کر کے کچھ کچھ خرچ رادے دیکر رخصت کیا پھر آپ حاتم سے  
 کہنے لگا کہ اب ایک عرض اور رکھتا ہوں میں اگر اس بات کو قبول کیے  
 تب حاتم نے کہا کہ فرماؤ میں جان سے حاضر ہوں فرو قاشش بادشاہ  
 نے کہا کہ میری لڑکی بہت روز سے بیمار ہے اگر اسکو دیکھو اور کچھ دیکھ  
 کرو تو میں نہایت مساندہ ہوں اس بات کو سننے ہی حاتم اٹھ کھڑا  
 ہوا بادشاہ اسکو اپنے ساتھ محل میں بلگیا حاتم نے اس لڑکی کو  
 دیکھا کہ نہایت ڈبلی ہو رہی ہے اور رنگ زرد ہو گیا ہے کہا کہ تمہارا شربت  
 بنا لاؤ جو بہنیں بے لائے وہیں اس جہرے کو اسپین محس کرات  
 چاہو یا بعد ایک ہفت کے دست آنے لگے تمام دن تو وہ بہنیں گزارا شام  
 کے وقت کئی مرتبہ قحی کی اور غش ہو گئی فرو قاشش قرا اور کہنے لگا  
 یہ عزیز بیہ کیا حالت ہے کہیں ایسا بندہ کہ یہ مر جائے حاتم نے کہا کہ  
 انہی مدت کو خدا چھاکرے طہ نام رات اس طرح سے گذری صبح  
 ہوئی سب کو کو لگی حاصیاد کر کے کچھ نو سب جان فرمایا عرض پندار و  
 کے حرم میں آزار بالکل جاتا رہا چہرہ چکنے لگا حاتم نے بادشاہ سے کہا





دوسرا سوال

[illegible][illegible]

حسن بانو نے کہا کہ دوسرا سوال  
 یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے  
 دروازے پر لکھا کہ میں آتا ہوں  
 اور دوسرے نے لکھا کہ میں  
 جاتا ہوں اس کی خبر لاس  
 چنانچہ اس شخص نے اپنے  
 دروازے پر لکھا کہ میں  
 جاتا ہوں اور دوسرے نے  
 لکھا کہ میں آتا ہوں

کہ چند روز میں شاید آجایا پہنچا حسن بانو کے لوگ اسکو دھتور کا ٹھونڈا ٹھونڈا  
 حویلی تک لے گئے اور حسن بانو سے عرض کی کہ حاتم صحیح سلامت آیا ہے  
 اسنے سنتے ہی اسے بلوا کر پردے کے پاس بٹھلایا اور پوچھا کہ کیا خبر لایا ہے  
 بہ اسنے کہا کہ ایک پیر مرد بھگتات میں ایک عورت نازنین پر عاشق ہو کر نکل  
 بن آٹھرا تھا اور پکارتا پھرتا تھا کہ کیا روک گیا میں نے دوسرے دفعہ کی ہوس سے  
 جو میں نے اسکو اسکی معشوقہ تک پہنچا دیا اب وہ آواز اسنے بھگت سے پہنچ  
 تی اس احوال کو سنکر حسن بانو نے اور اسکی دانی نے حاتم کی صحت اور  
 صحت پر آفرین کی پھر اسنے کہا کہ اب حسن بانو اب دوسری شرط کا بیان کر کہ  
 میں اسکی بھی سنی کروں اور دھتور کا ٹھونڈا ٹھونڈا اسنے نہایت رحم دلی اور مہربانی  
 سے کہا کہ اب حاتم تو بہت سے دکھ سہک آیا ہے قدے دم لے اور چند روز  
 آرام کر حاتم نے کہا کہ آرام تو مجھے اس روز ہو گا جس روز خدا کے فضل سے  
 تیرے ساتوں سوال پورے کروں گے یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور کاروان سہرا میں  
 جا کر اتھار دن تک میز شامی شہزادے کے پاس رہا تمام ماجرا اپنا اسکے  
 آگے ظاہر کیا پھر نو دین دن حسن بانو سے جا کر کہا کہ تیرا دوسرا سوال کیا  
 ہی خدا کے واسطے جلد ہی کہہ

دوسرا سوال حاتم گئے جانے کا اور اس شخص نے  
 دروازے کی نمٹ سے خبر لانے کا

حسن بانو نے کہا کہ اسکی جانب  
 سے سنا ہے کہ اسکی جانب  
 کی طرف ہے بس اتنی ہی بات  
 دریاخت کر کے وہاں سے چلے  
 جدا چل نکلا بعد ایک مدت میں  
 سنی چھٹی گئی تھی اس وقت ایک  
 جا پہنچا اور شام کے وقت ایک

دوسرا سوال

دو وقت کے غیب کا پورا پورا  
 ناک دروازہ میں ایک آواز سوز  
 اسکی طرف سے آواز سوز  
 میں اسکی طرف سے آواز سوز  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے

اسکی طرف سے آواز سوز  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے  
 آواز سوز میں اسکی طرف سے

افغانا اس کے قریب ہے  
جس سے مل کر وہاں  
سے دونوں ہین اس میں  
موجود تھا اور ایک مینیجے  
میں سے رخصت ہو کر  
کی رزک سے ملاقات کی وہ  
بہتے پاس پہنچی وہاں  
ہوا جو کہ ان دونوں کے  
کے پاس آیا وہاں انکو دیکھا







میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے



سے وہ جبار اور اسکے زور پر اس کی سب سے بڑی کچھ اسکے اثر کیا بعد میں روز کے وہ اثر و تمکیر کیا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ یہ بلا میں نے میت میں دروے نہیں ہوئی اور چوٹی سے دروے دور سے کے دیکھنے سے حیران تھا اور حاتم اسکے میت میں چین نہ جادو ظرف دروے جی

کے جانا وہ اُسے کہا ہی لیتا اور رات دن ستر لین طی کیا کرتا کہ ایک  
 حصے سے ایک اژدہا مانند پتھر کے نظر آیا یہ اسکو دیکھ کر گھبرا یا  
 لے سے باز رہا جو بنین اسکے پاس پہنچا وہ بن اسنے دم کیچنچا  
 ہر چند اپنے تین سنبھلا پھر نہ سنبھل سکا صاف اسکے منہ میں  
 بک کر اپنے تین اسکے پیٹ میں دیکھا تب سجدہ شکر بجالایا  
 ناشروع کیا خوب ہوا جو یہ تین میرا آؤدہ گناہ ایک ہنڈ خدا کے  
 را بنین تو یہ جامہ خاکی کسی کام کا منتحق تو یہ ہے کہ جو  
 تئیں راہ خدا میں ڈالے اور اپنا گھر برباد کرے اور آب  
 میں مشغول رہے تو برباد بنین ہوتا مگر وہ اسکے امتحان کے  
 پورے دیتا اگر وہ اس مصیبت سے بچا اور ثابت قدم رہا  
 کے گوہر راحت لے کھلا اسی طرح سے اپنے دل کو تسلی دیتا  
 ایوب کی مصیبتوں کو دھیان میں لاتا تھا کہ خدا کریم کار ساز  
 ہی آسان کرے گا غرض تین روز تک وہ اسکے پیٹ میں پھرا  
 ورنہ دھونڈا کیا راہ تو کہیں پناہی مگر آپ ہی اسکی  
 ہو گیا پر سانپ کے زہرنے جو اسکو اثر نہ کیا اسکا یہ سبب  
 اسکی جو رونے پر گزری میں ایک مہرہ باندھ دیا تھا اسکے  
 پاس رہے نہ وہ آگ میں جلے نہ پانی میں ڈوبے

پہلا سوال

دوست پر تو کو کہو کہ کس سے  
عجب وہ شکست ہوئے ہیں  
وہ ان سے روانہ ہوا توڑی ہی  
دو دو کی تھا ایک طالب نظر  
پر تو یہ ہے اختیار و دور  
ایسے کہتے ہیں جو چاہتے  
ہیں کہ ایک عجب ہے  
کام اور وہ

پہلے سے لکھا ہوا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ اسے اللہ کی رحمت سے مستفید کرے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا اور اسے جہنم سے بچا دے گا۔



وہ متفکر ہوا اور جی میں کہنے لگا کہ ہر ظالم میں کس بلا میں پڑا اب کیا کروں  
میں ایک کام کے واسطے اپنے شہر سے خلا ہوں اگر بیان اپنا یاد کر کے رنگ  
رلیان لٹاؤنگا تو وہ ان میر شامی میر انتظار کھینچ کے مر جاویگا میں خدا کو  
کیا جو اب دو ہنگا بادشاہ فرس نے جو پھر اسے سر بزاؤ دیکھا پوچھا ایجو ان  
خوش زور اگر اس بات کو قبول کر لیا تو قیامت تک پہنچتے جا بلکہ اسی  
بد مذہب میں مر جا لگا اسنے اس بات کا بھی جواب دیا اور سر اٹھا کر  
لڑیکھا تنہا فرس نے عقب سناٹ ہو کر اپنی قوم سے کہا کہ اسکو قتل  
خارین قال دو اور اسکے منہ پر ایک سیل سنگ خارہ کی رکھو اور خبردار  
رہو اس کلام کے سنتے ہی کہتے ہی دوڑے اور حاتم کو اس اندھیرے  
گڑھے میں بد کر کے اسکے منہ پر ایک بھاری سناچھو رکھ دیا وہ اس  
خارین بھوکا پیاسا میران تھا کہ سات دن کے بعد فرس کے بادشاہ  
نے پھر ایسے بھوکا کر اپنے پاس بٹھلایا اور سبھا سبھا کر کہا کہ اے حاتم میری لڑکی  
کو قبول کر وہ پھر سر بزاؤ ہوا اور اس سخن کو خاطر میں نہ لایا تب اسنے ایک  
خون ميوے کا سٹاؤ کر اسکے آگے رکھا وہ کھ کھاتا بے اختیار  
کھانے لگا جب خوب سا کچھ پیٹ بھر اسنے کہا ایجو ان اس پر  
پیکر کو اپنے شخا حین لا اور غار مذہبی کا اٹھا حاتم نے کہا کہ یہ مجھ سے  
برگز ہو سکتا انسان کو حیوان سے کیا نسبت اسنے پھر اپنے ریکھون

۲۴  
سے کہنا کہ اسے پھر اسی عاجیہ  
وزان و الفاظ نے اسطرح  
دراغ قید میں رکھا ہے کہ اب  
شب خواب میں وہ غم جان  
سربا نے کھڑکھڑایا ہے کہ اچانک  
نویں کیوں اپنی جان خواہ  
اس اندھے کوئے میں گونج  
ہے اور نہیں جانتا کہ تو کس  
دو اسطرح آیا ہے جب  
نہ کہہ گا

پہلا سوال

اس کام میں لگاؤ بھلا اسے  
کہا کہ ایسا تم پر تو عطا داری میں  
بسا غم سا لگے اور میں  
تو اسی قد میں ہر جا پہنچا  
عازم ہے کہ اس کا بھی کوئی  
ادھ تو لے لے اس کا بھی کوئی  
چھوٹی رخت دلو اس کا بھی  
جو اب دیکھتی ہو وہ بھلا  
میں جو اب دیکھتی ہو وہ بھلا

پیدا سوانی

سب ایک ہیں تو کچھ اندیشہ کر  
 اور میری دلگی بھی ہے مجاہد کا  
 کیونکہ ہر شے اپنے دو چار ہوسون  
 سے کسی کو تم کوئی کو اور کسی  
 اپنے لیے کچھ سے ستورہ اور بنی  
 بنا کر فلانے قربین بخشنا دینے  
 کی کو تباہی کر کے کسی کو زمین  
 کے لیے جو عالم کو دلاں سے اپنے  
 اپنے ہیں جس کو کچھ

بازار اور کھنے کا بیونس نو  
سے بازار کی کوئی چیز اور کھانے  
سے کھانے کی چیزیں اور کھانے  
سے کھانے کی چیزیں اور کھانے

کہاں بہ میرا بولہ بیان ست نغری دور چکر دو۔ سے ملین گے تو باہیں  
باغ کی راہ کو تھرہ کر داہنتے۔ سستے پر ہو لینا یقین ہے کہ وہیں پہنچنا اور  
سنا۔ حاکم کی لجا کر پنی اسکو دعائیں دینی جو پنی اپنی اور وہ بھرتیا بھی است  
رفتہ ہو اپر وہ دونوں اسکی ہوا تروسی اور سخی دست پر مشرک کشت تے  
خاتم وہ۔ ہی تہم ہر جا ہوا کہ دود کے باعث سے پانوں لڑ لکھنا تے نہا  
ایک درخت کے نیچے کہ تہ پنے لکھا وہاں یکت کیدہ کی مادہ سخی اور وہ  
اپنی مادہ سمیت نہ ایک کی تہ مشرک کے واسطے کیا معاہدہ وہ چار لکھو می  
کے جو چ۔ یکت کرنا اور حاکم کو اپنی جگہ پر تڑپتے پایا تب مادہ اسے  
کہا کہ یہ آدمی زاد کہاں سے آیا ہے اب اس مکان کو تھرہ پایا چاہت  
کیونکہ جو زمین سے نہ اوقت کس طرح ہو اور صحت کبشت مٹا شہور  
بہ آدمی سے میوان کو کیا نسبت کیدہ تے کہا ایا وہ شاید یہ جو ان  
سبب نہ تہم تے۔ درخت بہیہ کی بڑ لکھا تے اب چ تھرہ کے دور سے  
سورہ نہ تے سببے کہ تھرہ اب او تڑپ کر تہ دیتا تے۔ وہ بولی کہ تہ  
کہو کہ وہ۔ وقت کیدہ اسے کہ کہ تہ تے اپنی بڑگون کی زبانی سناتے  
کہ غلامی تہو تہ فراتہ بڑ سس معاہدہ تہم کہہ ہو کہ وہ اس درخت  
کے تے انہیں کہنے کا سوا وہ تہو تہ تہ۔ وہ دن بھی تہ تہ  
تہ کہہ کہ تھا حال سبب کہ وہ بولہ یہ تہ تہ شہرہ تہ تہ تہ

پہنہ سول













کی قسم ہے و س سوال کون سے ہیں مجھ سے کہو تب حسن بانو بولی پہلا  
سوال تو یہ ہے کہ کیا رہین نے دیکھا ہے اور دوسری دفعہ کی ہوس سے  
اسکا جہ اب دے اسنے کہا کہ وہ کہاں سے اور کب سے یہ سہی کہتا ہے یہ  
بات سنکر وہ ہنسی اور کہنے لگی کہ کیا خوب اگر میں جاتی تو تجھ سے کیوں  
پوچھتی شہزادہ اس بات کو سنکر اپنے گریبان میں سر ڈال کر رہ گیا اور  
جی میں کہنے لگا اب کیا کروں بن دیکھے ہوئے مکان کی طرف کیوں کر جاؤں  
تب حسن بانو بولی ایگزیز اگر یہی اندیشہ ہے تو میرے دیکھنے کے خیال کو  
دل سے اٹھا دے اور جہان چاہے وہاں چلا جا پورا اسنے کہا ای سر پانا ز  
میرے حق میں تیرے شہر ہی کا رہنا اچھا ہے اور یہیں کے کوچوں کا مرنا  
مبارک ہے یہ سنکر اسنے کہا ہم ایسے یادہ گو کو اپنے شہر میں رہنے نہیں  
دیتے اگر آپ سے جاتا ہے تو جانہیں تو بے حرمت ہو کر نکلے گا شہزادہ  
اس گفتگو سے بایوس ہوا اور ایک برس کا اسنے وعدہ کر چلنے کا قصد  
کیا تب سوداگر بچی نے جانا کہ یہ اپنا نقد دل بیان کھو چکا ہے توڑے بہت  
روپیہ خرچ راہ دے اور نام پوچھا اسنے کہا ستر شامی ندان روتا پیتا سر  
بھرا ہوا کسی جنگل میں جا کر کبچو بنس و بنا کو کسی پھاڑ سے سر ٹکرا کر کبچو رو دیا  
پر قدم بڑھا جسے جی جاتا تھا اور بھی اس قندہ انگیز کے بیان اسی صورت  
سے کہتے ہی شہزادے وزیر زادے آئے اور انھیں ساتوں سوال میں

عزیزانہ چو کہنے کا فہم ہے سوال کون سے ہیں مجھ سے کہو تب حسن بانو بولی پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا رہین نے دیکھا ہے اور دوسری دفعہ کی ہوس سے اسکا جہ اب دے اسنے کہا کہ وہ کہاں سے اور کب سے یہ سہی کہتا ہے یہ بات سنکر وہ ہنسی اور کہنے لگی کہ کیا خوب اگر میں جاتی تو تجھ سے کیوں پوچھتی شہزادہ اس بات کو سنکر اپنے گریبان میں سر ڈال کر رہ گیا اور جی میں کہنے لگا اب کیا کروں بن دیکھے ہوئے مکان کی طرف کیوں کر جاؤں تب حسن بانو بولی ایگزیز اگر یہی اندیشہ ہے تو میرے دیکھنے کے خیال کو دل سے اٹھا دے اور جہان چاہے وہاں چلا جا پورا اسنے کہا ای سر پانا ز میرے حق میں تیرے شہر ہی کا رہنا اچھا ہے اور یہیں کے کوچوں کا مرنا مبارک ہے یہ سنکر اسنے کہا ہم ایسے یادہ گو کو اپنے شہر میں رہنے نہیں دیتے اگر آپ سے جاتا ہے تو جانہیں تو بے حرمت ہو کر نکلے گا شہزادہ اس گفتگو سے بایوس ہوا اور ایک برس کا اسنے وعدہ کر چلنے کا قصد کیا تب سوداگر بچی نے جانا کہ یہ اپنا نقد دل بیان کھو چکا ہے توڑے بہت روپیہ خرچ راہ دے اور نام پوچھا اسنے کہا ستر شامی ندان روتا پیتا سر بھرا ہوا کسی جنگل میں جا کر کبچو بنس و بنا کو کسی پھاڑ سے سر ٹکرا کر کبچو رو دیا پر قدم بڑھا جسے جی جاتا تھا اور بھی اس قندہ انگیز کے بیان اسی صورت سے کہتے ہی شہزادے وزیر زادے آئے اور انھیں ساتوں سوال میں

شرح قصے کا

من اب اسم زبیدہ کو کہنے  
و اسقدر کلمات کہتے کہ وہ  
انف کی حالت دیکھ کر روتا  
کہ اسنے اپنے دل سے کہا کہ  
تو جو ان کو بھارت بھارت  
کے خلاف دھڑکتے ہو تو  
کسی سے انھیں کوئی فائدہ  
نہیں ہے

اور اسنے اپنے حال کی  
کہانی سن کر کہیں کہیں  
دور سے ٹانگے مارنے  
کی بات کی کہ اسنے  
اسکی طرف اشارہ کیا  
کہ اسنے اسکی بات  
سن کر کہیں کہیں  
دور سے ٹانگے مارنے  
کی بات کی کہ اسنے  
اسکی طرف اشارہ کیا



Handwritten text in the top margin, written diagonally.

Handwritten text in the left margin, written vertically.

اسکو نہ لے سکیجے اس کی مثل آیت باقرہ سے خوش ہوں اور آداب  
بجائے کر عرض کرے لکھی کہ اگر حکم ہو تو یہ لکھ دے اس دولت قیاس کو  
راہ خدا میں تعریف کرتے بادشاہ نے پروا لگی دی اور اس سے زلفت  
ہو کر دولت خانہ کو تشریف لے گئے تھوڑے لوگ سپاہ لے سکی تھے  
کے واسطے وہاں چہرے اسنے اس دور سے ایک مسافر خانہ عایش  
بنو کر ایک مسافر کو کھانا پکڑا نقد جس عینی اور زلفت کرنی چاہو نہ کہیں  
کا ارادہ کر کے اسکے شہر میں آنا تھا یہ اسکو موافق ہو سکی نقد کے فرقی  
دیکر زلفت کو دیتی تھی کتنے دنوں میں مسافروں نے یہ چلن اور وصف اسکا  
بہت گناؤں گناؤں مشہور کیا کہ ایک نئے شہر میں ایسی ایک لڑکی  
پیدا ہوئی ہے اور سخاوت اور سرفرازی اس قدر کہتی ہے کہ ہر ایک خدا  
کے بندے کا سراپے بار اسان سے بچھا دیتی ہے اور اپنی شیریں  
سخنی سے ہر ایک بشر کو غلام کر لیتی ہے جن کو یہ ہے کہ نہ ایسی شئی ہے  
نہ دیکھی اور نہ کبھی اسکے امانت دار اور دیانت دار ہیں کہ ہر ایک محتاج  
غریب کو روپے اور اشرفیوں سے نہال کر دیتے ہیں نام اسکا اب  
اس زمانے میں سخاوت و رحم کے باعث چاند اور سورج سے بھی زیادہ  
نئے ہیں جز رفتہ رفتہ شہر خازم میں پہنچی وہاں کا بادشاہ بھی شکر  
ساختم اور ملک وسیع رکھتا تھا ایک بیٹا اسکا منیر شاہی نام جو وہ برس کا

Handwritten text in the bottom left margin, written diagonally.

Handwritten text in the bottom right margin, written diagonally.











اور محادثہ دارین حاصل کریں  
 کہ اور کی خدمت میں جا  
 تم دونوں اس کے بزرگوارینک  
 ایفوزنداجی جی جاترہاں  
 بانو کو دیکھنے کی  
 جہان جابا جاترہاں  
 عورت پریشان بہت  
 اس وقت اس دربار  
 اس کا کہہ دے اور اس کی  
 اس کا ایک دن بدلتا

چاہے وہاں رہ کچھ اندیشہ خاطر میں نہ لاجو چاہے سولیا حسن بانو آو  
 بجا لاکر عرض کرنے لگی کہ ایچند اوند اس غلام کو شہزادوں میں شمار کیے  
 تو کسی عمدہ خطاب سے سرفراز فرمائے تاحرمت و عزت زیادہ ترے  
 کہ یہ ام نام میرا لایق نہیں جہان پناہ نے اس سخن کو پسند کیا او  
 اسکا نام ماہ روشاہ رکھا پھر فرمایا ایفوزند او سمند وہ جنگلی بیابا  
 سے بہت دور ہے جی چاہتا ہے کہ ایک شہر اپنے نام سے تو پیش  
 کے قریب آباد کرے اور اس میں بھجی رہے اسنے پھر عرض کی کہ جہا  
 پناہ نہایت دلچسپ ہے سوائے اسکے نزدیک داراٹ ملت کے  
 دوسرا شہر آباد کرنا ترک ادب ہے امیدوار فضل و کرم کا ہوں  
 سمارون کو محض سے ارشاد ہو جو وہ جلد اس جنگلی میں شہر  
 بسا دین بادشاہ نے انکو حکم کیا بلکہ فرمایا کہ ہر ایک کارکن جاوے اور  
 اس شہر کے آباد کرنے میں مشغول ہووے وہ بھی ایک مہینے میں  
 تین بار محض میں جڑے کے لئے آیا جایا کرتی تھی اور ہر روز راج  
 مزدورون کو انجام دے دیکر تعید کرتی تھی کہ جلد ہی کرو معطل نہ ہو  
 دسے رات دن اسکے بنانے میں لگے رہتے تھے بعد دو برس کے  
 ایک شہر عظیم آباد کیا نام اسکا شاہ آباد رکھا کار گیرون کو بہت سا  
 انجام و نفع دیکر یہ نصیب پھر تو حسن بانو اکثر بادشاہ کی خدمت میں جاہن

بیگم حسن بانو نے عرض کی کہ  
 خداوند ایک نوائے دولت کی  
 قدیموس سے نوائے دولت کی  
 جہان حاصل ہوئی ہے جہان کی  
 جہان پناہ کے ہمراہ رکاب

شروع قصہ ۵

چلنا اس بات کے سوا  
 یہ سننے میں کیا چیز ہے  
 یہ کہان اور اس دولت  
 ہفتی کے ہفت شاہون چہ  
 جہان کی کراہت شہجانب  
 جہان کی صورت کو بکھاروا

نہیں لیکن اس کے ساتھ  
 بادشاہوں کے دربار  
 بادشاہوں کے دربار  
 بادشاہوں کے دربار  
 بادشاہوں کے دربار

بادشاہ بن گھنہ کو کہ آداب و تہذیب  
 سچا تھا اور وہ ان کے تہذیب و تہذیب  
 بادشاہ کے اسیدوار معری کی بیوی  
 جو اور شفقت سے دیکھ کر خوش  
 رہنے والے تھے اور اس کے  
 سب سے پہلے وہ کاغذ باندھ کر خوش  
 کرنے لگی تھی کہ میں گریز  
 کا بیٹا ہوں قتل کا جیسا کہ  
 گھنہ کے غلام نے شہر کے قریب  
 جانا یہ سب سے پہلے  
 سے ہی اس کے پاس  
 کہاں مرتے رہتا تھا آج  
 کی مدد سے حاصل ہوئی جو

وہ سب کے سب حسن بانو کو دیکھ کر خوش ہوئے اور ایک خیمہ بہت بڑا  
 کھڑا کر کے آپس میں رہنے لگے بعد اُس کاروبار کے جب اُس نے فرصت  
 پائی تب وہ پھر شہر میں آیا اور ایک سردار معمار سے ملاقات کر کے  
 کہنے لگا کہ تم معذور بے کاری گروں کو اپنے ساتھ لیکر غلامانہ جنگل میں  
 چلو مجھے کچھ نم سے کام ہے اُسے یہ بات قبول کر کے اپنے علی سمیت  
 ہمراہی اُسکی اختیار کی وہ ان کو اپنے ساتھ لئے ہوئے حسن بانو کے  
 پاس آیا اُسے بہت سی منی اور انعام دیکر حکام کے واسطے بلوایا تھا  
 اُس خنک میں لگا دیا بعد چوتھ چھینے کے جب ایک حویلی شستوی سی  
 بنوا چکی تب معماروں سے کہنے لگی کہ اب تم ایسے گرو شہر غالبان  
 کا دول ڈالو اور اُسے آباد کرو اُنھوں نے عرض کی کہ بادشاہ کی بے  
 مرضی اِتنا بڑا شہر میان بسانا اچھا نہیں اس بات سے کہتے ہی حسن  
 بانو لباس مردانہ سب سے ایک عربی گھوڑے پر سوار ہو گھوڑے پیادوں  
 کو آگے رکھ کر ایک حوان جو اہر او ایک منور یا قوت کا اپنے ساتھ لے  
 شہر کے طرف روانہ ہوئی یہ جز بادشاہ کو پہنچ کر ایک سوداگر بوجہ نہایت  
 عمدہ تصور کی تدبیر سی کی اور رکھا ہے اور در دولت تک پہنچا ہے  
 بادشاہ نے فرمایا کہ اُس کو نہایت عزت و حرمت سے حضور میں حاضر  
 کرو لوگ اُس کو ہاتھوں ہاتھ ساتھ امتیاز کے حضور میں لے آئے وہ مجرہ

شروع قصے کا

یہاں تک پہنچا اب امیدوار  
 اس بات کا ہوں کہ باقی ہم  
 اپنی دامن وہ لٹ سا گیا  
 میں بس لہجہ چون کہو کہ شرف  
 ہو نا اس در دولت سے  
 سعادت را دین ہے اور نعمت  
 کو بین اور در دولت سے  
 بات کی رکھتا ہوں اگر حال  
 غلامانہ جنگل میں چند روز ہوں  
 اور ایک شہر آباد کر کے کام لگا

بادشاہ نے فرمایا کہ اُس کو نہایت عزت و حرمت سے حضور میں حاضر کرو لوگ اُس کو ہاتھوں ہاتھ ساتھ امتیاز کے حضور میں لے آئے وہ مجرہ

وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ انہوں نے گھر کے اندر داخل ہو کر دیکھا کہ وہاں ایک بوڑھے آدمی بیٹھا تھا۔

آپ کیا ارشاد کرتے ہیں بیت اسکو کس طرح سے کہیں انسان  
 ہے تہم ملعون زراؤد شہنشاہ اس بات کے مستحق ہے وہ اور بھی غضب ہوا  
 اور تاؤنچ کہا کر کہنے لگا ارے کوئی ہے ایس بد بخت لڑکی کو میرے سامنے  
 ہی سنگسار کر کے کہ یہ اپنے سسر کو پیچھے تاؤرون کو عبرت ہونے کو  
 پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ ایسے بزرگ کو اس وضع کی بات کہے اتنے  
 میں ایک وزیر نیک خواہی جگہ سے اٹھا اور پایہ تخت بادشاہی چوم کر  
 عرض کرنے لگا کہ نہ جان پناہ یہ وہی پرنس سو داگر کی بیٹی ہے کہ جسے سر پر  
 خداوند ہمیشہ شفقت کا ہاتھ رکھتے ہیں جی پھرتے تھے اور پیاز کر کے  
 اپنے پاس رکھتے تھے آج اسکو سنگسار کرنے ہو اگر اسکو مارو گے تو دل  
 سے ان غلاموں کے اعتقاد خداوند کی مہربانی کا اور جلد پروری کا اپنے  
 فرزندوں کے حق میں اٹھ جائیگا بلکہ بڑیک ایسی اندیشہ سے ہلاک ہو گا کہ  
 جہاں پناہ بعد ہمارے ہمارے فرزندوں سے یہی سوک کر بن گے جہاں  
 ایس لڑکی کے ساتھ کرتے ہیں ایس خیال کو اپنے اپنے جی میں جاگہ  
 دیکر کنارہ کش ہونگے اور فرصت پا کر بھاگ بھاگ جاؤں گے اغلب  
 ہے کہ غصہ منوں سے ہیں اور خداوند سے دشمنی کریں یہ حقیقت عرض  
 کرنی واجب تھی عرض کی آگے جو عرض خداوند کی اس بات کو سنگسار  
 بادشاہ نے کہا کہ اے دانشمند میں نے تیری سفارش سے اور پرنس

چینی نے تیرے بچے کو اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا  
 لے کر لیا اور زراؤد نے اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا  
 لے کر لیا اور زراؤد نے اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا

اور اس کے بچے کو اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا  
 لے کر لیا اور زراؤد نے اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا  
 لے کر لیا اور زراؤد نے اس کے بچے کے ساتھ لے کر لیا

شرح فقہ کا

لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے

لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے  
 لکھنؤ میں میرا بیٹا ہے

کوئی اور اور ال پوچھا اس نے  
 کہ جسے تیری بادشاہ نے اس نے  
 خود بین ظاہر اس کے اسے  
 کوئی اور اور ال پوچھا اس نے  
 کہ جسے تیری بادشاہ نے اس نے  
 خود بین ظاہر اس کے اسے  
 کوئی اور اور ال پوچھا اس نے  
 کہ جسے تیری بادشاہ نے اس نے  
 خود بین ظاہر اس کے اسے

کے سب جزو و حطر وان کے آئے آئے وہ مضر اپنی وارسی و پوشاک میں  
 ملا اور وہ پر ایک باسن میں کاری کا اسکا تھا ہرین حسن بانو کو دعائیں  
 دے دیکر رخصت ہوا آتے میں رات ہو گئی اور اسکے لوگ تمام دن  
 اس کجنت کی ضیافت کے کام و کاج سے تنگ رہتے رات کے  
 ہوتے ہی بے اختیار پانوں پیدیا میلا کر سو رہے نہ انھوں نے دروازے  
 کو ٹھون کے بند کئے نہ اسے اسباب جو ہر کو ٹھکانے سے رکھا بعد پھر  
 رات کے وہ دیکھتے ان صورت شیطانی نعمات اپنے انہیں  
 چالیسوں چوروں کے ساتھ اسکی حویلی میں آیترا اور تمام رو جو اہر مال  
 و متاع غارت کرنے لگا اس طرح سے میں جو تھوڑے بہت لوگ کو  
 جاگ اٹھے ان ظالموں کے ہاتھوں سے زخمی ہوئے اور کچھ مارے پڑے  
 حسن بانو اپنے کو تنے کی ٹکڑی سے جھانک جھانک کے دیکھتی تھی اور  
 ان کو پہچان پہچان کر اٹھنے ملے کے کہتی تھی کہ افسوس یہ ہوا تو وہی خانہ  
 خراب درویش ہے اور اسکے ساتھی اسکا علاج کوئی کیا کرے عرض  
 رات نو بجے تو ان اسی پکٹاؤ سے میں کٹائی پر صبح کو چر پائیوں پر ان  
 مردوں کو اور ان زخمیوں کو ڈوکر بادشاہ کے در در دست ہرے گئی بطور  
 فریادوں کے جا کھڑی ہوئی اور باوازلہ بلند و آئی دے دیکر کہنے لگی کہ  
 میں کوئی گنی بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے اور کس کے ظلم سے بلیا پڑی

حق پرستی پر تباہی قیامت جلاؤ  
 دس لکھ سادوں اس کو نہ دے  
 سو اسے یہ فخر کی غنائی کی  
 پادشاہ کا کہ پھر رات کے پڑے

شرح فقہ کا  
 چالیسوں فقہوں کی صحبت  
 چھوڑ کر ایک کے لئے  
 دس بیس کو زخمی یا وہ چار کو  
 مار ڈالا اور گیارہ بارہ کو زخمی  
 کے قریب زندہ جاوید نقد و  
 اسباب بے گیا خدا کے  
 کا لاکر کے کہ اس کے  
 نے اسے جاننے کا ایک نادان  
 میں کوئی ہے جسے کچھ بھی  
 سے تھوڑے نام چنان کی چنن  
 کا کو کوئی نہ کہنے پر توبیخت  
 میں شکیان سے بھی زیادہ



بیرون از این قفس که در این دوزخ است  
 و در این دوزخ که در این قفس است  
 و در این قفس که در این دوزخ است  
 و در این دوزخ که در این قفس است  
 و در این قفس که در این دوزخ است  
 و در این دوزخ که در این قفس است  
 و در این قفس که در این دوزخ است  
 و در این دوزخ که در این قفس است

پادشاہ جو تھا سوال یہ ہے کہ سچ کہنے والے کے پیشہ ہی رامت آگے پاتھ اور  
سوال یہ ہے کہ کوہ نہ اکی خبر لاوے چھٹا سوال یہ ہے کہ وہ سونے جو مرغا  
برابر بالفعل موجود ہے اسکی جوڑی پیدا کرے ستاون سوال یہ ہے کہ  
حمام باوگرہ کی خبر لاوے حسن مانو نے اس دانی کی اس بات کو پسند کیا  
اور خوش ہو کر اپنے بی بی کو کہا کہ وہ شمعیں ایسا کوٹے جو ان ساتوں  
سوالوں کے جواب ہم پہنا دیگا اس گمان پر وہ اپنے شبن آئینہ و  
ناز و دے میں مشغول رہ گئی تھی اتفاقاً ایک دن اپنے کوٹے پر  
جوئی بازار کا تاشا دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں ایک فقیر بہت بزرگ  
صورت ظاہر درست چالیس غلاموں کو ساتھ لئے ہوئے اسکی  
طرف گزرا اور پاؤں بھی زمین پر نہ رکھتا تھا چنانچہ وہی اسکے ساتی  
تی سونے روپے کے اینٹیں قدم کے تلے دھر دھر دیتے تھے  
وہ ان پر پاؤں رکھتا ہوا چلا جاتا تھا اس احوال سے جو حسن بانو  
اُسے آتے دیکھا تو نہایت اپنا جی خوش کیا اور دانی سے کہا کہ اے  
اما جان یہ فقیر کوئی بڑا صاحب کمال معلوم ہوتا ہے جو اس شان  
و شوکت سے راہ چلتا ہے اُس نے کہا اتا واری یہ بادشاہ کا یہ ہے  
رہینے میں دو چاہار بادشاہ اسکے یہاں جانتے اور یہ بھی کہیں  
کے پاس آتا ہے اسکے برابر اب دنیا میں کوئی گدہ درویش نہ ہوگا

[illegible]

شروع ہفتے کا

اور تم غیباؤ کو بھیج دینا  
و تو چہاں کی دولت حاصل  
کئے اور اپنی سزا کو پہنچے  
و گستاخوں کی آرزو  
شکر کہ اپنے ظالموں کو  
دور سے کر زردن پر ہمال  
نہ نہ تو نے قبول  
نہ نہ تو نے کبھی

[illegible]









